امام خمینی مدّ ظلّہٗ

صیہونزم کے مقابلے میں

بیت المقدس کی غاصب حکومت کے بارے میں امام خمینی کے نظریات اور تقریریں

امام خمینی مدظلہ

صیہونزم کے مقابلے میں

بیت المقدس کی غاصب حکومت کے بارے میں امام خمینی کے نظریات اور تقریریں

سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل

۳۲۹

نام کتاب : امام خمینیؒ صیہونزم کے مقابلے میں

مترجم : حجۃ الاسلام مولانا روشن علی

ناشر : سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل

تاریخ : یکم ماہ مبارک رمضان ۱۴۰۹ھ

چھاپخانہ : علامہ طباطبائی

کتابت : نصیر احمد جسکانی

تعداد : ۳۰۰۰

ا

فہرست

ب

ث

ج

ح

خ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذی جعل الاسلام دینا لعبادہ المسلمین والصلوۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین المبعوث الی کافۃ الناس العرب والعجم اجمعین والسلام علی آلہ المعصومین الی یوم الدین

ادارہ سازمان تبلیغات اسلامی (تہران) کی بیش بہا مطبوعات میں رہبر اسلام اور مسلمین امام خمینی مدظلہ، کی کتاب "امام خمینی صیہونزم کے مقابلے میں"، کے اضافہ پر سازمان جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ امام خمینی مدظلہ، کے پراگندہ خطبات وتقاریر کو اُردو زبان میں پہلی مرتبہ پیش کرنے کا فخر صرف ادارہ سازمان تبلیغات کو ہے۔

ایک مختصر سے مقدمہ میں کتاب کی تمام خوبیوں کا نچوڑ پیش کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ اور اگر ایسا ممکن ہوتا تو کتاب کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کتاب کے محسنات تو کتاب پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہوں گے۔ خود امام خمینی مدظلہ، کی بالغ نظری، سیاسی بصیرت، ایمانی قوت، مردانہ لہجہ کی انا، اصابت فکر، صلابت رائے اور عزم محکم کا اندازہ بھی اس کتاب سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے دنیا کے مسلمانوں کو متعدد مرتبہ اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں سلاطین وشیوخ اور استعماری ایجنٹ کی طرف دیکھنا وقت کی بربادی ہے، یہ سب اپنی چار روزہ حکومت کے لئے جی رہے ہیں ان کے ضمیر مردہ ہیں، یہ چلتی پھرتی لاشیں ہیں اور مسلمانوں کی پیشانی پر کلنگ کا ٹیکہ ہیں، ذلت ورسوائی کے نشان ہیں، مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں ان کو اپنا تخت وتاج پیارا ہے۔

اس کتاب میں اس تقریر کا خلاصہ پڑھیں گے جب اسلامی دنیا کے سفیروں کے سامنے

اس مخلص رہنما نے صدام سے اسرائیل پر حملہ کرنے کا راستہ مانگا تھا اور اس نے جن شرائط پر راستہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ امام خمینی جیسا لیڈر تو کیا کوئی سچا معمولی انسان بھی ان شرائط کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔

بہر حال آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ امام خمینی کی پیشگوئی حرف بحرف صحیح صادق ہوئی۔ کاش! دنیا کے مسلمان اب بھی حقیقت کو سمجھ لیں۔ امام خمینی کے سلسلے میں ایک شعر لکھ کر بات ختم کرتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سازمانِ تبلیغات اسلامی روابط بین الملل

الحمدللہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا ابی القاسم محمد صلعم وعلیٰ اہلبیتہ الطاہرین المعصومین والّلعن الدائم علیٰ اعدائھم اجمعین اما بعد !

میں اپنا یہ ناچیز لنگڑا ، لولا ترجمہ اس عظیم وسورما حسینؑ کی بارگاہ میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، جس نے تین دن کی بھوک و پیاس میں ظلم و بربریت کا جنازہ نکال دیا۔ جس نے ستم و بیدادگری کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی، جس نے صحرائے کربلا میں باطل کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ جس نے رگہائے گلو سے تلواروں کی دھاروں کو موڑ دیا۔ جس نے اپنے سینہ سے نیزوں کی انیوں کو توڑ دیا، جس نے صیہونیت کے سامنے سر نہ جھکا کر، اپنا گلا کٹا کر، گھر بار لٹا کر، سوئی ہوئی امت مسلمہ کو خواب غفلت سے جھنجھوڑ دیا، جس نے اس وقت کی دنیا کی سب سے بڑی طاقت کی کلائی کو مروڑ دیا۔ اسلامی اصولوں کو چھوڑ کر جاہلیت کی طرف پلٹ جانے والے مسلمانوں کے ذہنوں کو پھر سے اسلام کی طرف موڑ دیا۔

جس نے یزید و یزیدیت کو اس طرح فنا کے گھاٹ اتار دیا کہ اب اس کا کوئی نام لیوا ہی نہیں، بلکہ نام یزید داخل دشنام ہوگیا۔ جس کے عزم محکم کی ہلکی سی چوٹ اگر قلب کافر پر پڑی تو وہ مسلمان ہوگیا، مسلمان پر پڑی تو باایمان ہوگیا مومن پر پڑی تو حسینی ہوگیا، حسینی پر پڑی تو خمینی ہوگیا۔

بوڑھے خمینی کے جوان عزم وارادہ کو دیکھنا ہو تو اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیے، جس میں صیہونیت، بڑی طاقتوں سے انتقام لینے کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے، اسلامی حکومتوں کی بے حسی، عام مسلمانوں کی بے بسی کے بحر بیکراں نے اس شخص کو وقت سے پہلے بوڑھا بنا دیا۔

آخر میں سید الشہدا ؑ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں :
آقا ! کوئی سوالی آپ کے در سے خالی دامن نہیں پلٹا ! میری جھولی کو مرادوں سے بھر دیجیے، مولا ! احساس گناہ راتوں کو سونے نہیں دیتا۔ اس دن میری اور میرے والدین کی شفاعت فرما دیجیے جس دن مال و اولاد کام نہیں آئے گی۔

فقط
روشن علی ۱۷/۶/۱۹۸۸ء

تہران ۔ ایران

"نوروز کی مناسبت سے امام خمینی کا پیغام (۴۲)"

اس سال علمائے اسلام کے لئے عید نہیں ہے

دشمنوں کا بنیادی مقصد قرآن و علمائے اسلام کو نیست و نابود کرنا ہے، دشمن کے ناپاک ہاتھ ان حکومتوں کی شہ پر باعمل علماء (کی گردنوں) اور قرآن کی طرف بڑھ رہے ہیں! امریکہ اور یہودیوں کے مصالح کی تکمیل کے لئے یہ ہماری توہین کے درپے ہیں ان کا مقصد ہمیں قتل کرنا یا (کم از کم) جیل کی کالی کوٹھڑیوں میں بند کر دینا ہے تاکہ مخالفین کے منحوس مقاصد ثمر آور ہو سکیں۔

میں کھلے لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ عید (در حقیقت) تمام مسلمانوں کے لئے یوم غم ہے تاکہ مسلمان اس خطرے کی طرف متوجہ ہو جائیں جو انہیں، قرآن کو، دولت قرآن کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

.... پروردگارا! میں نے اپنی تکلیف پوری کر دی ۔........

میرے معبود میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ اور اگر زندہ رہا تو میرا فرض مجھے جس بات کی دعوت دے گا وہ کر کے رہوں گا۔

۱۳/آذار/۱۹۶۳ء ـــــ ۱۳۴۲ ھ ش

امام خمینی کا وہ بیان جو صوبوں اور شہروں کی کمیٹیوں سے متعلق ہے

میں اپنے شرعی واجب کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں (تمام) مسلمانوں اور (خصوصاً) ایرانیوں کو اس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جس نے چاروں طرف سے قرآن کریم کو گھیر رکھا ہے۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ اسلام خطرے میں ہے!
ہماری اقتصادیات اور ہمارے شہروں کی آزادی ایران کے اندر اخیر میں ابھرتے ہوئے صیہونی فرقہ ـــــ جسے بہائی کہا جاتا ہے ـــــ کے ہاتھوں شدید خطرے میں ہے۔ اگر مسلمانوں پر یہی قاتل خاموشی طاری رہی تو بہت ہی مختصر مدت میں ہمارا پورا اقتصادی نظام ان کے ایجنٹوں کے ہاتھوں میں چلا جائیگا، اور پھر اس کے بعد کسی بھی معاملہ میں امت اسلامیہ کا اعتبار باقی نہ رہ پائے گا۔
ایرانی ٹیلیویژن یہودی جاسوسیت کا مرکز ہے۔ ایرانی حکومت اسے جانتی ہے، اور پھر بھی اس کی تائید کرتی ہے اگر اس خطرہ کو دور نہ کیا گیا تو مسلمان خاموش تماشائی نہ رہے گا اور وہ اسے برداشت نہیں کرے گا، جو بھی اس بات پر خاموش رہے اسے خدائے قادر کی بارگاہ میں جوابدہ ہونا ہوگا اور وہ فنا کے چنگل سے اپنا گلا بھی نہیں بچا سکے گا۔

تجار قم کے خط کا جواب

اسلام اور وطن کی آزادی کو جو خطرہ درپیش ہے وہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک سید اسداللہ علم (وزیراعظم) کی حکومت باقی رہے گی اور ہوسکتا ہے کہ یہودی و صیہونی جاسوسوں........ جو ہماری آزادی اور ہماری اقتصادیات کو برباد کرنے کے درپے ہیں........ کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ ہو اور دوستی کے نام پر ایسا کیا گیا ہو، سید علم کی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ چاہے وہ قرارداد شرعی قوانین، دستور، اس ملک کے بیس ملین مسلمانوں کے دینی اور وطنی احساسات بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے احساسات کے خلاف ہو پھر بھی اس کو اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ ۱۹۶۲ء

علمائے یزد کے سوال کا جواب

تمام بزرگوں پر واجب ہے کہ وہ اس بات کی طرف متوجہ ہوں کہ اس وقت واقعی طور پر جتنے بھی حساس مراکز ہیں وہ سب کے سب اسرائیل کے ایجنٹ ہیں جو بہائی فرقہ کے ہاتھوں میں ہیں۔

اسلام اور ایران پر اسرائیلی خطرہ بہت ہی قریب سے منڈلا رہا ہے امت اسلامیہ کی مخالف حکومتوں اور اسرائیل کے درمیان ایک قرارداد ہو چکی ہے یا بس ہونے ہی والی ہے اس لئے تمام علمائے اسلام اور خطبائے کرام

کا فریضہ ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے افراد کو ہوشیار و بیدار کر دیں تاکہ یہ کام نہ ہونے پائے۔

آج وہ زمانہ نہیں ہے کہ سلف صالحین کی سیرت پر عمل کر کے ہر چیز سے اپنے کو الگ تھلگ کر کے خاموش بیٹھے رہیں، ورنہ ہمیں بہت بڑا نقصان برداشت کرنا پڑے گا

قید سے رہائی کے بعد قم کی مسجد اعظم میں امام خمینی مدظلہ کے خطاب سے اقتباس

خمینی اگر دین اسلام کے خلاف کوئی بات کہے تو یقیناً غلط کہتا ہے، جس خمینی نے قید سے اسلام کی بزرگی کے لئے اقدامات کئے ہوں کیا وہ قید سے آزاد ہونے کے بعد اسلام کے خلاف کام کرے گا ؟

کیا جس اسلام کی زندگی کے لئے رسول اکرم ؐ نے اتنی زحمتیں اور مشقتیں برداشت کی ہوں، آئمہ معصومین ؑ نے اپنے خون کی اور جان کی قربانیاں دی ہوں، اور اس پوری مدت میں علمائے اسلام نے اس کی حفاظت میں سر دھڑ کی بازیاں لگا دی ہوں، خمینی اور ان جیسے لوگ مصلحت اسلام کے خلاف گفتگو یا تقریر کر سکتے ہیں ؟

یہ لوگ اپنے اس منحوس منصوبے کے ذریعے چاہتے ہیں کہ ہم اپنے

معاشرہ سے بالکل کٹ جائیں تاکہ مجبور ہوکر سرمایہ داروں یا سرداروں کے جھنڈوں کے نیچے چلے جائیں، کاش! یہ اتنے ہی پر اکتفا کرتے یہ تو عوام الناس کو ہم سے جدا کرکے اسرائیل کی گود میں بٹھانا چاہتے ہیں، وا مصیبتاہ! ارے میں ایک، دو یا تین یا چار تقریروں میں اس فاسد نظام کی برائیاں بیان کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

ہم فساد کا مقابلہ کریں گے اور ہم صراحت کے ساتھ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ حکومت کے سارے پروگرام اسرائیل سے بنتے ہیں جی ہاں اسرائیل سے! فوجی مشیر و تربیت کرنیوالے اسرائیل سے بلائے جاتے ہیں۔ طلاب کو علم سیکھنے کے لیئے اسرائیل بھیجا جاتا ہے کاش! تم ان کو کسی اور ملک میں بھیجتے، دوستو! تمام اسلامی حکومتیں کفر و اسرائیل کے مقابلہ میں صف بستہ ہیں اور متحد ہیں۔ صرف ایران اور ترکی اسرائیل کے ساتھ ہیں۔

ارباب حکومت سن لو! یہ تمہارے لیئے مفید نہیں ہے۔ پبلک کے احساسات سے اس حد تک غفلت نہ برتو ورنہ اس کا ضرر تمہارے حق میں زیادہ ہوگا۔ دنیا کے مسلمان ایک طرف ہیں اور حکومت ایران ایک طرف! یہ بات ایرانی عوام کے لیئے نقصان دہ ہے۔ ہمارے سنی بھائی خیال کریں گے کہ شیعہ یہودیوں کے پجاری ہیں اے دنیا والو! سن لو ایرانی پبلک اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کا سخت مخالف ہے جو لوگ اسرائیل کے حلیف ہیں نہ وہ ہم سے ہیں اور نہ ہمارے عوام سے ان کا کوئی واسطہ ہے اور نہ وہ ہمارے علماء ہیں۔! ہمارا دین ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم دشمنان اسلام سے معارضہ کریں اور ان کی مخالفت کریں۔

ہمارے قرآن کا فیصلہ ہے کہ کفر کی طرف جھکاؤ نہ پیدا کریں بلکہ مسلمانوں کا ساتھ دیں۔ یہ ہماری منطق ہے۔ کیا یہ رجعیت ہے؟

آؤ ذرا حساب کریں کہ رجعی کون ہے؟ تم ہو کہ جس کا دعوٰی ہے کہ اس کی حکومت

تمام حکومتوں سے زیادہ متمدن ہے اور جو ڈھائی ہزار سالہ جشن مناتا ہے کہ اس شاہی نظام کو قائم ہوئے اتنی مدت ہوگئی جو گلی سڑی ہڈیوں پر فخر کرتا ہے اور اسلام کے بر خلاف ان کے دوبارہ زندہ کرنے کی فکر میں ہے۔ تم اپنی شاہی اور اس کی قدامت پر فخر کرتے ہو، اپنی عمر کے آخری حصہ میں تو اپنی ذلت چاہتا ہے تو اسرائیل سے معاہدہ کرتا ہے، احکام اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل سے تعاون کرتا ہے۔

جب ہم کہتے ہیں: اسرائیل کے ساتھ معاہدہ نہ ہونا چاہیئے تو تم کہتے ہو کہ تم لوگ رجعی ہو، وائے ہو تمہاری اس منطق پر! خدا تم کو غارت کرے تمہارے چہروں کو سیاہ کرے۔

اس میں وہ کون سی بات ہے جس کی وجہ سے تم ہمیں رجعیت کی طرف منسوب کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ رجعت پسند ہو! ہم تمدن کے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں ہمارے مراجع کرام تمدن کے اعلیٰ مراتب پر ہیں، کیونکہ خود اسلام تمدن و ترقی و تقدم کی چوٹی پر ہے ہمارے مراجع عظام زندہ ہیں جو آج بھی نجف اشرف، قم، مشہد، تہران وغیرہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں بھلا ان میں سے کون رجعت پسند ہے؟

کیا حکومت اس لئے ترقی یافتہ ہے کہ ہر چیز میں دوسروں کی محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن میں اسرائیلی اسپیشلسٹوں کی؟ خود اس سال قم سے اچھے خاصے لوگ بھیجے گئے تاکہ دھوکہ بازی، چارسو بیسی، چالاکی سیکھیں۔ آپ کا کیا خیال ہے یہ کیا سیکھیں گے؟ جیسا کہ (استوار) کے کسی شمارے میں لکھا گیا ہے جہاں تک مجھے یاد ہے۔

ہم یہ کہتے ہیں اس قسم کی جماعت کو ایسے ممالک میں بھیجنا فساد و بربادی ہے بہر حال تجربہ کر کے دیکھ لو، دس، بیس یا تیس سال کے بعد اس سے تمہیں کیا حاصل ہوگا بھیجو اور پھر دیکھو کہ فساد کے علاوہ کچھ اور حاصل ہوتا ہے؟ نتائج کا انتظار کرو۔

۱۹۶۳ء

خطباء و واعظین سے امام خمینی مدّظلہ

کے پیغام سے اقتباس

ظالم و جابر حکومت اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کے ساتھ تمام قرار دادیں اور معاہدات کر رہی ہے ـــــ اسرائیل کے ایجنٹ وہ افراد ہیں جن کا تعلق گمراہ اور گمراہ کنندہ فرقہ سے ہے ـــــ حکومت نے ذرائع ابلاغ اسرائیلیوں کے سپرد کر دیئے ہیں۔ نشر و اشاعت کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے ہیں (انتہا یہ ہے کہ) فوج کے اندر ان کا عمل دخل بڑھ گیا ہے۔ (نہ صرف فوج بلکہ) تمام ثقافتی مراکز میں، تعلیمی اداروں میں، وزارتوں میں، کلیدی عہدوں پر بھی انہیں کا اثر و رسوخ ہے۔

لہٰذا آپ حضرات! لوگوں کو اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کے خطرات سے آگاہ کریں اور ان مصائب کا تذکرہ کریں جو اسلام، فقہی مراکز، دینی مدارس، مدد گارانِ شریعت پر واقع ہو رہے ہیں۔ ان باتوں کا ذکر مجلسوں اور محفلوں میں کریں

اس زمانہ میں خاموشی ظالم و جابر حکومت کی تائید کے مترادف ہے اور دشمنانِ اسلام کو مدد پہنچانا ہے اس کے انجام سے ڈریئے اور تمام ایسے مواقع سے ڈریئے جہاں آپ کا سکوت اسلام کے لئے نقصان دہ ہو اور خدا کی ناراضگی کا باعث ہو۔

۱۹۶۳ء

مدرسہ فیضیہ میں تقریر

یہ لوگ اس شہر سے اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں، کیونکہ اسرائیلی ایجنٹوں نے مدرسہ اور ہم لوگوں کو توڑنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا مقصد صنعت، تجارت و اقتصاد پر بھرپور قبضہ جمانا ہے ہر مالدار پر قبضہ جمانا ہے۔ یہ ہر اس چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو ان کے لئے سنگ راہ ہے۔ اور چونکہ قرآن اور علماء ان کے لئے سب سے بڑے سنگ راہ ہیں لہٰذا انہیں ہٹانا بہت ضروری ہے اور ان پر قبضہ جمانا لازم ہے۔ ...... مدرسہ فیضیہ ان کے لئے ایک پہاڑی ہے اس لئے ان کے لئے اس کا برباد کرنا واجب ہے۔ ممکن ہے کہ طلاب دینیہ آگے چل کر ان کے لئے سد سکندری نہ بن جائیں، اس لئے ان کا چھتوں سے اٹھا اٹھا کر پھینکنا، ان کے سروں کو توڑنا، ہاتھ کاٹنا ضروری ہے تاکہ اسرائیل اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکے...... حکومت جب اسرائیل کی تائید کرتی ہے تو اس کا مطلب ہماری توہین کرنا ہے!

یہ لوگ بچوں کو اور کمینوں کو استعمال کرتے ہیں، گاڑی ان کے حوالے کرتے ہیں اور وہ لوگ جگہ جگہ لوگوں میں جا کر یہ پروپگنڈہ کرتے ہیں کہ طفیلیوں کا دور ختم ہوگیا (ہم مستقل ہیں)۔

بزرگو! ذرا مدرسہ فیضیہ کو دیکھیے جہاں انہیں کمروں میں طلاب علوم دین اپنی زندگی کا چوتھائی حصہ گزار دیتے ہیں۔ جوانی کا پورا زمانہ ختم کر دیتے ہیں اور ان کا وظیفہ سو روپیہ ماہانہ سے زیادہ نہیں ہوتا، انہیں طفیلی کہا جاتا ہے، کیا یہ لوگ طفیلی ہیں؟ اور جو لوگ لاکھوں روپے بے موقع فضول خرچیوں میں صرف کرتے ہیں وہ طفیلی نہیں

ہیں ؟ جس رات شیخ عبدالکریم حائری کا انتقال ہوا ہے۔ اس رات کو ان کے بچوں کے
کھانے کا کوئی انتظام نہیں تھا، پس کیا ہم لوگ طفیلی ہیں ؟

جناب آقائے بروجردی مرحوم کا جب انتقال ہوا تو چھ لاکھ ایرانی تومان (روپیہ) کے مقروض تھے
جو وہ حوزہ علمیہ کے طالب علموں پر خرچ کرتے تھے تو کیا (اسی لئے) ہم طفیلی ہیں ؟ لیکن
جن لوگوں نے دنیا کے بنکوں میں اپنی دولت جمع کر رکھی ہے، عظیم الشان کوٹھیاں بنا رکھی
ہیں جو پبلک کا خون چوس رہے ہیں، ہمیں لوٹنا چاہتے ہیں اپنی جیبوں کو بھرنے
کے لئے یا اسرائیل کی مدد کے لئے عروس شہر کی مانگ اجاڑنا چاہتے ہیں وہ طفیلی
نہیں ہیں۔ تم نے جو یہ کہا ہے : یہ رجعت پسند، گندے لوگ حیوانات کی طرح نجس ہیں
ان سے اجتناب کرنا واجب ہے ! خدا کرے تمہاری مراد اس سے علماء نہ ہوں ورنہ
ہمارے امور تو دشوار ہو ہی جائیں گے، تمہارا معاملہ بہت سخت ہو جائے گا، کیونکہ
پھر ہم اور ہمارے عوام، اس بات کو ہرگز برداشت نہ کر پائیں گے کہ تم اس ملک میں زندگی
بسر کر سکو۔ ! (شاہ سے خطاب) تو اپنے باپ سے عبرت حاصل کر۔ میری اور
علماء دین کی باتوں کو سن ! یہ علماء صرف پبلک اور ملک کی اصلاح چاہتے ہیں۔ !

کیا ہم رجعت پسند ہیں ؟ کیا علمائے اسلام رجعت پسند ہیں ؟ تو اور تیرے
پیروکار ترقی یافتہ ہیں ؟ کیا انقلاب کا بانی تو ہے ؟ تو عوام کو کیوں اس حد تک
غفلت میں رکھنا چاہتا ہے ؟ خدا کی قسم اسرائیل تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتا، بلکہ قرآن
تجھے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ مجھے آج ہی اطلاع دی گئی ہے کہ آج ہی بعض اہل منبر
کو گرفتار کر کے تھانے لے جایا گیا اور ان سے کہا گیا : تم لوگ تین چیزوں کے بارے
میں کچھ نہ کہو، اس کے علاوہ تمہارا جو جی چاہے منبر سے بیان کرو ۱۔ ایک تو تمہیں شاہ
سے کوئی مطلب نہ ہونا چاہیئے، شاہ کے بارے میں کچھ نہ کہو ۲۔ دوسرے اسرائیل

کے بارے میں کچھ نہ کہو ۳۔ یہ مت کہو کہ اسلام خطرے میں ہے ———
(بھلا بتاؤ) جب ہم ان تین اہم مسائل کو الگ کر دیں اور لوگوں کے سامنے ان موضوعات پر
تقریر نہ کریں تو پھر کس موضوع پر تقریر کریں؟ ہمارے مشاکل اس وقت انہیں موضوعات
سے وابستہ ہیں۔ وہ پستہ قد آدمی جو مدرسہ فیضیہ میں آیا (ابھی میں اس کا نام نہیں بتاؤنگا
لیکن جب اس کے کان کاٹے جائیں گے تب بیان کروں گا) اور خطرے کی گھنٹی بجائی
اور کمانڈوز........ یہ ایک رزرو قسم کا پولیس دستہ ہوتا ہے جنہیں ہر قسم کی
تربیت دی گئی ہوتی ہے۔ یہ وقت ضرورت ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر سے سیڑھی کے
بغیر بھی اتر آتے ہیں اسی قسم کی تمام تربیت انہیں دی جاتی ہے .... کو
حکم دے دیا جاتا ہے کہ جلدی کرو اب کس چیز کا انتظار ہے؟ دوڑو، مارو، پیٹو
مدرسہ کے کمروں کو تہس نہس کر دو کیونکہ یہ لوگ صاحب الجلالہ (شاہ) کے دشمن ہیں۔
اور جب ہم نے یہ اعتراض کیا کہ تم لوگوں نے یہ کیوں کیا؟ تو تم نے جواب دیا کہ شاہ نے
فرمایا ہے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں .... اور اسرائیل شاہ کا دوست ہے (لہٰذا
یہ اسرائیل کے دشمن ہیں اس لئے ان کا قتل واجب ہے) .... مترجم
اسرائیلی ایجنٹ ایران کے اندر اپنی تخریب کاری میں مشغول ہیں اور خدا جانے درپردہ
اُن کے کیا کیا ارادے ہیں؟.......... جب ہم اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں تو
یہ لوگ کہتے ہیں شاہ اور اسرائیل کے بارے میں کوئی بات مت کہو! آخر شاہ اور
اسرائیل میں کیا رابطہ ہے؟ کیا شاہ اسرائیلی ہے؟ شاید محکمہ امن والوں کی نظر میں
شاہ یہودی ہے جو ادعائے اسلام کرتا ہے اور کہتا ہے میں مسلمان ہوں
ہو سکتا ہے اس میں بھی کوئی راز ہو!

۱۹۶۳ء

حادثہ قم کے چالیس دن گزرنے پر اسکی مناسبت سے آپ کا پیغام

ابھی سے اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں، یہودیوں، عیسائیوں کے بارے میں آثار ظاہر ہوچکے ہیں کہ یہ مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت کرنے والے ہیں خود حکومت اور بعض حکومت کے ذمہ داروں کا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کو مٹادیا جائے اور جب تک یہ باغی و طاغی حکومت باقی ہے، مسلمانوں کو سکون کبھی بھی نہیں مل سکے گا۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کیا یہ ساری جہالتیں اور سارے جرائم شہر (قم) کے پٹرول کی وجہ سے کئے جا رہے ہیں تاکہ حوزہ علمیہ کو اس کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دیا جائے؟ یا ان جرائم کا ارتکاب اسرائیل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں کو حکومت اسلامی کے خلاف اسرائیل سے معاہدہ کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ خیال کیا جاتا ہے .... بہرحال جو بھی صورت ہو ہمیں ہلاک کرنا، ہم سے چھٹکارا حاصل کرنا، اسلام، احکام اسلام، فقہائے اسلام کے خلاف حکم لگانا یہی ان کی سب سے بڑی آرزو ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ ان سختیوں اور جرائم کے ذریعہ ہمیں ہمارے مقاصد سے روک دے گی تو یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔ ہم تو اس سے بھی نہیں ڈرتے کہ ہمارے طلاب

کو زبردستی فوج میں بھرتی کیا جارہا ہے، ٹھیک ہے ہمارے نوجوانوں کو فوجی چھاؤنیوں میں جانا چاہیئے اور وہاں جاکر اپنے فوجی بھائیوں کی تربیت اوران کی فکری اصلاح کےلئے کوشش کرنا چاہیے۔ اسی طرح کچھ حریت پسندوں اور زندہ ضمیر والوں کی (بھی) ایک جماعت ہونی چاہیئے جو فوجیوں میں جاکر انہیں اسلام کے لئے اور مستکبرین و سرکشوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کے لئے دعوت دے۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض لشکر کے قائد، ضباط، فوجی ہمارے خیالات کے حامی ہیں اور ان جرائم و بے ہودہ اعمال کو شدت سے ناپسند کرتے ہیں۔ جیسے کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر کیسی کیسی سختیاں کی جارہی ہیں ان کی موجودہ حالت قابلِ رحم ہے۔ میں ان کی طرف اخوت کا ہاتھ بڑھاتا ہوں اور انہیں دعوت دیتا ہوں کہ ایران و اسلام کی نجات کےلئے جلد از جلد کوئی اقدام کریں۔

جیساکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے دل یہ دیکھ کر کہ حکومت اسرائیل کی مرضی کی پابند ہے۔ شدید طور سے الم و تکلیف کا احساس کرتے ہیں وہ لوگ کسی بھی قیمت پر اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ایران کی زمین پر اسرائیلی لشکر کا وجود رہے۔

میں تمام اسلامی حکومتوں کے سربراہوں، عرب ممالک کے شیوخ اور پوری دنیا کو واضح لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ علمائے اسلام، مؤمن، ایرانی عوام، جیش ایرانی، تمام آزاد اسلامی حکومتوں اور شعوب عربیہ سے سچی اخوت کے ساتھ ارتباط رکھتے ہیں اور ان کی ہر خوشی وغم میں شریک ہیں، اور وہ اپنے غم وغصہ کا اظہار اس معاہدہ کے خلاف کرتے ہیں جو اسرائیل و ایران میں ہوا۔ اور جس کا بڑی صراحت کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ اب اسرائیلی ایجنٹ میرے اغوا کی کوشش کریں ــــــ مجھے اس کی فکر نہیں ہے ــــ

۱۵ر خرداد ۱۳۴۲ھ ش کی مناسبت سے امام خمینیؒ کا پیغام

شریعت مقدسہ کا دفاع، اسلامی حدود کی حفاظت، ظلم و جور کی بیخ کنی، ہر دشمن حریت و آزادی، ہر دشمن اسلام کے ساتھ معاہدوں کی رسوائی، اقطار اسلامیہ کی سیادت، اسرائیل اور اس کے مقامی ایجنٹوں سے جنگ، قتل، ملک بدری جیسے اقدامات پر شدید احتجاج، ظاہری دنباوٹی فیصلوں اور ان کے ناجائز احکام کی مخالفت، شہروں کی حالت، اقتصادی حالات جن کی چکی میں جمہور کو پیسا جا رہا ہے اور اس قسم کے دیگر وہ حالات جو انسانی زندگی کے اجزا اور رئیسہ ہیں، ان سب کا بیان کرنا علماء کے اصلی واجبات ہیں۔ کیا اس قسم کی مشقیں جرائم ہیں یا سیاہ رجعت پسندی؟

اس اسلامی ملک .... ایران .... میں ہر گمراہ فرقہ (جیسے بہائی مجوسی وغیرہ) علی الاعلان اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں آزاد ہے اور پروپیگنڈہ کرتا ہے، ان کے بہت بڑے بڑے مراکز ہیں، ان کے اجتماعات ہوتے ہیں۔ تہران کے گرجا گھروں میں ریڈیو اسٹیشن تک قائم ہیں۔ کرمان شاہ میں ان کے رسمی مدارس موجود ہیں۔ حکومت سے ہر قسم کی مدد، حمایت، تحفظ، انہیں حاصل ہے۔ انہیں مذہب اسلام کے خلاف کتابوں کے چھاپنے اور نشر کرنے کے سلسلہ میں مکمل آزادی ہے!!

لیکن ہمارے علماء، ہمارے واعظین عمومی طور سے اس معاملہ میں آزاد نہیں ہیں بلکہ مؤمنین و مسلمین کو بھی اس کی آزادی حاصل نہیں ہے۔ وہ اقدامات جو غیر قانونی ہیں جو مسلمانوں کے مصالح اور ان کی امیدوں کے خلاف ہے اور جس کا اظہار رجعت پسند طاقتوں کی طرف سے برابر ہوتا رہتا ہے ان اقدامات پر بھی مسلمانوں کو ایجابی نقد و تبصرہ

سے روک دیا گیا ہے۔ اگر مسلمان کوئی محفل یا دینی جلسہ کرنا چاہیں تو پولیس کی اجازت ادارہ امن عامہ کی موافقت کے بغیر یہ بھی نہیں کر سکتے۔ انتہا یہ ہے کہ نوحہ و ماتم، امام بارگاہوں سے جلوسوں کی برآمدگی کی تنظیم حکومت کی مرضی و خواہش کے مطابق اور حکومت کے شرائط کے ماتحت ہی ہو سکتی ہے۔ کبھی تو اسے بالکلیہ منع کر دیا جاتا ہے۔

اب یہاں پر ہمارا صرف اتنا سوال ہے؟ مقامی اسرائیلی ایجنٹوں اور اسرائیل کا ان امور سے کیا رابطہ ہے؟ کیا ایران جیسے ملک کے لئے شرم اور رسوائی نہیں ہے کہ اسرائیل اس کی حمایت کا دعویٰ کرے؟ کیا عظیم ایران اسرائیل کی حمایت اور پناہ میں ہے۔ اور کیا ہمیں ان کی حفاظت میں ہونا چاہئے؟ بیکار اور عاری الحقیقۃ امور کا ابھارنا........ جیسے اسرائیل کا یہی دعویٰ........ اور اخباروں کی پیشانیوں پر شہ سرخیوں کے ساتھ ان کا شائع کرنا، تاکہ لوگ ایک دوسرے سے اس کا ذکر کریں کیا یہ حکومت کی کمزوری کی دلیل نہیں ہے؟ اور کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ حکومت کی لنگڑی سیاست ملکی مصالح اور ملکی کرامت کے خلاف ہے؟ کیا یہ رسوا کن باتیں نہیں ہیں؟

ذمہ داران حکومت کا خیال ہے کہ ایرانی عوام سو رہے ہیں........ نہیں ہرگز نہیں........ ہم پوری طرح جاگ رہے ہیں، اسلام اور اس کی دائمی تعلیم کا بھرپور دفاع کرنے پر بھی قادر ہیں۔ اسلام کو تحریف اور بدنمائی سے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ایرانی حکام اس بات کو جان لیں کہ ہمارا پروگرام اسلام اور صرف اسلام ہے! اور ہمارا مقصد تمام دنیا کے اندر اتحاد المسلمین کا پیدا کرنا، اور دنیا کے اندر تمام اسلامی ملکوں میں ایک مضبوط بنیاد پر اتحاد کر کے صیہونیہ و اسرائیل کے مقابلہ میں استعماری طاقتوں کے مقابلہ میں ایک صف ہو کر ان کا مقابلہ کرنا ہے اور ان تمام لوگوں سے ٹکر لینا ہے

جو مسلم عوام کی بے پناہ ثروت کو لوٹ رہے ہیں اور اس کے خزانہ کثیرہ پر ڈاکہ ڈال کر امت مسلمہ کو فقیر و کاہل بنانا چاہتے ہیں۔ ایرانی حکومت جو بار بار ترقی کے دعوے کر رہی ہے اور اقتصادی امور میں خود کفیل ہونے کی دعویدار ہے یہ سب جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ افترا و بہتان ہے۔ حقیقت تو بہت تلخ اور تکلیف دہ ہے جو اس کی رسوائی ہے۔

البتہ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب جھوٹے پروپیگنڈے ہیں۔ عالم اسلام کے تمام زعماء اس سے متاثر و متألم ہیں۔ ان کے سینوں میں آگ بھڑک رہی ہے۔ جب یہ حقائق ہوں ...... جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے....... تو پھر اس کے بعد ہم پر رجعت پسندی کا الزام کیسا؟

۱۵ر خرداد / ۱۳۴۲ھ۔ ش

۵ر حزیران / ۱۹۶۳ء

۱۲ر محرم / ۱۳۸۳ھ۔ ق

سنہ ۱۹۶۴ء میں کی گئی گرفتاریوں کی مناسبت سے امام خمینی کا پیغام

سب سے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ ملک کے حساس شعبوں پر اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کا تسلط ہوگیا ہے اور اقتصادیات پر وہ حکومت کی مدد سے قابض ہو چکے ہیں۔

اسرائیل اسلامی حکومتوں سے جنگ کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایرانی عوام
حکومت بڑی محبت کے ساتھ اس سے معاملہ کر رہی ہے اور پروپیگنڈے و ذرائع ابلاغ کی اس کو سہولت
بہم پہنچا رہی ہے، اس کی مصنوعات کو ملک میں وارد کر رہی ہے۔ میں نے متعدد مرتبہ آگاہ کر دیا ہے، کہ
دین مبین خطرے میں ہے، ملک کی آزادی کو خطرہ ہے، ملک کی اقتصادیات خطرے میں پڑ گئی ہیں۔
میں تمام اسلامی حکومتوں اور مشرق و مغرب کے مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ شیعہ مسلمان اسرائیل اور
اس کے ایجنٹوں کے دشمن ہیں۔ شیعہ ان حکومتوں سے بھی اظہار برائت کرتے ہیں جنہوں نے
اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایرانی عوام کے لئے منحوس اسرائیل کے ساتھ اختلاط و اتفاق ناممکن
ہے۔ ایرانی عوام اس گناہ عظیم سے بری ہیں۔ یہ صرف ایرانی حکومت ہے جو اسرائیل کے ساتھ متحد
ہے۔ مگر اسے نہ عوام کی تائید حاصل ہے نہ حاصل ہو سکتی ہے یہ حکومت ہمیشہ دم گھٹنے والی تنہائی
میں رہے گی۔ میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو عزت دے گا اور اس کے احکام کی حفاظت کریگا

۲۱ / ۱ / ۱۳۴۳ ھ ش ، ۱۰ / ۴ / ۱۹۶۴ء

عید ربیع ۱۹۶۳ء کے موقع پر آپؒ کے خطاب کا حصہ

ہمارا مقصد صرف اسلام، اور اسرائیل و اس کے ایجنٹوں کو نکال کر ملک کی آزادی
پھر اسلامی حکومتوں کے ساتھ اتحاد ہے۔

اس وقت تو ہمارے ملک میں اقتصادیات اسرائیل کے قبضہ میں ہیں۔ اسرائیل کے
ایجنٹوں نے ایران کی اقتصادیات پر اپنا قبضہ بہت مضبوط کر رکھا ہے۔ اکثر فیکٹریاں مثلاً
ارج پیپسی کولا کی فیکٹری، ذرائع ابلاغ یہ سب انہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ انتہا یہ ہو گئی

ہے کہ دو ہوائی جہاز جن کے لئے یہ طے تھا کہ حجاج کو مکہ مکرمہ لے جائیں گے وہ دونوں اسرائیل کے ہیں۔ جب سعودی حکومت نے اس پر اعتراض کیا تب حکومت ایران ان دونوں کی پروازوں کو منسوخ کرنے پر مجبور ہوئی۔

اور آج مرغی کے انڈے تک اسرائیل سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ ان ایجنٹوں کے مقابلہ میں صف آراء ہوں اور انہیں اپنے ملک سے نکال باہر کریں۔ کیونکہ یہ استعمار کے ایجنٹ ہیں۔

۲۱/۱/۱۳۴۳ ھ۔ش

۱۰/۴/۱۳۶۳ ء

قم کی مسجد اعظم میں امام خمینی کی تقریر کے چند جملے

امریکہ کے ایک ایسے نوجوان طالب علم کا خط میرے پاس آیا ہے جسے میں پہچانتا نہیں ہوں۔ اس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دیندار ہے، اسے موجودہ وضع پر افسوس ہے وہ کہتا ہے: افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں کے طلاب کہتے ہیں کہ ہماری تمام تکالیف اور مشکلات کا سبب اسلام ہے۔

اے بے چارے طلاب! ریڈیو، کتابوں اور اخباروں میں وہ لوگ جو اسلام پیش کرتے ہیں، وہ درحقیقت اسلام نہیں ہے۔ یہ تو ایسی رجعت پسندی اور پسماندگی کی باتیں ہیں جسے کوئی بھی مسلمان قبول نہیں کرتا۔ نہ میں قبول کرسکتا ہوں نہ دیگر علماء کرام کیونکہ ان چیزوں کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگ ہمیں صحیح اسلام

پیش ہی نہیں کرنے دیتے !

یہ صحیح ہے کہ اس ملک ـــــ ایران ـــــ میں ٹیلیویژن آزاد ہے لیکن یہ اسرائیل کے قبضے میں ہے اسی کو حق ہے کہ جو چاہے کہے .... ٹیلیویژن ہو یا ریڈیو سب کا پروگرام اسرائیلیوں کے ہاتھ میں ہے اور یہ اتنی تلخ حقیقت ہے کہ جو صرف اس شہر کے اندر ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں موجود ہے۔

یہاں تو یہودیوں سے بھی بڑے لوگ موجود ہیں اور ٹیلی ویژن پر ان کا بھی تسلط ہے جو چاہتے ہیں بکواس کرتے ہیں صرف ہم لوگوں کو ٹیلیویژن پر آکر اظہار خیال کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ ہم رجعت پسند ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو گفتگو کا حق نہیں ہے..... لیکن ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ہماری رجعت پسندی کیا ہے ؟ کہاں ہے ؟

ہم مسلمانوں سے صرف عملی اتحاد کا مطالبہ کرتے ہیں، ہمارا تعلق نہ ادھر سے ہے نہ ادھر سے ہم لوگوں سے اپنے تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں۔ تمام مسلمان ہمارے رشتہ دار ہیں اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ وہ ہمارے رشتہ دار ہیں چاہے ترکی والے ہوں یا عرب ہوں یا عجم، افریقی ہوں یا امریکی یا کسی اور ملک کے ہوں ہم ان سے صرف جبهہ واحدہ کی تشکیل کا مطالبہ کرتے ہیں ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ تین جہت میں متشکل ہو جائیں ۔ (حلف ناٹو) اسرائیل کے ساتھ ہوں اور مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف ! یہ بات ہمیں نہیں برداشت

مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر متحد ہو جانا چاہیئے .... انہیں صرف قرآن پر بھروسہ کرنا چاہیئے .... اے میرے بزرگو کیا آپ جانتے ہیں قرآن کیا ہے ؟ .... ہاں انہوں نے صرف ہماری زمین میں دفن شدہ ثروت و دولت ہی کو نہیں لوٹا، انہوں نے ہمارے جوانوں کو چرا لیا، ان کے دماغوں کو اور ان کے دلوں کو بھی

چرا لیا۔ ان تمام باتوں پر خدا گواہ ہے۔ انہوں نے اسلام کے جوانوں کو سرقہ کرلیا۔ ہم دیکھ رہے ہیں ایک قسم کے جوانوں کو امریکہ نے لے لیا اور دوسروں کو اسرائیل نے!

اسرائیل میں ایرانی طلاب کی ایک جماعت ایک رسالہ نکالتی ہے اس کا ایک شمارا میرے پاس آیا ہے بادشاہ! ان لوگوں نے ہمارے جوانوں کو یہ سمجھا کر کہ: جتنے مصائب اور مشکلات سے مسلمان دو چار ہو رہے ہیں وہ سب اسلام کی وجہ سے ہے — انہوں نے ہمارے نوجوانوں کو ہم سے جدا کر دیا ہم سے چرا لیا۔

...... ایک لیڈر نے مجھ سے ایک ملاقات میں یہ بات کہی کہ اسرائیل ختم ہونیوالا ہے ایران کے نقشہ سے اس کا وجود مٹنے والا ہے....... مجھے نہیں معلوم انہوں نے کس بنیاد پر اپنے اس دعویٰ کو پیش کیا ہے......... یہ لوگ ہمیشہ واقع کے خلاف بات کرتے ہیں۔ میں اسی جلسہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ایران کی قابل کاشت و میدانی زمینوں پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔ ایلام — ایک شہر کا نام ہے — سے میرے پاس خبر آئی ہے: وہاں جتنے نئے مزارع ہیں وہ سب اسرائیلیوں کے قبضہ میں ہیں وہی اس میں زراعت کرتے ہیں اور اس پر یہ بورڈ لگا رکھا ہے — یہ مزارعہ ایران و اسرائیل کا مشالی مزارعہ ہے — اب ان لوگوں کا دعویٰ کہاں گیا کہ انھوں نے اسرائیل کو نکال دیا؟

ادھر اسرائیلی اخبار چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ اسرائیلی سفیر تہران میں موجود ہے۔

جب ۱۶ شہریور کو دروازہ دولت — شمالی تہران کا ایک محلہ — پر یہودیوں نے ایک جلسہ رکھا تھا جس میں تقریباً ۵۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں ان لوگوں نے ایک شخص کی تعریف کی اور ایک کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا: بزرگی صرف یہودیوں کے لئے ہے۔ اور صرف یہودی خدا کی برگزیدہ قوم ہے اور اس قوم کے لئے واجب ہے کہ وہی حکومت کرے اس کے علاوہ انہوں نے اپنے بارے میں جو باتیں کہیں۔ اس کے بعد

ان لوگوں نے منبر سے اپنی مخالفت کا اعلان کیا۔ حکومت کا فریضہ تھا کہ اس قسم کے پروگراموں پر پابندی لگا دے۔ یہاں تک کہ اگر وہ یہ دعویٰ بھی کرے کہ ہم نے ڈکٹیٹر شپ ختم کر دی ہے (اب جمہوریت ہے) جب بھی اس قسم کے اقوال پر پابندی عائد کرنی ضروری تھی کیونکہ یہ بات حکومت کے لئے باعث عار ہے۔ بتائیے کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ کیا میرا کلام اذیت دہ ہے؟ یقیناً اس کا مزہ تلخ ہے........ آپ کے لئے تلخ ہے۔

تمام اسلامی ممالک کی بدبختی ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ وہ اسرائیل پر اعتماد کرتے ہیں یا اس کے ساتھ اچھے روابط رکھتے ہیں اور اس حکومت سے قرارداد و معاہدات کرتے ہیں جو اسلام سے برسر جنگ ہے اور جس نے فلسطین کو غصب کر لیا ہے۔

.... میں مسلمانوں سے فقط اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم صرف نہر اردن کے لئے اسرائیل سے کیوں جنگ کرتے ہو؟ اس نے تو پورا فلسطین ہڑپ کر لیا ہے۔ اے اپنی ذاتوں میں مشغول رہنے والو! یہودیوں کو فلسطین سے نکالو! تم کیونکر نہر کے پانی کے لئے جنگ کرتے ہو اور پورے فلسطین کو چھوڑ دیتے ہو؟ جب تم فلسطین کو چھوڑ کر صرف نہر کے لئے اسرائیل سے جنگ کرو گے تو گویا تم نے فلسطین پر اسرائیل کی حکومت تسلیم کر لی، بلکہ مثل ایک واقعی حکومت کی طرح تم نے اس کے وجود کو مان لیا۔

یہ بےچارے عرب جنہیں ان کے وطن سے بھگایا گیا ہے اور جن کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے، جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں بھوک اور فقیری کو برداشت کر رہے ہیں آخر یہ مغربی حکومتیں ان کے لئے کوئی اہتمام کیوں نہیں کرتیں؟ کم از کم اظہار ناپسندیدگی اور اعتراض تو کریں۔ آخر تم لوگ اس اسرائیل سے کیسے متحد و متفق ہو جاتے ہو جو عربوں کی اتنی بڑی تعداد کو در بدر کرنے کا باعث ہے؟ اگر تم واقعی اس سے متحد و متفق نہیں ہو ———

جیسا کہ تم زبانی دعویٰ کرتے ہو ———— تو میرے کلام کو اخباروں، میں، رسالوں میں اور کتابوں میں شائع کرو۔ ہمارے کلام کی اشاعت کی اجازت نہ دینا یہ دلیل ہے کہ تم اسرائیل سے (درپردہ) گٹھ جوڑ کیے ہوئے ہو۔

اسرائیلی ایجنٹ اس بات سے بخوبی مطلع ہیں جو اس ملک میں ہو رہا ہے۔ مجھے ابھی اخیر میں اطلاع ملی کہ وہ لوگ اپنے ذرائع ابلاغ میں میرے کلام کی اجازت دے کر کہ اسے نشر کیا جائے بہت خوش ہوتے ہیں اس کے علاوہ دیگر ادعات بھی ہیں لیکن میں ان میں سے کسی پر یقین نہیں رکھتا۔ میں فوراً ان کے کلام کی تصدیق نہیں کرتا......... وہ لوگ یقیناً میرے کلام کو روکتے ہوں گے۔ ریڈیو وغیرہ میں ہرگز نشر کی اجازت نہ دیتے ہونگے .... ابھی کل ہی انہوں نے ریڈیو سے ایک بات کہی تھی جس کی میں تصدیق نہیں کرتا۔ اور اگر یہ برابر اسی پر اصرار کرتے رہے کہ میری تقریر کو ریڈیو وغیرہ سے نشر نہ ہونے دیں تو ایک دن ———— ان شاء اللہ ———— ایسا ضرور آئے گا کہ میں انہیں بری طرح ذلیل و رسوا کروں گا............ آپ ایران میں جہاں انگلی رکھیں وہاں اسرائیل کے ایجنٹ ملیں گے۔ حد یہ ہے، خطرناک اور مہم ترین مرکزوں پر یہ لوگ چھائے ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم اس میں خود شاہ کے تاج کے لئے بھی خطرہ ہے لیکن پھر بھی ذمہ دار حضرات متوجہ نہیں ہوتے یہی یہودی اس سازش کے بھی ذمہ دار ہیں جو شمیران میں ناصر الدین شاہ کے قتل کے لئے اور زمام حکومتِ ایران ہاتھ میں لینے کے لئے کی گئی تھی، کیونکہ کچھ لوگ تو ناصر الدین شاہ کو قتل کرنے گئے تھے اور کچھ لوگ تہران حکومت پر قبضہ کرنے کے منتظر تھے۔ یہودی ایران کی حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے اپنی کتابوں تک میں لکھی ہے اور اپنی اس خواہش کا اعلان کیا ہے کہ ایک نئی اور عادل حکومت یہاں لانی چاہیئے۔

...... ارباب تاج وتخت پہلے ہی دن سے بُری نیت رکھتے تھے۔ اے لوگوان سے ڈرو ! یہ پھاڑ کھانے والے حیوان ہیں یہ وزارتوں کے مقدر کے مالک ہیں میرے پاس اس کی دلیل ہے انہیں میں سے ایک شخص نے ایک وزیر کے سامنے اس سے انکار کیا تو میں نے دلیلوں کے ساتھ شاہد بھی اس کے پاس بھیج دیا یہ شخص ابھی تک فوج میں موجود ہے مگر میں اس کے گندے نام کا ذکر نہ کروں گا۔

اے لشکر کے محترم افراد ! ایسے لوگوں کی گدّیوں میں ہاتھ دے کر انہیں نکال باہر کرو۔ تم مسلمان ہو، لشکر کے زیادہ تر افراد اور قائدین اچھے لوگ ہیں بلکہ بعض کے مجھ سے روابط ہیں وہ بعض اوقات مجھے ٹیلیگرام بھی کرتے ہیں .... اے میرے دوستو! جو لوگ مذہب کے مخالف ہیں، اپنے وطنِ عزیز کے مخالف ہیں، ملک کی آزادی کے مخالف ہیں، ملک کی اقتصادیات کو برباد کر رہے ہیں، انہیں نکال باہر کرو۔ جاؤ اور اپنے بڑوں سے مطالبہ کرو کہ انہیں نکال دیں .... خدا کی قسم میں تمہارے لئے خیر چاہتا ہوں .... میں اس دن سے ڈرتا ہوں کہ جب تم بیدار ہو تو کچھ نہ کر سکو۔ اگر تم اس کے لئے تیار نہیں ہو تو میں تم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جب ہمارا ان سے مقابلہ ہو تو تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔

ان شاءاللہ وہ دن آئے گا جب میں اُن کے خلاف حکم کروں گا۔ ان کے بھگانے کے لئے کوشش کرو ورنہ وہ دن آجائے گا جس میں نہ تم کچھ کر سکو گے نہ میں کچھ کر سکوں گا۔

۲ر جمادی الاولیٰ/ ۱۳۸۴ھ

۱۹۶۴ء

آپؒ کی تقریر جو قم میں ہوئی تھی اس سے اقتباس

اس سال جو ایک تاریخی کتاب شائع کر کے مدارس میں پڑھانے کے لئے تقسیم کی گئی ہے، اس میں ـــــ ایسے مطالب جو بالکل جھوٹے اور من گھڑت ہیں، کے بعد ـــــ ذکر کیا گیا ہے: اس قوم کی فلاح و بہبود کے لئے علماء کے نفوذ و اثرات کا ختم کرنا ضروری ہے۔

ان لوگوں کو اس بات کا احساس ہوگیا ہے کہ پبلک میں جب تک اس وسیع پیمانے پر علماء کے اثرات باقی رہیں گے یہ عوام کو غلام نہیں بنا سکتے۔ اور نہ ہی ایک دن انگریزوں کے ہاتھ اور ایک دن امریکہ کے ہاتھ فروخت کر سکتے ہیں۔

اور جب تک علماء کا نفوذ باقی رہے گا یہ ایرانی اقتصادیات کو اسرائیل کی مصلحت کیلئے صرف نہیں کر سکتے کہ اسرائیلی مصنوعات کو بغیر کسی کسٹم و چنگی کے ملک میں وارد کریں اور یہاں ان کو بیچا جائے اور نہ یہ استعماری طاقتوں کے ناقابل برداشت قرضوں کا بوجھ ایرانی عوام پر ڈال سکتے ہیں۔

کیا ایرانی عوام کا فائدہ علماء کے نفوذ کے ختم کرنے پر ہی موقوف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ملت کا فائدہ رسولؐ کے ہاتھوں کے کاٹے جانے ہی پر موقوف ہے۔ کیونکہ علماء کے پاس جو بھی ہے وہ ان کا نہیں ہے بلکہ رسول خداؐ کا ہے۔ پس کیا اس پبلک سے رسول خداؐ کے ہاتھوں کا کاٹنا ضروری ہے۔ ان لوگوں کا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ اور اُن کے ایجنٹوں کے لئے میدان ہموار کر دیا جائے تاکہ وہ جو چاہیں اطمینان سے کر سکیں۔

ہماری تمام مشکلات آج امریکہ اور اسرائیل کی وجہ سے ہیں۔ اسرائیل امریکہ کا جزو ہے اور یہ لوگ امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو امریکی سرکشی کے سامنے پامردی کے ساتھ کیوں نہیں کھڑے ہو جاتے۔

ایک مرتبہ زار روس نے ایرانی حکومت سے ایک استعماری مطلب کی تکمیل چاہی اور یہ دھمکی دی کہ اگر تم نے اس کی موافقت نہ کی تو ہم قزوین کے راستہ سے تہران پر حملہ کر دیں گے۔ حکومت خاموش ہو گئی۔ پارلیمنٹ نے اس دباؤ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

اس واقعہ کے سلسلے میں ایک امریکی مورّخ لکھتا ہے: ایک عالم دین پارلیمنٹ میں لاؤڈ اسپیکر کے پیچھے کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں ایک عصا تھا ——— یہ مرحوم مدرس تھے ——— اور اس نے دھواں دار تقریر کرتے ہوئے کہا کہ: جب ہمیں مرنا ہی ہے تو اپنے ہاتھوں، اپنے مرنے کے کاغذ پر دستخط کیوں کریں؟ اس وقت ممبران پارلیمنٹ میں بھی غیرت و حمیّت نے جوش مارا اور سب نے اتفاقی طور سے حکومت کے خلاف آواز بلند کی۔ اور پھر روسی حکومت ایران کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکی ——— یہ لوگ اسی لئے علماء کے نفوذ کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اپنی من مانی کر سکیں اور اپنی مرضی کے مطابق اپنا کام انجام دے سکیں۔

۲۰ / جمادی الثانی / ۱۳۸۴ ھ۔ ش

۱۹۶۴ ع

جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ھ میں قانون اعار اور امریکی پبلک کی حفاظت میں قانون بنانے کی مناسبت سے آپکا پیغام

پوری دنیا اس بات کو جان لے کہ ایرانی عوام اور بقیہ شعوب اسلامیہ کے تمام مصائب کی ذمہ دار اجنبی استعاری طاقتیں اور خاص کر امریکہ ہے۔ اور شعوب اسلامیہ عموماً تمام اجانب سے اور خصوصاً امریکہ سے سخت ناراض ہیں۔ اسلامی حکومتوں کی سب سے بڑی بدبختی یہی ہے کہ اجنبی ان کے حالات میں اور ان کے مقدرات میں مداخلت کرتے ہیں اور یہی لوگ اسلامی ممالک کی بے پناہ ثروت کو لوٹ رہے ہیں۔

مثلاً انگریز ایک لمبی مدت سے اب تک ہمارے قیمتی تیل کو لوٹ رہے ہیں۔ اور اجانب نے ہمارے وطن عزیز پر تین طرف سے حملہ کر کے ہمارے بہت سے بہادر فوجیوں کو قتل کر کے ———— ہمارے وطن پر قابض ہو گئے ہیں۔

کل تک تمام اسلامی ممالک انگریزی استعار کے کچلنے سے چیخ رہے تھے اور ان کے کمپنیوں کی ہم پر حکومت سے فریاد کر رہے تھے اور آج یہی ممالک امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کے قبضہ کی وجہ سے داد و فریاد بلند کر رہے ہیں۔

یہ صرف امریکہ ہے جو صیہونی و غاصب اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے .... یہی ہے کہ جو اسباب بقاء مہیا کر کے اسرائیل کی مدد کر رہا ہے اور مسلمان عربوں کو ان کے وطن سے ملک بدر کر رہا ہے۔

امریکہ ہی کے ایجنٹ ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ ایران پر مسلط ہیں ....
یہ وہی امریکہ ہے جو اسلام کو اپنا سب سے بڑا دشمن تصور کرتا ہے اسی لئے اس کے نابود کرنے کی فکر میں ہے .... علماء اسلام کو اپنے استعمار کے راستہ کا روڑا سمجھتا ہے اسی لئے ان پر ہر قسم کے ظلم وستم کرتا ہے۔

یہی امریکہ ہے جس نے دباؤ وفشار کے تمام طریقے استعمال کر کے حکومت اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو اس شرمناک قانون کے اجراء پر آمادہ کیا۔ جس نے شعب ایران کی بزرگی اور اسلامی اور وطنی مجد کو چکی کے دو پاٹ میں پیس دیا۔

یہ امریکہ ہی ہے جو مسلمانوں کے ساتھ اس بیہودہ طریقہ سے معاملہ کرتا ہے۔ لہٰذا شعب ایران کے بہادروں کا فریضہ ہے کہ اس ذلت کی زنجیر کو توڑ دیں۔ ایران کا اقتصادی نظام امریکہ اور اسرائیل کے ہاتھ میں ہے۔ عمومی طور سے مسلمانوں کے ہاتھ سے تجارت نکل چکی ہے تاجروں، کسانوں پر افلاس وفقیری نے اپنا سایہ ڈال رکھا ہے۔ زرعی اصلاح کا شاخسانہ جو چھوڑا گیا تھا اور ایجنٹوں نے اسے بروئے کار لانے میں بڑی کوشش کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ امریکی واسرائیلی تجارت کو ایران میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ کسی کو اس جم غفیر کی فقر وپریشانی کا احساس بھی نہیں ہے جو دیہاتوں میں رہتے ہیں نہ اُن کی مدد کا سوال ہے۔ شدید سردی میں جب میں اس کا تصور کرتا ہوں ان فقراء و مساکین کا کیا ہوگا؟ تو مجھے شدید تکلیف پسینہ میں شرابور کر دیتی ہے۔ شعب ایران پر واجب ہے کہ ابھی سے ان غرباء کے لیے کوئی معقول فکر کریں تاکہ خدانخواستہ گذشتہ سال کی طرح پھر کسی حادثہ کا شکار نہ ہو جائیں۔

جمادی الاخریٰ / ۱۳۸۴ھ م

۱۹۶۴ع

۱۹۶۷ میں اسرائیل نے جو جنگ چھیڑی تھی اس کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ نے تمام اسلامی حکومتوں کو مخاطب فرما کر اپیل کی تھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اس سے پہلے اسلامی ممالک کو متعدد مرتبہ اتحاد و یگانگت و آپسی اختلافات کو دور کرکے مخالفین کے مقابلہ میں ایک ہو جانے اور مخالفین کے ایجنٹوں کے بارے میں ——— جو دول اسلامیہ کے لئے ذلت و رسوائی چاہتے ہیں اور جو حالات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں میں نفاق و شقاق کا بیج بو یا جائے تاکہ یہ لوگ ہمیشہ ظلم و استعمار کے جوئے کے نیچے دبے پڑے رہیں اور ان کی مادی ثروت کو لقمۂ تر سمجھ کر طابع شکم سیر ہوتے رہیں .... جیسا کہ میں نے خود ایرانی حکومت کو وارننگ دی تھی کہ وہ اسرائیل اور اس کے مقامی خائن ایجنٹوں کی طرف میلان پیدا نہ کرے۔ اور اس سے مطالبہ کیا تھا کہ اس زہریلے بیج کا جو اسلامی حکومتوں کے قلب میں لگایا گیا ہے، قلع قمع کر دیں۔ اور اس کے اس فساد کو جو ہر روز عالم اسلامی کو چیلنج کرتا رہتا ہے نیست و نابود کر دیں۔

لیکن آج ——— جبکہ اس چھوٹی سی فاسد حکومت نے اسلامی حکومتوں کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور چھپی ہوئی مکاری و دشمنی کا اظہار کر دیا ہے ——— تو تمام اسلامی حکومتوں اور ان کے شعب پر زبان و قومیت کے اختلافات کے باوجود اتحاد واجب ہے اور اس غاصب و ظالم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے اپنی تمام کوششوں اور امکانی طاقتوں کا صرف کرنا واجب ہے .... اور اسرائیل و اس کے ایجنٹوں

اور اس کے ہمرکاب چلنے والوں اور مددگاروں کی مدد نہ کرنا بھی ضروری ہے .... اور اسرائیل سے ہر قسم کی مادی و معنوی مدد ہر صورت سے روک دینا واجب ہے۔ اس حکومت کو تیل و ہتھیار کی سپلائی بھی حرام ہے اس سے ہر سیاسی و تجارتی رابطہ توڑ دینا واجب ہے۔ اسرائیل کی تمام پیداوار کی درآمد بند کر دینا چاہیئے .... امت اسلامیہ کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ہم نے جن چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی مخالفت کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ امت اسلامیہ کو اس کے دشمنوں پر ہر جگہ فتح و کامرانی عطا فرمائے۔

روح اللہ الموسوی الخمینی ۲۹/صفر/۱۳۸۷ھ حزیران ۱۹۶۷ء

شاہ کے وزیر اعظم ہویدا کو ایک قسم کی وارننگ

اے بڑے عظیم قصروں میں رہنے والو! جن پر کروڑوں ریال خرچ کر کے تھوڑے دنوں میں بدل دیتے ہو۔ تم لوگوں کے سرمایہ میں اسراف کرتے ہو اور ان حالات میں چاہتے ہو کہ زراعت میں تبدیلی آ جائے، بازار کی حالت بدل جائے، حکومت کے تمام شعبوں پر اسرائیل کا تسلط ہو جائے۔ بلکہ میری اطلاع کے مطابق اسرائیل ثقافتی پروگراموں میں بھی مداخلت کر رہا ہے ——

دوسروں کی خواہشات پر علماء و طلباء پر اپنا بہت زیادہ دباؤ نہ ڈالو، اسرائیل سے دوستی کے پینگ مت بڑھاؤ، یہ اسلام و مسلمانوں کا دشمن ہے، اس نے دس لاکھ سے

زیادہ مسلمانوں کو ان کے وطن سے ملک بدر کیا گیا ہے۔

اپنے کردار سے مسلمانوں کے دلوں کو چھلنی نہ کرو۔ اس سے زیادہ مسلمانوں کے بازار پر اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کو تسلط نہ عطا کرو۔ اسرائیل کے مصالح کے لئے حکومت کو خطرے میں نہ ڈالو۔

محرم / ۱۳۸۷ھ ، ۱۹۶۷ء

فلسطینیوں کے جواب میں فرمایا: اسرائیل سے جنگ کرنے والے فلسطینیوں کی مدد ضروری ہے

فلسطینی جماعت کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرۃ المجاہد العظیم حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخمینی دام ظلہ

آپ کو معلوم ہے کہ کافر یہودیوں کے جنایت کار و خیانت کار ہاتھوں نے مسجد اقصیٰ کے سلسلے میں کیا کیا، اسلامی اراضی پر غلبہ حاصل کر کے ان منطقوں کے امن پسند مسلمان باشندوں کو ملک بدر کر دیا۔ آج کل سننے میں آرہا ہے کہ مسلح جانبازانہ اقدامات ان مقدس مناطق کو واپس لینے کے لئے کئے جا رہے ہیں ـــــ اور ان کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے ـــــ ایسے حالات میں کیا ان لوگوں کے لئے جو مسلح اقدام کر سکتے ہیں یا مجاہدین کی مالی امداد کر سکتے

ہیں اس سے چشم پوشی جائز ہے؟ گویا کہ وہ حالات کو دیکھ ہی نہیں رہے ہیں......
نیز کیا مقاومت پر قدرت رکھنے والوں کے لئے جائز ہے کہ وہ خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہیں؟
اور دشمن کو اپنی زمین سے نکالنے میں کسی قسم کا تعاون نہ کریں؟ اور اگر مقاومت واجب
ہے تو کیا ایسی صورت میں حقوق شرعیہ مثلاً زکوٰۃ، خمس کو مسلمانوں کے مسلح بنانے پر اور
انہیں جنگ کی تربیت دینے پر صرف کیا جا سکتا ہے؟
ان مسائل میں ہم جناب عالی کی رائے مبارک معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

ادام اللہ ظلکم
فدائیین کی ایک جماعت

امام خمینی دام ظلہٗ کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے بہت پہلے ذکر کیا تھا کہ غاصب اسرائیل کی حکومت کے قیام میں اسلام اور
اسلامی حکومتوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور جس چیز کا مزید خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر
مسلمان اس کیان ـــــ غاصب نظام ـــــ کو چھوڑ دیں اور اپنے ہاتھوں سے موقع بھی گنوا دیں
تو اس کے بعد مسلمان پھر کچھ نہ کر سکیں گے اور چونکہ اسلام پر خطرہ ابھی منڈلا رہا ہے۔ اس
لئے تمام مسلمانوں پر عموماً اور اسلامی حکومتوں پر خصوصاً واجب ہے کہ فساد کے جرثومہ کو ختم
کر دیں، چاہے جس طرح ممکن ہو اور اس سلسلے میں کام کرنے والوں کی مدد میں کسی بھی قسم کی
کوتاہی نہ برتیں۔ اس مقصد کے لئے زکوٰۃ اور تمام صدقات کا صرف کرنا جائز ہے۔ میں خدا
سے دعا کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو مسلمانوں کی نظر میں اہمیت دے۔ جس طرح میں بھی دعا کرتا

ہوں، خدا مسلمانوں کو بیداری عطا کرے اور ممالک اسلامیہ سے دشمنان اسلام کے شر کو دور کرے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

روح اللہ الموسوی الخمینی ۳/ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

۱۹۶۸ء

رباط کانفرنس کے موقع پر جب آپ نجف اشرف میں قیام پذیر تھے تو جریدۂ فجر الجمہوریہ نے آپ سے گفتگو کرکے اسے شائع کیا تھا

...... حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع الدینی الاعلیٰ الخمینی نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی ہے اور فرمایا ہے: سب لوگ دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں صفِ واحد بن جائیں۔ اور آپ نے عراقی نیوز ایجنسی کے نمائندے کے سامنے فرمایا: رباط میں مسلمانوں کی سب سے بڑی ہونے والی کانفرنس صیہونیوں کے تشجیع کا باعث بنی کہ وہ مسجد اقصیٰ کو جلائیں .... منجملہ اور باتوں کے امام نے فرمایا .... یہ بات یقینی ہے کہ یہ کانفرنس کامیاب نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں شرکت کرنے والے بعض ممبران کی نیت خالص نہیں ہے۔ اس کے علاوہ عمومی طور سے ان میں آپسی اختلافات بھی موجود ہیں۔

۲۳/ اکتوبر ۱۹۶۹ء

مسجد اقصیٰ کی تجدید کے بارے میں
جریدہ مذکورہ میں اظہارِ خیال

.... اس موضوع پر امام نے فرمایا: جب تک اسرائیل فلسطین پر قابض ہے مسجد اقصیٰ کی دوبارہ تعمیر نہیں ہونی چاہیئے تاکہ اسرائیل کے جنایات وجرائم زندہ رہیں اور اس کو دیکھ کر مسلمانوں میں حرکت و عمل پیدا ہو اور یہ دوبارہ اپنی اراضی اور مقدسات اسلامیہ کو چھین لیں

۱۳/ اکتوبر ۱۹۶۹ء

آیۃ اللہ سعیدی کی شہادت پر علمائے نے تعزیت کا خط لکھا تھا
اور امام خمینی نے اس کا جواب تحریر فرمایا تھا اس کا کچھ حصّہ

...... آپ لوگوں کو اس کی اطلاع نہیں ہے کہ ان حکومتوں سے کیا کھیل کھیلا جارہا ہے۔ میں نے بارہا اور بکرار سے اسرائیل و اس کے ایجنٹوں کے خطرے سے آگاہ کیا ہے اور امتِ مسلمہ کو بھی بتادیا ہے کہ ان لوگوں کے خلاف جنگ کرنا واجب ہے۔ اور ان سے معاملات کرنا حرام ہے، کیونکہ انہوں نے ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت کا میدان کھول دیا ہے۔ اور اب یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ایران میں امت اسلامیہ کو سرمایہ داروں کے حوالے کردیں۔

تمام سیاسی لوگوں، علماء، طلاب علوم دین، یونیورسٹیوں کے طلباء، معاشرہ کے تمام افراد پر واجب ہے کہ اس مصیبت کے آنے سے پہلے اس پر اعتراض کریں...... اور آپ تمام لوگوں پر یہ بھی واجب ہے کہ ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا دیجئے کہ اس جدید معاہدہ کے ہم مخالف ہیں۔

میں نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ جو بھی اسرائیلیوں کے فائدے کے لئے ہو — یعنی جن میں امریکیوں کا نفع ہو رہا ہو وہ شعب ایران کے مخالف اور احکام اسلام کے مخالف سمجھا جائے گا

ممبران پارلیمنٹ پبلک کے نمائندے نہیں ہیں۔ اس لئے ان کا معاہدہ نہ قانونی ہے نہ قابل اعتبار ہے بلکہ یہ دستور اور پبلک کی رائے کے مخالف ہے.......... اس میں ضروری ہے کہ پبلک کی رائے غیر جانبدار ممالک کے نمائندوں کی نگرانی میں معلوم کی جائے۔

۱۹۷۰ء

بیت اللہ الحرام کے حاجیوں سے اپیل کا کچھ حصہ

یہ اتنا بڑا اجتماع جو بحکم خدا ہر سال اس مقدس زمین پر ہوتا ہے اس کے بارے میں آپ پر اتنی بات واجب ہے کہ فی سبیل اللہ اسلام کے مقدس مقاصد کی تحقیق اور شریعۂ مطہرہ کے اہداف کی تحقیق کے لئے سعی و کوشش کریں۔ اپنی آزادی کے حصول اور اپنے ملک سے استعمار کے سرطان کو نکالنے میں متحد و متفق ہو جائیں۔ امت مسلمہ کے مشکلات کے لئے عمل کریں اور ان کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں۔ اسلامی ممالک کے فقراء اور مظلومین کے بارے میں غور کریں۔ اسلامی سرزمین فلسطین کو صیہونیت و دشمنان اسلام

کے چنگل سے آزاد کرانے کے طریقوں پر غور و فکر کیجئے اور جو لوگ فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے جنگ کر رہے ہیں ان کی مدد سے غافل نہ ہوں ۔

مسئلہ فلسطین کے حل میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی حکومتوں کے رئیسوں کا اختلاف ہے ۔ اگر ان ممالک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ستر کروڑ مسلمان متحد ہو جائیں اور ایک قوت کی صورت میں ابھریں تو بڑی بڑی استعماری حکومتوں کی بھی مسلمانوں کے امور میں مداخلت کی ہمت نہ ہو ۔ اور نہ پھر یہ حکومتیں مسلمانوں کے امور اپنے یہودی ایجنٹوں کے سپرد کر سکیں ۔

میں اپنے شرعی واجب امر کی ادائیگی کے لئے آپکو مظلوم ایرانی شعب کے مصائب یاد دلانا چاہتا ہوں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس اسلامی ملک میں بے گناہوں پر کیا گزرتی ہے ۔ اس ملک میں استعمار کے منحوس آثار دیگر کسی بھی جگہ سے کہیں زیادہ ہیں جیسے کہ دشمن اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرنے والی حکومت اسرائیل کا ہاتھ ایران کے ہر معاملہ میں ہے چاہے وہ عسکری ہو، سیاسی ہو، اقتصادی ہو بلکہ یہ بھی امکان ہے کہ خبیث ایرانی حکومت نے اسرائیل کے لئے ایک فوجی اڈا بلکہ امریکہ کے لئے بھی فوجی اڈے بنائے ہوں ۔

۱۸/ شباط/ ۱۹۷۱ء

ایران میں شہنشاہی نظام کے ڈھائی ہزار سال مکمل ہونے پر منائے جانیوالے جشن کی مناسبت سے امام کی تقریر کے چند نمونے

ایک طرف تو تہران سے مجھے لوگ لکھا کرتے تھے کہ بلوچستان، سیستان، اطراف خراسان میں شدید قسم کا قحط و بھکمری ہے جس نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں کی طرف کوچ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور اس شدید قحط کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حیوانات بھی زندگی پر قادر نہیں ہیں بلکہ اب تو ضروریات کا پورا ہونا بھی ممکن نہیں ہے۔

اور دوسری طرف میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ کروڑوں ریال شاہ کے جشن پر صرف کر رہے ہیں اور بڑے بڑے اسپیشلسٹوں کو اسرائیل سے بلایا جا رہا ہے۔ بلکہ مجھے تو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس جشن کی تحریک بھی اسرائیلیوں نے کی ہے۔ یہ وہی اسرائیل ہے جو اسلام کا دشمن ہے اور مسلمانوں سے مشغول جنگ ہے۔ اسی نے مسجد اقصیٰ کو ڈھایا ہے جبکہ دوسرے اس کے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے پھر سے مسجد اقصیٰ کی تجدید کرنا چاہتے ہیں۔

اس وقت عالمی ذرائع ابلاغ مسلسل یہ اطلاع نشر کر رہے ہیں کہ ایرانی تیل بردار جہاز بطور ہدیہ اور مسلمانوں کے خلاف اقدام پر ابھارنے کے لئے اسرائیل کی بندرگاہ کی طرف جا رہے ہیں ——— حالانکہ اسرائیل اس وقت مسلمانوں سے برسرپیکار ہے،

کیا اس شاہ کے لئے جس نے اپنی پیدائش سے لے کر اس وقت تک اپنے اعمال سے تاریخ کے چہرے کو سیاہ کر دیا ہے۔ یہ تمام جشن منائے جا رہے ہیں؟

اسلامی ملکوں پر واجب ہے کہ اس جشن پر اعتراض کریں۔ ان سے مطالبہ کیا جانا چاہئیے

کہ آپ حضرات اس احرامی جشن میں شرکت نہ کریں یہ بھی مطالبہ واجب ہے کہ ان سے کہا جائے آپ حضرات اس جشن میں ہرگز ہرگز شریک نہ ہوں جس کا انتظام اسرائیل نے کیا ہے اور جس کی بساط شیراز میں اس کے ایجنٹوں کے ہاتھ بچھائی گئی ہے ....
آخر یہ اسرائیل وہی تو ہے جس نے ایک مدت سے پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ مسلمانوں میں بعض بیماریوں کا وجود قرآن اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے۔ مثلاً پانچویں سورہ کی چھٹی آیت میں قرآن نے ایک ایسا حکم دیا ہے جو بیماری کا سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان جب بیت الخلاء جاتا ہے تو نکلنے کے بعد صابون سے ہاتھ نہیں دھو سکتا اس وجہ سے جراثیم پھیل جاتے ہیں اور وہ بیمار ہو جاتا ہے۔

بھلا قرآن کے پانچویں سورہ کی چھٹی آیت میں یہ حکم کہاں ہے ؟ مجھے بھی بتاؤ، ان لوگوں نے جرمنی میں اسکو شائع کیا تھا اور اس کی نسبت قرآن کی طرف دی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے خود ہی اعتراف کیا تھا کہ ان کے (زرخرید) اخبارات و مطبوعات نے اس کی صحت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور جن رسائل نے اسے قبول کیا ہے انہوں نے اسے بکثرت شائع نہیں کیا۔ یہ وہ اسرائیل ہے جو مسلمانوں سے واضح دشمنی رکھتا ہے اور یہ دشمنی تو ان کی تحریف قرآن کرنے سے پہلے ثابت ہے، کیونکہ یہ اب بھی قرآن پر جھوٹے الزام لگاتے رہتے ہیں۔

۲۸/ ربیع الآخر/ ۱۳۹۱ھ
۱۹۷۱ء

رمضان ۱۳۹۱ھ، ۱۹۷۱ء میں ایرانیوں کو جو پیغام دیا تھا اس کے بعض اجزاء

صرف ایک ہی ایسی چیز ہے جو اجانب و استعمار کے سامنے سدسکندری بن سکتی ہے اوران کو امم اسلامیہ کے ذخائر کو لوٹنے سے روک سکتی ہے اور وہ اسلام اور علماء اسلام ہیں! استعماری حکومتوں کی تاریخ میں یہ حقیقت آج بھی موجود ہے چنانچہ سابق برطانوی وزیراعظم خبیث سے منقول ہے، وہ کہتا ہے: جب تک مسلمانوں کے درمیان قرآن موجود ہے ہم اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب نہیں ہو سکتے!

اسلامی فوج اس موقع پر حرکت میں آگئی ہے۔ جب عالمی استکبار کے مراکز اسلامی روح اور نظام پر پے در پے ضربیں لگانا چاہتے ہیں اور ایران کے اقتصادی و سیاسی اور عسکری امور میں اسرائیل کی مداخلت ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔

تنظیم (الفتح) کے نامہ نگار سے گفتگو کے کچھ اجزاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سماحۃ الامام المجاہد س ۱: مجاہدین جو تنظیم (الفتح) کی زیر قیادت محاذ پر اپنے شرف و بزرگی کا دفاع کر رہے ہیں۔ .... کیا انہیں حقوق شرعیہ مثلاً زکوٰۃ و حق امام ۲ دیا جا سکتا ہے، مجھے فتویٰ دیجئے خدا آپکو اس کا اجر دیگا!

ج ۱: یہ بات راجح ہے بلکہ واجب ہے کہ ـــــ بقدر کفایت ـــــ مجاہدین فی سبیل اللہ

اور المرابطین فی خطوط الشرف والمجد کو حقوق شریعۃ مثلاً زکوٰۃ و حق امام ؑ سے دیا جائے تاکہ صیہونیت کا فرۂ لاانسانیت کو ختم کیا جائے اور مجروح اسلامی مجد اور شرف کو پھر بحال کیا جائے اور روشن تاریخ اسلامی کی عزت کا احیاء کیا جائے ہر اس مسلمان پر جو خدا اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو واجب ہے کہ اس سلسلے میں اپنی ساری کوششوں کو صرف کر دے .... اور بحکم خدائے علی القدیر ہمارے فاتح بھائی (تنظیم الفتح) کے فعال انسان اور جنگی بہادر (قوات العاصفہ) اور تمام آزاد خدا کار یہ سب کے سب راہ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں ہر طرح اور ہر طریقہ سے ان کی پشت پناہی اور مدد کرنی چاہیئے۔ واللہ ولی التوفیق

س ۲: اراضی فلسطینیہ پر مقدس انقلاب کی آگ بھڑک اٹھنے پر اس کی متعدد کامیابیوں کے بعد ـــــ جس میں سب سے آگے تنظیم الفتح ہے ـــــ جناب عالی کے کیا احساسات ہیں اور ہماری ارض مغصوبہ میں جو ہمارے بھائی عزت و شرف کے خندقوں میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں جناب عالی کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ج ۲: پہلی اور آخری یاددہانی اپنے ان بھائیوں کے لئے جو صبر و استقامت سے دفاعی مورچوں میں ڈٹے ہوئے ہیں یہ ہے کہ وہ بغیر کسی سستی کے اپنا جہاد جاری رکھیں۔ اس لئے کہ زندگی عقیدہ اور جہاد ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلامی آئیڈیالوجی کا یہ حتمی فیصلہ ہے کہ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔ ہمارے لئے مسلسل جد و جہد اور جہاد کے اور کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ جنگ اپنی تمام قوتوں اور امکانیات کے ساتھ ہو تاکہ اپنے بعد آنیوالی نسلوں کے لئے عزت و شرف کسب کر سکیں۔ قرآن کا اعلان ہے۔

۱۔ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ ۔ تم اپنی تمام قوت اور گھوڑوں کے ساتھ ان کے لئے تیاری کر لو۔ تاکہ اس سے خدا کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو (پ ۱۰ س ۸ آیت ۶۰)

۲- اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (پ۲۶ ۔ س۴۷۔ آیت۷)
اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔
۳- وَلَا تَہِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔
(پ۴ ۔ س۳ ۔ آیت ۱۳۹) اگر تم لوگ مومن ہو تو سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ تم ہی غالب ہو۔
۴- وَلَا تَہِنُوْا فِی ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّہُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ (پ۵ س۴ آیت۱۰۴) قوم کی تلاش میں سستی مت کرو۔ وہ بھی اسی طرح رنج والم برداشت کرتے ہیں۔ جس طرح تم برداشت کرتے ہو اور تم خدا سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے ! اے رجال (تنظیم الفتح) خدا کی مدد اور قریبی فتح کی (امید رکھو) اور مؤمنین کو بشارت دو۔

س۳۔ فلسطین کی مقدس سرزمین پر روز افزوں مسلح کارروائیاں اور صیہونیت کی طرف سے بڑھتے ہوئے مظالم کے جو نتائج امت عربیہ اور امت مسلمہ کو بھگتنا پڑیں گے۔ ان کے بارے میں حضرت عالی کی کیا رائے ہے؟ .... تاکہ شعوب اسلامیہ اپنی تمام مادی و معنوی طاقتوں کے اس بار کو برداشت کرنے کے ساتھ جہاد مقدس میں شرکت کر سکیں۔؟

ج۳: میں پہلے ہی سے عرض کر چکا ہوں کہ جن حالات میں اسلام اور امت مسلمہ زندگی کے دن گزار رہی ہے۔ ان حالات میں ایسا اقدام واجب ہے کیونکہ اس وقت اسلام کے مقدس احکام کی اطاعت اور مال و جان دے کر حرمت اسلام کے دفاع سے زیادہ مسلمانوں پر کوئی امر واجب نہیں ہے
جب ہم اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ فلسطین کی مقدس سرزمین پر ہمارے بھائی بہنوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ اور ہماری زمینوں کو صیہونیوں اور مفسدوں کے ہاتھوں برباد کیا جا رہا ہے تو پھر جہاد کے علاوہ ہمارے پاس اور کون سا راستہ ہے؟ اور اس مقدس جہاد کے سلسلے میں ہر مسلمان پر مادی و معنوی مساعدت واجب ہے اور خدا اس ارادہ کو کامیاب کرے گا (واللہ من وراء القصد)

س۴: مسلم ایران کے تمام حساس موسسات میں صیہونیت کے چنگل بہت ہی گہرائی تک گڑے ہوئے ہیں اس لئے جناب عالی کی نظر میں سب سے کامیاب طریقہ وہاں کے مسلمانوں کے لئے کیا ہے؟ جس سے ایران کے اندر صیہونیت کے مخفی ہاتھ کٹ جائیں تاکہ ہمارے بھائیوں کے لئے مجاہدین کی ہر ممکن مدد کی مجال پیدا ہو جائے۔

ج۴: سب سے کامیاب راستہ یہ ہے کہ ملت مسلمان ایران اپنی تمام وبھرپور طاقتوں کے ساتھ ایران وغیر ایران میں بسنے والے صیہونیوں کا مکمل بائیکاٹ کردے۔ اور مادی وروحانی دونوں اعتبار سے انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور زندگی کی ہر دوڑ میں ایران کے اندر ان کا ناطقہ بند کردے، ان سے اقتصادی اور دوسرے ہر محاذ پر جنگ کرے تاکہ یہ ایران اور اس کے ملت مسلمان سے ہر قسم کے علاقہ کو توڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس وقت کہیں شعب کے لئے ممکن ہو سکے گا کہ اپنے تمام امکانیات خواہ وہ روحی ہوں یا مادی مجاہدین واحرار کو پیش کر سکیں۔ اور یہ نازک گھڑیاں ہر مسلمان کو پکارتی ہیں کہ وہ اپنی تمام طاقت صرف کرکے اپنی غصب شدہ زمین کو واپس لے لے اور غاصبوں سے انتقام لے۔ واللہ ولی التوفیق

یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ مسلمان شعب فلسطینی پر جو واجب ہے وہی دور ترین ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں پر بھی واجب ہے۔ مخالف کے مقابل سارے مسلمان متحد ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان نہ طائفیت ہونی چاہیئے نہ عنصریت اور نہ ہی کوئی ایسا جذبہ جو مسلمانوں کو تقسیم کر دے۔ سب کو تقویٰ الٰہی اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ ارشاد ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

قضیہ فلسطینیہ کی پشت پناہی و حمایت کے سلسلے میں امام خمینی کا اعلان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان مبارک، ماہ رحمت و مغفرت خیر و برکت کے آنے کی مناسبت سے میں پروردگار عالم سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو ان واجبات کی ادائیگی کی توفیق دے جنہیں خدا نے فرض کیا ہے اور ان مسئولیات کی عہدہ برآری کی توفیق دے جو ان سے متعلق کی ہے۔ اور وہ قوانین الٰہیہ کی رعائت اور قرآن کریم پر عمل کی ذمہ داری جو اسلام اور مسلمانوں کے سابق مجد و عظمت و رفعت کے واپسی کی اساس ہے۔ .... وحدت کلمہ کی حفاظت کی ذمہ داری دینی برادری کی رعائت جو ممالک اسلامیہ کی آزادی کی ضمانت اور استعمار کے نفوذ سے بچانے کی ضمانت ہے .... اپنے اختلاف و انشقاق کی وجہ سے مسلمانوں نے جو کھو دیا اور جو کھو رہے ہیں۔ اس کی واپسی کے لئے ایثار و قربانی و فدیہ کی ذمہ داری، اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری بہت بڑی ہے (مثلاً) قوانین اسلام پر عمل، انہیں استعمار کے قبضہ سے آزاد کرانا، اس امت مسلمہ کی خدمت کے لئے عمل کرنا، اور موجودہ زمانہ کی ذمہ داریاں زمانہ ماسبق کی ذمہ داریوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

آج کا زمانہ ایسا ہے کہ استعمار نے اپنے پنجوں کو اسلامی حکومتوں کے اعماق میں گاڑ دیا ہے۔ اور استعمار کے پاس جتنے بھی ممکن وسیلے اور جتنی بھی قوتیں تھیں ان سب کو مسلمانوں کے اندر تفرقہ ڈالنے کے لئے، اسلامی ملکوں کے سربراہوں کے درمیان اختلاف و افتراق کا بیج بونے کے لئے، مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے سے اور اسلام کے تمسک سے دور کرنے کے لئے صرف کر دی ہیں ــــ تاکہ استعمار بڑے اطمینان

کے ساتھ اپنے غیر انسانی مقاصد کو حاصل کر سکے۔ اس زمانہ میں استعمار نے اپنے جال کو تمام اطراف عالم اسلامی میں پھیلا دیا ہے تاکہ وہ بڑے خوبصورت شعارات کے ماتحت کام کر سکیں بلکہ کبھی تو وہ اسلام کے نام پر اپنا کام کرتے ہیں تاکہ تعلیمات قرآن کو اور اس کی ثقافت کو میدان عمل اور معاشرہ سے دور کر سکیں اور ان کے مخصوص مصالح کے لئے راستہ کھلا رہے۔

آپ ذرا ایران اور اس میں ناقابل برداشت مصائب ہی کو لے لیجئے۔ تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت قضیۂ فلسطین ہے کہ مسلمانوں کے اختلاف اور سربراہان ممالک اسلامیہ کے بعض ایجنٹوں نے ستر کروڑ مسلمانوں کو استعمار و صیہونیت کے ہاتھ کاٹنے نہیں دیئے اور نہ غیر ممالک کے نفوذ کیلئے کوئی سر راہ چارہ بنانے دی جس کی وجہ سے یہ تمام مسلمان اپنے معادن ثروتوں، قدرتوں اور امکانیات سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

یہی خواہشات، شخصی منافع اور بعض عرب ممالک کا براہ راست اجنبی نفوذ کے آگے سر تسلیم خم کرنا۔ یہی سب وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے دس کروڑ عرب اب تک اسرائیل کے قبضہ سے فلسطین کو آزاد نہیں کرا سکے۔ مسلمانوں کو جان لینا چاہیئے کہ بڑی استعماری طاقتیں جنہوں نے اسرائیل کو جنم دیا ہے ان کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ فلسطین پر قبضہ کر لو۔ ان کا پروگرام یہ ہے کہ تمام عربی و اسلامی حکومتوں کا ـــــ العیاذ باللہ ـــــ انجام وہی کر دیں جو فلسطین کا ہوا ہے۔

آج ہم ان فلسطینیوں کو دیکھ رہے ہیں جنہوں نے فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے اپنے سر و تن کی بازی لگا دی ہے۔ جو ظلم و ستم کے خلاف جنگ کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ غصب شدہ زمین واپس مل جائے جس پہ زبردستی یہودی غالب آ گئے ہیں اس کو اس کے پنجے سے نکالا جائے ـــــ لیکن انہی مجاہدین کے ساتھ کل استعمار کے ایجنٹوں نے اردن میں کیا کیا تھا اور آج لبنان میں کیا کر رہے ہیں، ہر طریقے سے انکے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور یہ سب کام مسلمانوں کے گروہوں

میں اور مجاہدین میں تفرقہ ڈلوانے کے لئے استعمار کے ایجنٹ کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جنگ کو حساس اور فوجی لحاظ سے اہم مناطق سے دور کر دیا جائے ایسے مقامات سے جنگ نہ لڑی جائے جہاں سے غاصب، صیہونی، دشمن اسرائیل پر بھر پور حملہ کیا جا سکے۔

کیا موجودہ صورت میں، اور ان حالات میں خدا اور عقل انسانی کے ضمیر کے سامنے تمام مسلمان، اسلامی حکومتوں کے سربراہ مسئول نہ ہوں گے؟ کیا استعمار کے ایجنٹوں کے ہاتھوں جن مقامات پر استعمار کا نفوذ ہے۔ وہاں پر مقابلہ کرنے والے فلسطینیوں کو قتل کرانا اور دوسروں کا خاموش تماشائی بنے رہنا جائز ہے؟ کیا یہ لوگ صرف اس لئے حکومت کرتے ہیں کہ مجاہدین کو بہترین اور فوجی لحاظ سے اہم مناطق سے دور کر دیا جائے؟ کیا عرب حکومتوں کو معلوم نہیں ہے کہ ان مناطق کے مسلمان باشندوں کے علم میں نہیں ہے کہ مجاہدین کو قتل کرانا خود ان کی حکومتوں کے لئے خطرہ ہے یا غاصب خبیث کے لئے؟

آج تمام مسلمانوں پر اور اسلامی حکومتوں پر بطور عموم اور عرب حکومتوں پر بطور خصوص اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے واجب ہے کہ مجاہدین کے ساتھ رعائت کریں اور ان کی بھرپور مدد کریں اور انہیں لازم ہے کہ رضا کار مجاہدین کے سلسلے میں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم کی تعلیمات سے تمسک کرتے ہوئے اس مقدس مقصد کے لئے بغیر کسی سستی کے صبر و ثبات کے ساتھ اسلحہ، ذخائر، اخراجات کی فراہمی میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہ کریں میں اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ فدائیں اور اس منطقہ کے افراد جہاں یہ کام کر رہے ہیں ان میں ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سیرت، سچی دینی بھائی چارگی کا برتاؤ کریں۔

بیدار مغز، عواقب امور کو سمجھنے والے، مسلمانوں ـــــ خصوصاً اللہ کے مخلص بندوں اور علمائے کرام ـــــ کو یہ پیشکش کرتا ہوں کہ وہ ان مبارک دنوں میں خداوند عالم سے دعا کریں کہ مسلمانوں کو خبیث استعمار کے قبضہ سے نجات دے اور اپنے اجتماعات میں (مثلاً)

ماہ رمضان اور دیگر بڑے اسلامی اجتماعات ۔جیسے نماز جمعہ، مراسم حج (وغیرہ) میں نشر حقائق کے لیئے کام کریں اور ان حقائق کو تمام مسلمانوں تک پہنچا ئیں اور لوگوں کو جب بھی اتحاد کی طرف دعوت دیں تو قرآن کی پیروی کی طرف بلائیں ۔فلسطین کی آزادی کے لیئے اور ان مشکلات کے حل کے لئے جو عالم اسلام کے افق پر چھائی ہیں ۔ایک دوسرے کا تعاون کریں۔

میں پروردگار عالم سے دعا کرتا ہوں کہ ممالک اسلامیہ میں مداخلت سے اجنبی ہاتھوں کو قطع کر دے یقیناً وہ سننے والا ہے اور قبول کرنیوالا ہے ۔

۳/رمضان/۹۲ ۱۳ھ ، ۱۹۷۲ء

علماء و خطباء و ملت ایران کیلئے ایک پیغام کا خلاصہ

اس زمانے میں ہم اسلام کے مخالف محکم و مضبوط حملوں سے دو چار ہو رہے ہیں یہ ان مشکلات کے علاوہ ہے جو روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں کیونکہ اگر ایک طرف فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے تو دوسری طرف فلسطینیوں کی دربدری اور بڑی استعماری طاقتوں کا یہودیوں کی ضرورت سے زیادہ امداد کا مسئلہ ہے ۔اور اس فساد کی جڑ ـــــ اسرائیل ـــــ کی بقاء مرورایام کے ساتھ ساتھ اسلامی حکومتوں کے لئے بطور عموم اور عرب حکومتوں کے لئے بطور خصوص بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے ۔

آج ہم عظیم سازشوں اور بڑے خطرات سے دو چار ہیں ۔یہ ایسی سازشیں ہیں جو استعمار کے ایجنٹوں کے چہروں پر پڑی ہوئی نقاب کو ہٹا دیتی ہیں اور ان سے ان پروگراموں کا پتہ چل جاتا ہے جو ان کے سپرد کیئے گئے ہیں ۔یہ لوگ اپنے ان مقاصد کی تکمیل کے ذریعے

ان قلعوں کو توڑنا چاہتے ہیں جو استعمار کے مقابلے کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان کی جگہ ایسے قلعے تعمیر کرنا چاہتے ہیں جو ان کے اشاروں پر رقص کریں۔ صیہونیت اور اس کے ایجنٹوں کی یہی سب سے بڑی خدمت ہے۔ ان کی ساری کوشش یہ ہے کہ علمائے اعلام اور خطبائے ذوی الاحترام جو اسلام کے مخلص ہیں انہیں ملک بدر کر کے ان کی جگہ ایسے عمامہ پوش لوگوں کو لائیں جو ان کے چشم و ابرو کے اشاروں پر کام کریں۔ آپ خود اپنی آنکھوں سے آج دیکھ رہے ہیں کہ فاسد تنظیموں کے ایجنٹ کس طرح محراب و منبر کی زینت بنے ہوئے ہیں امریکی فوج کی حفاظت کا قانون، حکومت کے توڑ پھوڑ کا کام، عدالتوں کی خود مختاری کا خاتمہ، فوجی، سیاسی، اقتصادی، تجارتی، صنعتی، زراعتی امور میں صیہونیت اور امریکہ کے اوباشوں کا تسلط یہ ساری چیزیں اسی منحوس انقلاب کے نتیجے ہیں ـــــ جنہیں شاہ سفید انقلاب کہا کرتا تھا ـــــ

شاہ نے ایران کو ان لوگوں کی چھاؤنی بنا دی تھی اور حکومت کے فوجی، سیاسی، اقتصادی مقدرات انہیں لوگوں کو سونپ دیئے تھے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ شاہ نے تمام امریکی منحوس پروگراموں کو عملی جامہ پہنا دیا تھا ـــــ اور یہ پروگرام اقتصادی میزان کو دوگنا چوگنا کر دینے اور ملک کی سیاست کو بدل دینے پر قائم کیا گیا تھا ـــــ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر گیا اور امریکیوں کی مراد پوری ہو گئی کہ پورا ملک ان کی چھاؤنی بن گیا۔ جہاں سے امریکی فوجی مظلوم ایرانیوں پر اور ان آزاد شعوب پر اس علاقے میں جا کر حملہ کرتے تھے جہاں کے لوگ اسرائیل و استعمار غیر ملکی کے خلاف جنگ کرتے تھے۔

۸/ صفر/ ۱۳۹۸ھ

۱۹۷۸ء

یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں مقیم مسلم طلاب کے خطوط کے جوابات کے کچھ اجزاء

دشمنانِ اسلام اور عالمی پیمانے پر مجرمین کے پوشیدہ اور ظاہری حملے قرآن کریم اور احکامِ اسلام کے خلاف زیادہ ہی ہوتے جا رہے ہیں اور کتنے افسوس کی بات ہے ـــ اسلامی ممالک کی بہت سی حکومتیں اپنے وقارِ اسلامی اور قدر و منزلت کو کھو بیٹھی ہیں ...... یا ..... استعماری حکومتوں کی مذموم سازشں کے اجراء میں لگی ہوئی ہیں۔ اس میں وہ حکومتیں جو بظاہر اسلامی ہیں، کانفرنس جس کا نام اسلامی کانفرنس رکھا ہے، تشکیل دیتے ہیں اور وہ حکومتیں جنہوں نے اسلامی ملک میں مذہب کو منسوخ کیا ہے۔ اور اس طرح اسلام کو رسمیت سے خارج کیا ہے، شامل ہیں .... یہ سب کے سب ـــ یعنی رؤسا ممالک اسلامی ـــ جان بوجھ کر یا جہالت کی وجہ سے ایک مقصد کی طرف رواں دواں ہیں اور وہ مقصد استعمار کے احکام کی تکمیل کرنا اور دشمنانِ اسلام کے احکام کی تعمیل کرنا ہے وہ دشمنانِ اسلام جو ۲۴ گھنٹے اسلام اور اسلامی معاشرہ کے لئے مکاری کا جال بچھاتے رہتے ہیں اور جنہوں نے اسرائیل کے قیام کے لئے اور اسے مسلمانوں کے اموال و ارواح پر مسلط کرنے کے لئے اور امتِ اسلامیہ کی اراضی پر تصرف کے لئے جان توڑ کوشش کی ہے اور جن لوگوں نے صیہونیت کے توسعہ کے لئے ان کا ہاتھ بٹایا صرف اس لئے کہ ہمیشہ ان کی سیادت و سلطنت عالمِ اسلامی پر باقی رہے۔

۹ / صفر / ۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

کنیڈا اور امریکہ میں مقیم مسلم طلباء کے خط کے جواب کا کچھ حصّہ

مشرقی و مغربی استعماری حکومتوں کے فکری توافق کا طبعی نتیجہ اسرائیل کی پیدائش تھی کیونکہ ان لوگوں نے (اسرائیل کو جنم دے کر) عالم اسلام کو ٹکڑوں میں بانٹ کر اپنا مقصد پورا کر لیا۔ اور آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ استعمار ہر طرف سے اسرائیل کی مدد کر رہا ہے۔

مثلاً برطانیہ و امریکہ نے جنگی و سیاسی مدد دے کر اور خطرناک ترین اسلحے اسرائیل کے تصرف میں دے کر عرب و مسلمانوں پر اسرائیلی تجاوز اور بربریت کو ادھوریا چاہا تاکہ فلسطین اور باقی اسلامی اراضی پر قبضہ کی حفاظت رہے۔

اور روس مسلمانوں کو اسلحہ نہ دے کر اور انہیں دھوکہ و خیانت و خود سپردگی پر ابھار کر اسرائیل کی بقاء چاہتا ہے ——— کاش! مسلمان اور اسلامی حکومتیں مشرق و مغرب پر بھروسہ کرنے کے بجائے قرآن مجید کی تعلیمات نورانیہ اور احکام اسلام پر بھروسہ کرتیں اور قرآنی تعلیمات کو عمل کی شکل کی صورت میں مجسّم کرتیں ——— کاش ایسا کرتے ——— تو نہ کبھی شکست کھاتیں اور نہ اسرائیلی نظام کا نشانہ بنتیں اور نہ اُن کے دلوں میں امریکی فینٹم طیاروں کا خوف ہوتا اور نہ روس کی شیطانی سیاست سے دھوکہ کھاتیں۔

اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کو جو یہ سیاہ دن دیکھنے پڑے ہیں وہ صرف قرآن سے دور ہونے کی وجہ سے ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کا مستقبل شرق و غرب کے لشکروں کی سیاست کے سامنے سر تسلیم خم نہ کئے ہوتا ———

اسلامی حکومتوں اور شعوب کے نام امام خمینی کا پیغام

ـــــــــــــ رمضان کی جنگ کے دوران

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ .... وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۔ اور تم ان دعہد شکن مشرکوں) کو جہاں پاؤ ـــــــ چاہے حل میں یا حرم میں ـــــــ قتل کردو ۔ اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ عظیم تر ہے ۔ اور تم اُن سے برابر لڑتے رہو تاآنکہ شرک" کا نام ونشان باقی" نہ رہے ۔ اس وقت ایک چھوٹی سی غاصب حکومت اسرائیل اسلامی وعربی سرزمینوں پر ایک عظیم فتنہ بھڑکانے کے لیۓ حرکت میں آگئی ہے اور زمین کے اصلی مالکوں سے مسلسل زمین چھین رہی ہے ۔ آتشِ جنگ دوبارہ پھر بھڑک اٹھی ہے اور ہمارے مسلمان بھائی میدان قتال و میدان شرف میں بےمثال بہادری کے جوہر" فساد کی جڑوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیۓ اور فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے ،، دکھاتے ہوۓ اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اس وقت تمام اسلامی حکومتوں پر واجب ہے کہ ـــــــ خصوصاً عرب حکومتوں پر کہ خدا پر اور اس کی ازلی قدرت پر اعتماد وبھروسہ کے بعد ـــــــ اپنی تمام قوتوں اور طاقتوں کو اکٹھا کریں اور میدان جنگ میں جانبازوں کی مدد کریں کیونکہ وہ لوگ اپنی تمامتر امیدیں امت اسلامیہ سے وابستہ کئے ہوۓ ہیں .... اور اس

مقدس جہاد میں شریک ہو کر فلسطین کی آزادی، امت مسلمہ کی کرامت عظمت اسلام کو دوبارہ واپس لائیں اور ان پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنے اختلاف و انشقاق کو جس نے انہیں ذلیل کر دیا ہے دور کر دیں اور دوستی کا ہاتھ بڑھا کر صفوں کو منظم و مضبوط و سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کر دیں اور صیہونیت و اسرائیل کے دفاع کرنے والوں کے کھوکھلے وعدوں سے خوفزدہ نہ ہوں۔ بڑی بڑی حکومتوں کے وعدو وعید سے نہ گھبرائیں اور نہ اُن کے ہاتھوں اپنے کو گروی کریں۔ سستی و تاخیر سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے ہمیشہ ذلت و رسوائی نصیب ہوتی ہے اور اس کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔

اسلامی حکومتوں کے رؤسا کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ یہ جرثومہ فساد جو ممالک اسلامیہ کے قلب میں بویا گیا ہے یہ صرف شعب عربی کے قلع قمع کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا خطرہ تمام شرق اوسط اور عالم اسلامی کے لئے بھی ہے۔ اور استعمار کے اس کابوس اسود سے نجات قربانی، مقابلہ، اتحاد کے بغیر ناممکن ہے۔ اور اس سلسلہ میں اگر کوئی بھی حکومت معمولی سی بھی تقصیر کرتی ہے ـــــ یعنی اسلام اور مسلمانوں کو درپیش مسائل میں اگر کوئی حکومت کوتاہی کرتی ہے ـــــ تو ڈانٹ پھٹکار، ڈرا دھمکا کر اور اس کا بائیکاٹ کر کے اسے کامیاب اسلامی قافلہ کے ساتھ چلنے پر مجبور کر دینا چاہیئے۔

تیل پیدا کرنے والی اسلامی حکومتوں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے پٹرول اور دیگر امکانات کو بطور ہتھیار اسرائیل اور اس کے حمائیتوں کے خلاف استعمال کریں۔ اور ان تمام حکومتوں کے ہاتھ پٹرول بیچنا بند کر دیں جو اسرائیل کی مدد کرتی ہیں۔ امت اسلامیہ پر دینی اور انسانی فریضہ کی بناء پر اور اخوت و بھائی چارگی کے رشتہ کی بناء پر استعمار کی ان جڑوں کو کاٹنے کے لئے اور میدان قتال میں موجود مجاہدین کی امداد کے لیئے واجب ہے کہ مادی، معنوی اعانت، دوا دوں کو بھیج کر، اخراجات کی کمی کو دور کر کے، خون، اسلحہ، ذخیرہ کی سپلائی وغیرہ میں کسی بھی قسم

کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

اور مسلم شعب ایرانی پر بالخصوص واجب ہے کہ اسرائیل کے وحشی عدوان اور ان کے عرب بھائی جو مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں پیچھے نہ ہٹیں.....

اور ایرانیوں پر واجب ہے کہ فلسطین کی آزادی اور صیہونیت کی بربادی میں ہر ممکن طریقہ سے اپنے بھائیوں کی مدد کریں اور حکومت کو مجبور کردیں کہ وہ خاموشی کی سیاست کو چھوڑ دے اور اسرائیل کے خلاف ہونے والی مقدس جنگ میں اسلامی حکومتوں کا ساتھ دے......

بلکہ دنیا کے ہر آزاد شخص پر واجب ہے کہ وہ امت اسلامیہ کی آواز پر آواز دے اور اسرائیل کے غیر انسانی اقدامات پر اس کی مذمت کرے۔

اسرائیل سے جنگ کرنے والی حکومتوں پر واجب ہے کہ واقعی اور سچے جذبہ، قوی ارادے کے ساتھ اس جنگ میں مشغول رہیں اور بڑے صبر و سکون سے مقابلہ کریں، توجہ الٰہی سے غافل نہ ہوں ـــــ وہ لوگ آپس میں حق کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ ـــــ استعماری حکومتوں کے کفش بردار ادارے جنگ کے خاتمہ کی چاہے جتنی توجیہیں کریں ان کی کسی بات کو نہ مانا جائے۔ اور یہ اطمینان رکھیں کہ احکام اسلامیہ کے نفاذ، مقابلہ و صبر کے زیر سایہ ہی امت مسلمہ کو نصر و ظفر ہے چاہے جنگ جتنی طویل ہو۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم .... فلا تھنوا، ولا تحزنوا وانتم الاعلون ـــ

میں تمام ان حکومتوں اور قبائل کا احترام و تقدیر کرتا ہوں جنہوں نے اسلام و کفر کے درمیان ہونے والی مقدس جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیا یا ان کی مدد کی .... میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

روح اللہ الموسوی الخمینی، رمضان المبارک / ۱۳۹۳ھ۔ق

۱۹۷۳ء

۱۶ ار رمضان ۱۳۹۲ھ کو بمناسبت جنگ ماہ رمضان ایرانی مسلمانوں کے نام پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس وقت جبکہ مسلمانوں اور ان کے صیہونی دشمنوں کے درمیان آتش جنگ بھڑک رہی ہے اور مادر اسلام اپنے بیٹوں کی قربانیاں دے رہی ہے۔ اور میدان قتال میں جہاد مقدس کی آواز پر خونہائے شہدا کی ارزانی ہو گئی ہے۔ ہم ایرانی حکومت کو دیکھ رہے ہیں کہ شاہ کے حکم سے ملک کے اطراف وجوانب میں جشن منائے جا رہے ہیں اور یہ جشن "شہنشاہی کی ڈھائی ہزار سالہ جشن کی دوسری سالگرہ کے موقع پر منائے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ جشن ان بادشاہوں کی یاد میں منائے جا رہے ہیں جو خونی تھے جنہوں نے رعایا کی زندگی تلخ کر دی تھی جنہوں نے ظلم وجور کے ڈنکے بجوا دیئے تھے۔ ان بادشاہوں کے نمونے ہم اپنے دور میں بھی دیکھ رہے ہیں۔

مسلمان اپنے خون سے ارض اسلام کی آبیاری کر رہے ہیں تاکہ عظمت اسلام باقی رہ جائے اور فلسطین ـــــــ نبوتوں کی سرزمین ـــــــ کو اس کی آزادی مل جائے اور شاہ ایران جشن منا رہا ہے، مسرت وشادمانی کے گیت گا رہا ہے۔ اپنے بے ہودہ نظام کی مصنوعی کے لئے مظاہر فرح و مسرت کے فریبندہ نمونے پیش کر رہا ہے۔

امت عربیہ واسلامیہ اپنی پوری توجہ چھینی ہوئی زمین (فلسطین) کی طرف لگائے ہے

اسلام اور اس کی تعلیمات کے دفاع کے لئے اپنی تمام قوتوں کی بازی لگا دی ہے مسلمانوں اور ان کے حقوق اور ان کی آزاد و شریفانہ زندگی کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔ لیکن شاہ کے بھیڑیئے ایران میں لڑکیوں کے اسکولوں پر حملہ آور ہوئے ہیں اور عزت و ناموس اور آزادی کا مذاق اڑایا ہے۔

جب تمام اطراف عالم اسلامی سے بلند ہمت لوگ (بلکہ) خود ایران کے بڑے بڑے لوگ داستان ستم و جور کی تحقیق کے لئے آتے ہیں تو شاہ اپنے بے دین کفش بردار علماء کو ٹٹی کی آڑ بنالیتا ہے (ذرائع ابلاغ کے مدیر اوقاف سے فائدہ اٹھانے والے) اور یہ لوگ مبارکباد کے ٹیلیگرام بھیجتے ہیں اور جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ یہ سب (واقعی) علمائے اسلام کی طرف سے ہیں !!

دراصل دائرہ جنگ کے وسیع ہو جانے کے اندیشہ نے اور تمام طبقات کے صف بستہ ہو جانے کے احتمال نے اور وہ حرب عادلہ جس میں شعب عربی ڈوبا ہوا ہے مسلم شعب ایرانی کے تمام طبقات اور تمام گروہوں کی طرف سے اس کی مدد کیئے جانے کے خوف نے شاہ کو علمائے دین اور مثقف حضرات کے قید کرنے پر ملک بدر کر دینے پر آمادہ کر دیا ـــــــ حالانکہ یہ خلاف قانون ہے ـــــــ تاکہ مسلمان صدائے احتجاج بلند نہ کرسکیں اور پبلک یہ سوال نہ کرنے لگے کہ آخر عالم اسلام پر آج جو کچھ گزر رہا ہے، کیا بات ہے کہ ایران ـــــــ جو اسلامی ملک ہے وہ ـــــــ تماشائی دیکھ رہا ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ دشمن کا ساتھ دے رہا ہے۔ حالانکہ تمام اسلامی حکومتیں اور دنیا کے اکثر آزاد ملتیں انصاف پسند عربوں کے ساتھ ہیں۔ !

ایرانی حکومت جس کا سربراہ شاہ ہے اب اس کا نہ کوئی اعتبار ہے نہ اس کی کوئی قیمت ہے۔ کیونکہ وہ امریکہ کے بنائے ہوئے پروگرام پر عمل کرتا ہے۔ یہ شاہ سکوت و

خاموشی کی (بظاہر) پالیسی پر عمل کر رہا ہے حالانکہ درحقیقت یہ اسرائیل کا ساتھی ہے
جب سے صیہونیت کے ہاتھ تمام ممالک میں دراز ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے
ایرانی اقتصاد کو خطرہ درپیش ہو گیا ہے۔ اسی وقت سے شاہ مختلف طریقوں سے
اسرائیل کی مدد کر رہا ہے اور بڑھتے بڑھتے یہ سلسلہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ ایرانی
فوجی افسران تربیت کے لئے اسرائیل بھیجے جانے لگے ہیں ——— غیر ملکی
اخبارات کا بیان یہی ہے ——— اور اب انتہا یہ ہو گئی ہے کہ ایرانی تیل اسلام و
انسانیت دشمن اسرائیل کو بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہ عربوں اور مسلمانوں کے خلاف اسے
استعمال کرے۔ یہ بہت ہی رسوائی و شرم کی بات ہے کہ تیل پیدا کرنے والے
ممالک بطور ہتھیار تیل کا استعمال امریکہ کے خلاف کرنا چاہیں اور شاہ اس کی مخالفت کرے
اور اسی پر اکتفا نہ کرے بلکہ سونے پر سہاگہ والا کام کرے کہ اپنے اس موقف کے مطابق
آخر میں امریکہ سے معاہدہ بھی کر لے کہ وہ تیل کو معینہ مقدار سے زیادہ نکالے گا۔۔
.... یہ ایک ایسی کمینہ سازش کا جال ہے کہ جس کے تانے بانے شاہ اپنے
استعمار پسند آقاؤں کے ساتھ اس لئے بن رہا ہے تاکہ امت مسلمہ کی ترقی و تقدم کو
روکنے کے ساتھ اسلام و مسلمانوں کو زبردست نقصان بھی پہنچائے۔ عوام کی دولت
کو لوٹنا، اربوں ڈالر کے "بلغیر کسی معقول سبب کے" اسلحے خریدنا، ایسے ایسے جشن منانا
جن سے ملک زیر بار ہو جائے، معیشت کا درجہ ناقابل تصوّر حد تک گھٹ جائے،
جنون کی حد تک ملک کے اندر گرانی کا پیدا کر دیا جانا جس سے ایران قحط کے سیاہ سمندر
کے قریب کھڑا ہو جائے یہ سب ملک کی بدقسمتی نہیں ہے تو کیا ہے؟ اور غالباً اس بات
کی طرف متنبہ کرنا ضروری ہے کہ ان سب باتوں اور خاص طور پر اسلحہ کی خرید سے کہیں ایرانی
معیشت افلاس سے ہم آغوش نہ ہو جائے۔ اور پھر شاہ کے پاس اس کے سوا کوئی

چارہ نہ رہ جائے کہ سابق منحوس معاہدہ کے سبب اپنے تمام اسلحے اسرائیل کے سپرد کر دے .... اور ہمیں خطرہ ہے اور ہم ڈر رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ جن اسلحہ جات کی قیمت ایرانی عوام نے اپنے خون و پسینہ، صبر و محرومی سے ادا کی ہے .... وہ اسلحے مجاہدین اور مسلمانوں کے سینوں کو نشانہ بنانے لگیں۔ شاہ نے اپنے کو فنا کر کے استعمار کی جو خدمت کی ہے اس سے اسلام اور اس کے مستقبل کو واضح خطرہ درپیش ہے۔ ایرانی عوام پر واجب ہے کہ وہ بہت چوکنا رہیں اور تاک میں رہیں اور شاہ کو جرائم سے روکے رکھیں ایسا نہ ہو کہ یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل جائے۔ اور ایرانی فوج کے افسروں اور رنگروٹوں پر واجب ہے کہ اپنے کو ایسی ذلت اور رسوائی کے لئے پیش نہ کریں۔ بلکہ وطن کی آزادی کے لئے بڑی بیدار مغزی سے کوشش کریں اور موجودہ ماحول کا علاج سوچیں!

ایرانی مسلم عوام کی پوری توجہ ایران کے اندر امریکہ و اسرائیل کے مصالح پر ضرب کاری لگانا ہونا چاہیئے اور ان کے مصالح کو ختم کر دینا چاہیئے...... ان معاملات میں علماء عوام کے لئے سند ہیں۔ اسرائیل کے جرائم کا پردہ مساجد میں اور عام پبلک میں چاک کریں۔ علماء اور ایرانی عوام سب ہی پر واجب ہے کہ ان معاملات میں خاموشی اختیار نہ کریں۔ مسلمانوں کی صفوں میں قائم رہ کر شاہ کے ناک رگڑنے کی کوشش کریں تاکہ وہ پھر قرآن و اتباع قرآن کے ساتھ خیانت نہ کر سکے۔

سب لوگوں پر لازم ہے کہ گذشتہ زمانے سے زیادہ اپنا وقت اس خائن وحشی کے رسوا کرنے پر صرف کریں۔ اور اس کی ڈیکٹیٹر شپ کو ذلیل و رسوا کریں۔ اور جب کبھی ایران کے اندر یہودی اسرائیل کے مددگار ہونے کی کوشش کریں ـــــ جیسے کہ آج شاہ کی زیر حمایت اور نگرانی ہو رہی ہے ـــــ تو ایرانی عوام پر واجب ہے کہ مختلف وسائل سے اُسے ناکام

بنا دیں ۔ اور یہودیوں کے خلاف عمل کریں۔ میدان جنگ میں جو لوگ ثابت قدمی سے جہاد کر رہے ہیں ان مجاہدین کی مدد کے لیئے بنیک حساب کھولیں ۔ وہ لوگ اپنے مقدس مقامات کو دشمن کے ناپاک ہاتھوں سے چھڑانے کے لیئے اپنا خون پیش کرتے ہیں ۔

ایرانی عوام پر واجب ہے کہ اس سلسلے میں کوئی کمی نہ چھوڑیں ..... میں نے کئی مرتبہ لوگوں کو اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کے خطروں سے آگاہ کیا ہے جن کا سرغنہ خود شاہ ہے جب تک امت اسلامیہ اس فساد کے بیج کو اکھاڑ کے نہیں پھینکے گی اس وقت تک دلوں کو سکون نہ ہوگا ۔ اور نہ حالات میں استقرار ہوگا ..... اور جب تک ایران اس خبیث خاندان کے زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے ۔ آزادی و استقلال کا مُنہ نہیں دیکھ سکتا ۔

میں خدا سے مسلمانوں کی نصرت اور اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں کی ذلت کے لیئے دُعا کرتا ہوں ۔

روح اللہ الموسوی الخمینی ۱۶/ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

حزب (پارٹی) رستاخیز کے بارے میں سوال کے جواب کا کچھ حصّہ

غیر ملکیوں کے لیئے سیاسی و فوجی چھاؤنی بنانا مشروطیت کے شرائط کے خلاف ہے ملک کے بہترین زمینوں پر اسرائیل اور روس کے ایجنٹوں جیسے غیر ملکیوں کو مسلط کرنا اور ایرانی عوام کو استفادہ سے روکنا دستور کی خلاف ورزی ہے اور حکومت کے ساتھ خیانت کرنا ہے ۔

۲۸/ صفر/ ۱۳۹۵ ۱۹۷۵ء

ملت لبنان کی پشت پناہی کے لئے امام خمینی مدظلہ کی دعوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ لبنان کا حادثہ اور مسلمان بھائیوں پر وہاں جو کچھ بھی مصیبت پڑی وہ ناقابل بیان ہے ۔ اور الفاظ سے ادا ہی نہیں کیا جا سکتا ۔ دشمنان اسلام نے استعمار و اسرائیل کے مصالح کے لئے جس جنگ کو بھڑکایا تھا اور جس نے لبنان کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا جو اگرچہ اکثر حصوں میں وقتی طور پر بند ہو چکی ہے مگر اس جنگ نے ہزاروں ان محترم خاندانوں کو جو آسودگی اور فراخدلی سے زندگی بسر کر رہے تھے، سردیوں میں شدید سردی سے دو چار کر دیا ہے اور ان گنت مصائب و آلام میں مبتلا کر دیا ہے جو شمار کے قابل نہیں ہیں ۔ مردوں، جوانوں، بچوں کی جو شہادتیں واقع ہوئیں وہ اور ہیں، کتنے مکانات ویران ہو گئے، ذرائع معاش ختم ہو گئے، جو مالی امداد بھیجی گئی ـــــ خصوصاً ایران کے مخیر حضرات نے جو بھیجا اور میں ان کے اس عمل صالح کا شکریہ ادا کرتا ہوں ـــــ وہ ہمارے بہت سے بھائیوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں ہے ۔ ہمارے عزیز بھائیو! کتنے بچے، بچیاں، جوان، جن کے آباء نے مسلحانہ جدوجہد، قرون وسطی کے وحشیوں کے مقابلہ میں کی صیہونی وحشیوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی ہے لیکن ان بہادروں نے مسلحانہ جدوجہد اپنے عقائد اپنی کرامت کے دفاع کے لئے کی ۔ اور اپنی جانوں کی بہادری کے ساتھ قربانیاں پیش کر دیں ـــــ خدا ان کی کوششوں کو قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے ان بہادروں کی بیویاں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے جن کا کوئی سرپرست نہیں ان کے علاوہ ایسی مائیں اور ایسے

آبار بھی ہیں جنہوں نے اپنے لخت جگر کو، اپنے نوجوانوں کو کھو دیا، کتنے زخمی، اپاہج آج ایسی مشکل زندگی بسر کر رہے ہیں جس میں مشاکل و صعوبات کی بھرمار ہے ——— لہٰذا تمام شریف، پاکیزہ، رسول خداؐ کے پیرو مسلمانوں پر واجب ہے کہ مسلمانوں کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔ اسی طرح اسلامی غیرت رکھنے والے مالداروں پر واجب ہے کہ ابنائے قرآن ——— مسلمانوں ——— کی خدمت کرنے میں جلدی کریں۔ خدمت بھی ایسی ہو جو احترام و عزت کے ساتھ ہو، ایسا کرنا خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے اور یہ بھی ان کے لئے ضروری ہے کہ شہدائے اسلام کے ایتام کو اپنی اولاد سمجھیں بلکہ اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھیں اور ان سے زیادہ بلند مرتبہ و بلند مقام کے قائل ہوں۔ کیونکہ ان ایتام کے آبار نے بڑی بہادری کے ساتھ دین اور اپنی عزت کا دفاع کیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے ذکر کو دوام عطا کر دیا اور اپنی قربانیوں سے اسلام اور مسلمانوں کو عزت بخشی خدا اسلام کی طرف سے ان کو اچھی جزار دے۔ لہٰذا ہمارے اوپر واجب ہے کہ بڑے احترام و اکرام کے ساتھ اپنی امکانی طاقت بھر ان کے عیال و ایتام کی خدمت میں جو بھی ہو سکے پیش کریں۔ یہ ان کی اس قربانی کے احترام میں ہوگا جو انہوں نے دین کے لئے دی ہے۔

یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ تمام مسلمان عموماً اور ایرانی حضرات خصوصاً ——— خدا ان کی تائید کرے ——— ان شہدار کے پسماندگان کے اس مالی خسارہ کو پورا کر سکتے ہیں جو لبنان میں ہمارے بھائیوں کو پہنچا اور ان کے پسماندگان کے لئے ایک شریف اور اچھی زندگی کا انتظام کر سکیں۔ اگر مسلمانوں نے اپنا یہ فریضہ پورا کر دیا تو خدا اور لوگوں کے پاس عزت حاصل کر لی۔ میں اپنے مسلمان دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس مہم کو بہت جلد سر کریں گے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے تاکہ ہمارے بھائیوں کے کندھوں کا بار ہلکا ہو سکے میں ان دوستوں کے لئے خدا وند کریم سے عزت و

کرامت کا سوال کرتا ہوں۔

اور اگر ایسے حقوق شرعیہ میں سے دینا چاہتے ہوں جس میں صرف کرنے کے لئے فقیہ کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے تو میں ان کو اس کی اجازت دیتا ہوں کہ حقوق شرعیہ میں سے ایک چوتھائی تک اس سلسلہ میں خرچ کر سکتے ہیں۔

میں خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ دشمنانِ انسانیت کافرین کی جڑ (نسل) کو قطع کرے خدا سے اپنے بھائیوں کے لیئے توفیق و ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تمنا کرتا ہوں، خدا کے نیک بندوں پر سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکت نازل ہو۔ روح اللہ الموسوی الخمینی

صفر المظفر ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء

امام خمینی کی طرف سے یاسر عرفات کے خط کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت المجاہد السید یاسر عرفات رئیس منظمۃ التحریر الفلسطینیہ المحترم!

میں آپ کے اس خط کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں آپ نے اپنے نیک احساسات کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ مصائب ان مصائب سے کم ہیں جن کو اسلام اور مسلمان برداشت کر رہے ہیں عزیز اسلام ——— اجانب کے نفوذ کے سبب سے ——— قرون طویلہ سے سوء فہم و تحریف سے دوچار ہوتا رہا ہے۔ ان اجنبیوں نے اپنے مغرضانہ پروپیگنڈوں کے لئے اظہار اسلام کیا ——— جو ظلم اور زیادتی کے خلاف تنہا الٰہی مدرسہ ہے۔ ان کا اظہار واقعی اسلام کے مخالف تھا۔ قرآن کریم ——— یہ وہی قانون الٰہی ہے جو مشرکین سے جنگ کا حکم دیتا ہے اور یہ اکیلی آسمانی کتاب ہے جو استکبار کے مقابلہ اور ظلم سے ٹکرا جانے پر ابھارتی ہے ———

کی تفسیروں کو بگاڑ دیا گیا ۔ اسلامی تشریع اور اسلامی احکام استعمار کے بدنما تفسیروں سے محفوظ نہ رہ سکے ۔ اور اس میں مقامی اسباب بھی بکثرت دخیل رہے ۔ ان لوگوں کا اس میں بہت تعاون رہا جنہوں نے اپنے استعماری آقاؤں کے ہاتھ اپنی جانیں بیچ دی ہیں چنانچہ اسلام کے برباد کرنے میں ان جیسے افراد کا بھی حصہ ہے ۔ مسلمانوں کی قیادت کے اختلاف نے اس کو اور سہارا دے دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ استعمار کا تسلط مسلمانوں کے مقدرات و مقدسات پر وسیع سے وسیع تر ہوتا رہا ۔

ہم بھی پہلوی خاندان کی غیر شرعی تسلط کے ہاتھوں نصف صدی سے مسلسل مصائب کا شکار رہے ہیں ۔ اس خاندان کی پوری تاریخ سیاہ ہے ۔ اس خاندان کا موجودہ بادشاہ اپنے کو غیر ملکی (حکومتوں) کا ایجنٹ بتاتے ہوئے بالکل بھی تو نہیں ہچکچاتا . . . . . اس خاندان نے ہمیں جو اذیتیں پہنچائی ہیں ــــــ اور ان اذیتوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے مصائب چھوٹے معلوم ہوتے ہیں ــــــ ان کی ابتدا شاہ سابق کے عہد سے ہوتی ہے جس میں لوٹ مار، قتل و غارت گری جامع مسجد (گوہر شاد) کو بوچڑ خانہ بنانا ــــــ یہ مسجد امام رضاؑ کے مزار کے بغل میں ہے ــــــ سب ہی کچھ شامل ہے ۔ اس کے بعد خراسان، آذربائیجان میں علماء کی گرفتاری اور اچھے خاصے افراد کو قتل کر دینا ہے ــــــ لیکن موجودہ شاہ کے زمانہ میں جو مصائب ڈھائے گئے ان کے سامنے چنگیز خاں کے جرائم کچھ بھی نہیں ہیں ۔

شاہ نے رعایا کا قلع قمع و قتل کرانا شروع کیا ۔ یہاں تک کہ (۱۵ خرداد / ۵ حزیران ۱۹۶۳ء) کو ایران کو مذبح خانہ بنا دیا ۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے صرف مقتولین کی تعداد ۱۵ ہزار تھی، مجروحین کا تو شمار ہی نہیں ہے ۔ اس کے بعد اس نے دینی مدارس و یونیورسٹیوں پر حملہ بول دیا اور شاہ کے لوگوں نے عوام الناس سے قتل کے ذریعے اپنے کینے نکالے اور قرآن و

مقدسات کے ساتھ اہانت کرکے علمار کی توہین کرکے ان کی کتابوں کو جلا کر ان کے شعائر کو برباد کرکے، یونیورسٹی کے طلاب کو مارپیٹ کر طرح طرح کے مظالم ڈھاکر قید خانوں کے دروازے کھول دیئے گئے تاکہ ان میں علمار کو ٹھونس دیا جائے۔ آج بھی یہ قید خانے ان تعذیب واذیت کے شاہد ہیں جو قرون وسطیٰ سے زیادہ بُرے تھے۔

جب مسلمان کافر صیہونیت سے دست وگریباں تھے تو شاہ کے حکم سے حکومت ایران اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کر رہی تھی۔ حالانکہ علمار شدت سے مخالفت کر رہے تھے اور جب صیہونی باغی قدس شریف میں فساد کر رہے تھے اور مسلمانوں کو ان کو عزیز ارض وطن سے بھگا رہے تھے اور سرزمین مقدس میں خون کے دریا بہار ہے تھے تو عین اسی وقت پٹرول اور اسلحے سے شاہ اسرائیل کی مدد کر رہا تھا۔ جن اسلحوں کی قیمت مسلمانوں نے اپنا خون دے کر چکائی تھی۔

ان تکالیف، انحرافات، خیانتوں کے گواہ ہم ہیں جنہیں شاہ زراعتی انقلاب کے نام سے کر رہا تھا۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زرعی اقتصاد کو ہلا اڑا لے گئے اور اس نے امریکہ کے لئے راستہ ہموار کر دیا کہ ایران کو اپنی پیداوار کا بازار قرار دے دے اور ایران کو ایک خطرناک جہنم تک پہنچا دے

ان حوادث وکوارث کے بعد ظاہر ہے کہ مخصوص مصائب میرے لئے آسان ہو گئے ایران اور فلسطین کے سلسلہ میں خصوصاً بنیادی طور پر میرا احساس — جب سے میں ایران میں تھا — اور جب میں ملک بدر کیا گیا۔ تب بھی انہیں چیزوں کے بارے میں شدید تھا جو امت مسلمہ پر گزر رہی تھیں۔ اور جس چیز نے مجھے مضطرب وپریشان اور بار بار اظہار افسوس پر مجبور کیا وہ اسلامی قیادتوں کا اختلاف اور ان کی پراگندگی تھی۔ اور خصوصیت کے ساتھ عربوں میں استعمار اور اس کے ایجنٹ جو چاہتے تھے وہ حاصل کر رہے تھے کہ جب بھی عربوں میں اتحاد کا نعرہ بلند ہوتا تھا، استعمار اپنی بھرپور طاقت استعمال کرکے ختم کرا دیتا تھا اور عربوں کو پھر اسی اختلاف اور انشقاق کے راستے پر چلا دیتا تھا، اور سات کروڑ یا اس سے زیادہ مسلمان اور ایک کروڑ یا اس سے

زیادہ عرب اپنی حقیقی آزادی سے عاجز و محروم رہ جاتے تھے۔ اور استعمار کے قبضہ سے اپنا گلا نہیں چھڑا پاتے۔ اور نہ صیہونیوں کے پنجے سے "جنہوں نے مسلمانوں کی زمین، عوام، تاریخ، میراث کو چیلنج کر رکھا ہے" اپنے کو چھٹکارا دلا پاتے ہیں۔

میں جس چیز کا بہت شدت سے مراقب ہوں وہ یہ تھی کہ لبنان میں کیا ہونے والا ہے مجھے سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ کہیں یہ ایجنٹ لوگ اس ملک کو بھی امریکہ کا تابع اور اس کا پٹھو نہ بنا دیں، جیسا کہ ایران ہے۔ آپ پر اور تمام مجاہدین پر واجب ہے کہ اس سے بہت چوکنا رہیں اور مزید جدوجہد کریں کہ لبنان کی صورتحال یہ نہ ہونے پائے۔ اس کی آزادی کی حفاظت آپ حضرات کا فریضہ ہے۔ آپ لوگوں کا یہ بھی فریضہ ہے کہ لبنان کی سرزمین پر ایجنٹوں کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیں۔ خصوصیت کے ساتھ ایرانی سفارت کی سازشوں پر نظر رکھیں۔

اے مجاہدین! آپکی اسلامی اور وطنی ذمہ داری آج کل ـــــــ ان کوششوں کے علاوہ جو آپ آزادی کی راہ میں کر رہے ہیں ـــــــ یہی ہے کہ امت عربیہ کے اتحاد کے لئے ہر قسم کی قربانی اور سعی مسلسل کرتے رہیں۔

ہم آپکی عظیم قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس کا احساس ہے کہ ہماری ساری امیدیں آپ کی کوششوں اور آپ سے وابستہ ہیں۔ ہم پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں کہ استعمار و شر کی قوتوں کو شکست دینے کے لئے آپکی مدد کرے اور آپ کو اس کی توفیق دے اور اسلام و مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو پھر سے برقرار کرنے کے لئے آپ کو ہمت اور عزم عطا کرے۔

خدا کی ذات سے ہم امید کرتے ہیں کہ صیہونیوں کی نجاست کو دور کر کے آپ کے ہاتھوں مسجد اقصیٰ و قدس کی تطہیر کا مشاہدہ ہمیں بھی کرائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ

فلسطینی مسلمان پھر اپنے وطن فلسطین واپس آجائیں۔

روح اللہ الموسوی الخمینی

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء

یزد، جہرم اور اہواز کو مذبح بنا دینے پر امام خمینی کے پیغام سے اقتباس

شہنشاہ ایران کی مختصر توضیح اس طرح کی جاسکتی ہے کہ : جو اپنی شخصیت، اپنے مددگاروں، اپنے اہل مشورہ حضرات، روسی، برطانوی، امریکی تنخواہ داروں، صیہونیوں، ایسے عالمی مجرمین جو ایرانی اقتصاد پر مسلط ہوں۔ ان سب کے مجموعہ کا نام " شاہ ایران " ہے۔

بہت دنوں سے ہم اس جیسے شخص کا مقابلہ کر رہے ہیں اور ہم اس سے اس وقت تک جنگ کرتے رہیں گے، جب تک تخت شہنشاہی کو سرنگوں کر کے اس کی جگہ ایک عادل اسلامی حکومت قائم نہ کردیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱/۴/۱۹۷۸

۹/۲/۵۷

نجف اشرف میں دیے گئے خطبہ کا ایک حصہ

حکومت ایران نے حفاظت کے نام پر تمام جنگلات برطانیہ اور صیہونیوں کے حوالے کردیا

اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ملکہ الزبتھ کا شوہر ایران کی سیاحت پر آیا ہوا تھا اور وہ ارجنگ کی طرف گیا تو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے کہا: واقعی یہ دنیا کے خوبصورت ترین مقامات میں سے ہے اور ہر قسم کے جانوروں کی تربیت کے لئے بہترین جگہ ہے۔ چنانچہ اس علاقے کو بطور ہدیہ برطانیہ کو دے دیا گیا۔

اور اطراف قزوین میں ایک جگہ سہل عمران ہے، جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ زرعی زمینوں میں سب سے اچھی زمین وہیں کی ہے۔ حکومت نے وہاں کے لوگوں کو نکال کر اس کو یہودیوں کو ہدیہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ جگہ امریکی کمپنیوں کی منافع کا مرکز بن گئی۔ اور وہاں کی پبلک بھوکی، مسکین حیران ہے کہ اب کیا کرے؟ اور یہ سارے کارنامے اس وقت انجام دیے گئے ہیں۔ جب ایرانی ریڈیو بڑے فخر سے کہتا ہے: حکومت نے ان دونوں ——— غابات و سہل عمران ——— علاقوں کو نجات عطا کی! ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں وہ نجات کیونکر دی گئی؟ کیونکہ ایک حصہ تو تم نے انگریزی لیڈی ملکہ برطانیہ کو اور دوسرا صیہونیوں اور امریکیوں کو دے دیا۔ باقی حصے تم نے اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے مخصوص کر لئے پھر یہ تامیم کون سی ہے!

یاسر عرفات کے خط کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت السید یاسر عرفات رئیس تنظیم آزادی فلسطین "تحیۃ" وبعد!

۱۸ رمضان ۹۸ ۱۳ ھ کا گرامی نامہ آپ کے مندوب خاص کے ذریعے ملا جو مجھے انقلاب فلسطین کی عظمت اور اس کی مخصوص توجہ اور شعب ایرانی کیلئے غرض اس عنایت پر انقلاب فلسطین کا شکریہ ادا کرتا ہوں

وہ شعب ایرانی جواب تک شاہی حکومت کے فشار اور شکنجے میں گرفتار ہے۔ جس نے نہ معلوم کتنی مختلف سزائیں، قید و بند، ملک بدری، ذلت و رسوائی کا ان دنوں سامنا کیا ہے اور یہ سب مظاہرات شعب ایرانی نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے اس وقت کئے ہیں جب فوجی نظام نے کسی قانونی جواز کے بغیر ایران کے بارہ شہروں پر پابندیوں کا اعلان کیا ہے اور پھر اس نہتے، آزاد، ایرانی عوام پر بارش کی طرح گولیاں برسائی گئیں۔ اور اس وقت تک مقتولین کی تعداد چار ہزار سے زیادہ ہو چکی ہے۔

ایرانی عوام جو شاہ کی طویل غیر شرعی حکومت سے تنگ آچکے ہیں اور جو اپنے ضائع شدہ استقلال اور آزادی کی واپسی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے شاہ کے وجود اور اس کے احکام کو کالعدم قرار دیا ہے۔ شاہ ایران، ایران کا تیل مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اسرائیل کو مسلسل دے رہا ہے اور اگر کسی نے اس غیر انسانی فعل پر اعتراض کر دیا تو اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ شاہ طاقت کے بل بوتے پر ہمارے اوپر صیہونیوں کو مسلط کرنا چاہتا ہے ———————— حضرت سید ابوعمار!

شاہ کی سیاست اور فلسطین کے بارے میں اس موقف سے ہمیں ہمیشہ اختلاف رہا ہے جس طرح کہ ہم اسرائیل اور اس کے طرفداروں سے ہمیشہ برسرپیکار رہے ہیں۔ اور اسرائیلیوں کے خلاف ہم آپ کے انقلاب کے ساتھی ہیں ہمیشہ سے ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ صیہونیت کے چہرے سے پردہ نوچ کر اسے تمام دنیا کے سامنے پیش کریں۔ لیکن آج ایرانی عوام ظالم بادشاہ کے جلادوں کے پیروں کے نیچے روندے جا رہے ہیں، توپ و ٹینک سے ان کا گھیراؤ کیا جاتا ہے صیہونی لشکر سے تہران میں ان پر آگ کی بارش کی جاتی ہے۔ السیا لشکر جسے بادشاہ کی حکومت نے نہتے ایرانی عوام کو نقصان پہنچانے کے لئے معین کیا ہے۔ ان حالات میں ہمیں امید ہے کہ ہمارے معرکہ میں آپ ہمارا ساتھ دیں گے

اور اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہماری آواز ساری دنیا تک پہنچائیں گے۔
سُرخ چین جو انقلابی نعروں والا ہے اور امریکہ جو استقلال شعوب کا عالمی نمونہ ہے اور روس جو جھوٹ و فریب کا مرکز ہے اور برطانیہ جو استعمار شعوب کا پرانا کھلاڑی ہے یہ سب کے سب اپنے پیر پر کھڑے ہونے والی قوم کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی قوم جو اپنی آزادی و استقلال کی خواہاں ہے اور مغرب و مشرق کسی کی طرف بھی مائل نہیں ہے اسے ختم کرنا چاہتے ہیں اور شاہ کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود شاہ ایرانی عوام کو متہم کرنے سے نہیں شرماتا ــــ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جیت عوام کی ہوگی۔
میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ غاصب اسرائیل کو شکست دینے کی توفیق آپ کو مرحمت فرمائے اسی طرح میں اللہ سے تمام اسلامی حکومتوں کے استقلال کی حفاظت کا خواہشمند ہوں۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

روح اللہ الموسوی الخمینی

۱۶/ شوال / ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۹ء

امام خمینی کی تقاریر کے کچھ حصے

ہمارا ملک امریکہ کا بازار ہوگیا ہے۔ کیونکہ ہر شے ہم کو باہر سے منگوانا پڑتی ہے یہاں تک کہ گیہوں بھی باہر سے آتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ مرغی کے انڈے تک اسرائیل سے منگوائے جاتے ہیں۔
قبلۂ اول (بیت المقدس) اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ اور آج وہ ہمارے لبنانی اور فلسطینی بھائیوں پر حملہ کرکے ملک بدر کر رہا ہے، اور کچھ لوگوں کو قتل کر رہا ہے اور بڑی وحشت و بربریت سے ان کے مناطق کو تہس نہس کر رہا ہے۔
آجکل اسرائیل اپنے سارے شیطانی وسائل مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے استعمال کر

رہا ہے ۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنے کو اسرائیل سے لڑنے کے لئے آمادہ رکھے ۔

۲۷/ ۱۰/ ۱۹۷۸ء

فرانسیسی جریدہ "لوموند" کا امام خمینیؒ سے انٹرویو

س : کیا شاہ نے اسرائیل سے جو برادرانہ سیاست کا برتاؤ رکھا ہے اس وجہ سے آپ شاہ کی حکومت کے مخالف ہیں ؟

ج : ہاں ! کیونکہ اسرائیل نے مسلمانوں کی زمینوں پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ ناقابل شمار جرائم وجنایات کا ارتکاب کیا ہے ۔ اور اسرائیل کے ساتھ سیاسی ربط وضبط پیدا کرکے اور اس کی اقتصادی مدد کرکے شاہ نے جو اپنی حفاظت کی ہے یہ اسلام کے مصالح اور مسلمانوں کے منافع کے خلاف ہے اس لئے ہم مخالف ہیں ۔

س: کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایران بھی اسرائیل کی مخالفت کرکے عرب حکومتوں کے ساتھ ہو جائے ؟

ج : میں نے تو صریحی طور پر متعدد مرتبہ مسلمانوں کو متحد ہونے کی اور دشمنان اسلام سے جنگ کرنے کی قسم دلائی ہے اور اسرائیل ہم سب کا دشمن ہے ۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ اسلامی حکومتوں کے سربراہوں نے میری بات پر توجہ نہیں دی ۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں اپنے موقف پر سختی سے قائم رہوں گا ۔

س: اسرائیل نے اپنے آخری حملوں میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس نے جدید عربی زمینوں پر اپنا قبضہ ثابت کر دیا ہے یعنی جنوب لبنان پر " جہاں شیعہ آباد ہیں " بھی اسرائیل قابض ہو گیا ہے ، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج : جنوب لبنان میں بسنے والے لوگوں پر کوشش کر کے اپنے منطقوں اور مکانوں میں واپس جانا واجب ہے اور یہ واپسی یہودیوں کے قدم جمانے سے پہلے ہو جانی چاہیئے کیونکہ شرع ان پر واجب کرتی ہے کہ جنگ کر کے اسرائیل کے قبضہ سے اپنی زمین آزاد کرالیں ۔ میں نے ایرانی مسلم عوام اور دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دی ہے کہ جنوب لبنان کے اپنے بھائیوں کی مدد کریں اور میری اس دعوت کا اثر لوگوں پر ہوا بھی ہے حالانکہ تمام لوگ یہ جانتے ہیں کہ عرب حکومتوں کے سربراہ اگر چاہیں تو لوگوں کو زیادہ آمادہ کر سکتے ہیں کیونکہ اُن کے پاس آلات ہیں اور وہ ان کی ضرورتوں کو جانتے بھی ہیں مختصر یہ کہ یہی لوگ اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اسرائیل کو اس سرزمین سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیں !

س : آخر وقت میں یہ بات طے ہو گئی ہے کہ بین الاقوامی لشکر میں ایران بھی اپنے کچھ فوجی بھیجے گا جو اسرائیل و لبنان کو لڑنے سے روکے رکھیں گے ۔ آپ کے خیال میں اس امداد سے کوئی ایجابی نتیجہ ظاہر ہوگا کہ نہیں ؟

ج : ہم نے ایرانی حکومت کا بارہا تجربہ کر لیا ہے اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے اور نہ دلیل اس کی مساعد ہے کہ شاہ اور اس کے فوجی عربوں کے ساتھ ہو کر اسرائیل کا مقابلہ کریں گے ۔ ایرانی لشکر کا اشتراک لوگوں کو دھوکا دینے کے لیئے ہے کہ ایران اسرائیل کا دشمن ہے ۔

امریکہ و کینیڈا کے "انجمن طلاب اسلامی" کے نام امام خمینی کے خط کا ایک حصہ

مسلمانوں کی نظر میں پہلوی خاندان کی حفاظت و حمایت کرنے کی وجہ سے امریکہ تاریخ میں مجرمین

کا سرغنہ ہے۔ امریکہ مسلمانوں کی معدنی و طبعی ثروتوں سے استفادہ کرنے کی وجہ سے ایسے اشخاص کی تائید پر مجبور ہے جو مجرم ہیں اور انسانیت سے دُور ہیں۔

کروڑوں مسلمانوں کا مقدر نامعقول طریقہ سے چند غنڈوں کے ہاتھوں میں دے دینا ایران کے غیر قانونی شاہی نظام کی طرف سے چشم پوشی کرنا، اسرائیل جو مسلمانوں کے حقوق کا غاصب اور ان کی آزادی کو چھین لینے والا ہے اس سے سکوت اختیار کرنا، قرون وسطیٰ اور زمانہ جاہلیت کی طرف رجعت قہقری کرنا یہ سب وہ جنایات ہیں جو جمہوریہ امریکہ کے نامہ اعمال میں لکھے جا رہے ہیں۔ موجودہ صدر جمہوریہ پر لازم ہے کہ سابق حکومتوں کے جرائم سے اجتناب کرے اور انہوں نے جو غلط وعدے کر رکھے ہوں، ان کے نفاذ کو لغو قرار دیے

جنوب لبنان کے باشندوں کی مدد اور فلسطینی انقلاب کو کامیاب بنانے کیلئے عام مسلمانوں اور بالخصوص ایرانی عوام کو امام خمینی کی دعوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لبنان کے تکلیف دہ حالات اور وہ مصائب جن سے جنوب لبنان کے ہمارے دینی بھائی دوچار ہیں۔ ہمارے دلوں میں ان کا شدید اثر ہے۔ ظالم صیہونیوں کے ہزاروں فوجی ـــــ جو اس منطقہ میں ظلم و فساد میں مشہور ہیں ـــــ مختلف خطرناک اسلحوں کے ساتھ، ہوائی جہازوں، ٹینکوں، توپوں سے ارض جنوب لبنان کو برباد کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے ـــــ جنوب لبنان ہمارے دینی بھائیوں کا گڑھ ہے ـــــ اور انہیں ان کے گھروں سے نکال کر پھر ان کے گھروں کو منہدم کیا اور ان کے کھیتوں کو برباد کیا ـــ اور یہ حملہ

اس وقت ہوا جب اکثر اسلامی ممالک میں صلح اور تسلیم ۔۔۔۔۔۔۔ کی بات چیت کے لئے زبردست ۔۔۔۔۔ کوشش ہو رہی ہے ۔ ان حالات میں جنوب کے وہ سپاہی جو بڑی بہادری اور بے جگری کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے ہیں انہیں اور فلسطینی مجاہدوں کو میدانِ جنگ میں اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں کا یہ عمل شاید بڑی طاقتوں کی سیاست کا ردعمل ہے ۔ ہمارے بھائی اور ان کی جلائے وطن اولاد ۔۔۔۔ جو اس وقت بھی بے گھر ہیں ۔۔۔۔ دشمن کی آگ میں جل رہی ہیں اور چاروں طرف سے خطرات میں گھری ہیں ایسے موقع پر غیرت دار مسلمانوں پر ۔۔۔۔ اور خصوصاً ایرانی مسلم عوام پر جو خیر و واجب کے میدانوں میں ہمیشہ سب سے آگے رہے ہیں ۔۔۔۔ واجب ہے کہ اپنے فریضہ کی ادائیگی میں جلدی کریں اور مختلف وسائل سے ان کی اعانت کریں ۔ اور اپنی مسئولیت کا بڑی شدت سے احساس کریں ۔ اور جو مدد ان کے لائق ہے اس میں کمی نہ کریں ۔ البتہ ان مساعدات کو اگر حقوق شرعیہ سے شمار کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اجازت ہے کہ سہم امام علیہ السلام ۔۔۔۔ سے ایک ثلث (⅓) تک جنگ سے ضرر اٹھانے والوں اور فرار پر مجبور ہونے والوں پر خرچ کر سکتے ہیں ۔

ہم اسلامی حکومتوں کے قائدین ۔۔۔۔ خصوصاً عرب حکومتوں ۔۔۔۔ سے امید کرتے ہیں کہ مجرم و فسادی اسرائیل کو شکست دینے کے لیئے سب اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں گے ۔ اگر انہوں نے اس سلسلے میں کوتاہی برتی تو مجھے خوف ہے کہ دیگر اسلامی ممالک میں دوبارہ کہیں پھر یہ قصہ نہ دہرایا جائے ۔

ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ اجنبی دشمنوں اور ان کے ایجنٹوں کی مکاریوں کو انہیں کی گردنوں میں ڈال دے ۔ جس طرح کہ ہم خدا سے تمام ممالک اسلامی کی آزادئ کامل کے لیئے دعا گو ہیں ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

روح اللہ الموسوی الخمینی
۱۲ ربیع الاخر/ ۱۳۹۸ ھ۔ ق
۲۳/ آذار/ ۱۹۷۸ء

شہدائے تبریز کے چالیسویں کی مناسبت سے امام کی اپیل کا حصہ

... مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبت ظالم اسرائیل ہے جو آج کل مسلمانوں سے برسرِپیکار ہے اور مسلسل لبنانی زمینوں پر قابض ہوتا جارہا ہے۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ شاہ ایران نے اسرائیل کی حمایت کی ہے اور زیادہ تر اسلامی حکومتیں اس سلسلہ میں تماشائی ہیں۔ اور اس بات سے غافل ہیں کہ اگر یہی سلسلہ بڑھتا رہا تو دوسری حکومتوں کا بھی یہی حال ہوگا ۔۔۔۔۔ یہ سارے مصائب امریکہ اور اس کے دم چھلوں کے لائے ہوئے ہیں ....

۱۴ ربیع الآخر/ ۱۳۹۸ ھ، ۲۵/ آذار/ ۱۹۷۸ء

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے انٹرویو کے بعض فقرے

س: کیا آپ بھی بقیہ دول اسلامی کی طرح کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کے مخالف ہیں؟

ج: کیمپ ڈیوڈ معاہدہ اور اس جیسے دیگر معاہدات اسرائیل کی زیادتیوں کے جواز کی سازش ہیں

اس کا نتیجہ اسرائیل کے نفع اور عرب و فلسطین کے نقصان پر تمام ہوتا ہے یہ باتیں اس علاقے کے عوام کے لیئے کسی بھی حالت میں قبول نہیں ہیں۔ ۱۶/۸/۱۳۵۷ھ ش ۔ ۸/۱۰/۱۹۷۸ع

لبنان کے اخبار (النہار) نے امام خمینی سے جو انٹرویو لیا تھا اس کا کچھ مختصر سا حصہ:

س: حضرت آیۃ اللہ کا شعب فلسطینی کے بارے میں اور تحریک آزادی فلسطین کے بارے میں عموماً اور بیت المقدس کے سلسلے میں خصوصاً کیا نظریہ ہے؟ آپ کے اور تحریک آزادی فلسطین کے درمیان موجودہ روابط کیسے ہیں؟

ج: اسرائیل کو متعدد سال ہو گئے کہ اس نے فلسطین کو غصب کیا ہے اور میں اس سلسلے میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میں ہمیشہ اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ ہوں اور جب بھی مجھے موقع ملا میں طاقت کے ذریعہ ان کے حقوق کا دفاع کروں گا ـــــ مسلمانوں کو دوبارہ بیت المقدس واپس کرنا واجب ہے۔ اسرائیل غاصب ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے اور میں اب تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں ـــــــــ کہ عرب حکومتیں تمام مادی وسائل اور فوجی کثرت رکھتے ہوئے ـــــ کیوں اپنے حقوق اور اپنی زمینوں کو واپس نہیں لے سکے اور یہ اپنے وطن کے دفاع پر کیوں قادر نہیں ہیں۔ یہ کمزوری صرف کثرت اختلافات کی بنا پہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ اختلافات دور ہو جائیں گے اور عرب حکومتیں اسلام کی طرف متوجہ ہو جائینگی تاکہ خدا کی مدد سے اس سرطانی غدہ کو اپنی زمین سے نکال پھینکیں۔

س: لبنان میں آخری حوادث کے بعد لبنانی مسلمانوں اور شعب فلسطین کے لئے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کے لئے عموماً آپ کا پیغام کیا ہے؟

ج: مسلمانوں کے پاس تمام امکانی وسائل موجود ہیں، بکثرت فوج ہے قدرتی ذخائر انکے زیر تصرف ہیں۔ اس لئے میں ان سب کو اتحاد کی دعوت دیتا ہوں کیونکہ اگر یہ متحد ہو گئے تو کوئی بھی بڑی طاقت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ۱۱/۱۱/۱۹۷۸

مجلۃ القومی العربی کا امام خمینی مدظلہ سے انٹرویو کا ایک حصہ

س: عربوں کے بارے میں حضرت عالی کا کیا موقف ہے؟

ج: جو عرب حکومتیں اسرائیل سے برسر جنگ ہیں ہم ان کی طرف دست تعاون بڑھاتے ہیں اور ہم ہمیشہ اسرائیل سے جنگ کرنے میں عربوں کے موید رہے ہیں اور عربوں سے ہم کو امید ہے کہ وہ بھی ایرانی مسلمانوں کے انقلاب کا دفاع کریں گے۔ ۱۲/۱۱/۱۹۷۸ء

پیرس میں آپ کی تقریر کا کچھ حصہ

... اسلامی حکومتوں کے رؤسا میں جو اختلافات ہیں اس کا سبب یا تو ان کی خیانت ہے یا پھر ان کی غباوت کیونکہ وہ اصل بات سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اگر یہ لوگ متحد ہوتے تو ان کی مثال بحر مواج کی سی ہوتی کہ جو بھی ان کے راستے میں آتا اسے تنکے کی طرح بہا لے جاتے۔ فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ گنتی کے چند صیہونی اور یہودی لوگوں نے عرب حکومتوں کو " جن کی تعداد دس کروڑ ہے " پریشان کر رکھا ہے۔ بعضوں نے اسرائیل کے سامنے

سر تسلیم خم کر دیئے ہیں اور بعض میں کچھ کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ فلسطین پر کئی سالوں سے دوسروں کا قبضہ ہے۔ اور یہ لوگ اسے آزاد نہیں کرا سکے ان کے پاس عذر لنگ یہ ہے کہ اسرائیل کی امریکہ مدد کر رہا ہے لہٰذا تمہارے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ اس کا مقابلہ کر سکو۔ اگر یہ دس کروڑ عرب اکٹھا ہو جائیں تو نہ امریکہ ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ یورپ،

مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی کا امام خمینی مدظلہ سے انٹرویو

س: جناب عالی کی شعب فلسطینی کے مقابلہ کرنے کے سلسلے میں کیا رائے ہے؟ یہ بات پیش نظر رہے کہ اسرائیل کی تیل کی آدھی سے زیادہ ضرورت ایران پوری کرتا ہے۔

ج: ایرانی مسلمانوں کا شاہ کے خلاف انقلاب لانے کے اسباب میں سب سے بڑا اور اہم سبب شاہ کا غیر محدود طور پر اسرائیل کی حمایت اور اس کی تیل کی ضروریات کی تکمیل کرنا ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ شاہ نے ایران کو اسرائیلی مصنوعات کا بازار بنا دیا ہے اس کے علاوہ معنوی اعتبار سے شاہ اسرائیل کو مضبوط کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ دنیا کو دھوکا دینے کے لئے اس سے اظہار برائت کر رہا ہے لیکن ایران کے مسلمان عوام بلکہ کوئی بھی مسلمان اور کوئی بھی آزاد انسان اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور ہم برابر اپنے عرب و فلسطینی بھائیوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔

۱۹۷۸ء

مصری نامہ نگار کے انٹرویو کے بعض اجزاء

س: کیا آپ نے کسی عرب حکومت سے سیاسی پناہ چاہی تھی؟ اور اس کا موقف کیا ہے؟

جب آپ پہلے عراق میں رہتے تھے تو اس وقت عراقی حکومت پر آپ کے کیا اعتراضات تھے؟ اور جب آپ پیرس میں مقیم ہیں تو فرانسیسی حکومت کے موقف کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے۔

ج : عرب حکومتوں کے مؤقف سے میں اس لیئے خوش نہیں تھا کہ وہ نہ اپنی آزادی اور استقلال کی حفاظت کر پائے تھے اور نہ آپسی اتحاد کر کے اسرائیل کا قلع قمع کر سکے ہیں۔ بعض عرب حکومتوں کی خیانت صیہونیت کے بقار کا سبب بنی اور مجھے اس بات سے تو بہت ہی افسوس ہے جو رئیس مصر نے اخیر میں انجام دیا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں نے نسبتی طور پر برائی نہ کی ہو لیکن عمومی طور پر بہر حال یہ لوگ ایسا اتحاد نہ کر سکے جس سے استعمار اور اس کے دم چھلوں (مثلاً) اسرائیل سے نجات حاصل کر سکتے۔ ہم عربوں کے بھائی ہیں اور ہمیشہ یہی برتاؤ کریں گے۔ اب رہا فرانسیسی حکومت کا مسئلہ تو یہ ابھی حال کا ہے..... ۱۲/۱۱/۱۹۷۸ء

لیبیائی نامہ نگاروں کا انٹرویو

س : کیمپ ڈیوڈ معاہدہ اور انورالسادات کے زیارت بیت المقدس کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج : میں بڑی شدت کے ساتھ اس سے اظہار برائت کرتا ہوں۔ ۱۲/۱۱/۱۹۷۸ء

جرمنی کے اخبار "تیسری دنیا" کا امام خمینی سے انٹرویو

س ممکن ہے ایران کو مشرق وسطیٰ کی صلح کی بات چیت میں اسرائیل کا دوست

مانا جائے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج : شاہی حکومت فعلاً اسرائیل کی مددگاروں میں ہے۔ میں تقریباً بیس سال سے اپنی تقریروں میں اور اپنے بیانات میں اس کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔ جس طرح کہ برابر عربوں اور فلسطینیوں کی اسرائیل کے خلاف انقلاب لانے میں ان لوگوں کی تائید اور اسرائیل کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔

۱۵/۱۱/۱۹۷۸ء

شرق وسط کے اخبار کے مسئول سے امام خمینی مدظلہ کا انٹرویو

س : فلسطینی مسلمانوں کی مقاومت کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں ؟ جبکہ ایران اسرائیل کی تیل کی نصف سے زیادہ کی ضرورت کی کفالت کرتا ہے۔ اس صورت حال میں ایران کی طرف سے کیا اقدامات ہونے چاہئیں ؟

ج : ایرانی مسلمانوں کا شاہ کے خلاف انقلاب لانے میں ایک سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ شاہ بغیر کسی قید کے اسرائیل کی حمایت کرتا تھا اور پٹرول کی سپلائی کرتا تھا ....

امریکی ٹیلیویژن (اپ، ب، اُس) کا امام خمینی سے لئے گئے انٹرویو کا خلاصہ

س : کیا یہ بات صحیح ہے کہ آپ تنظیم آزادی فلسطین کے اہداف و مقاصد کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ آپ کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے ؟

ج : ہم مظلوم کے ساتھی ہیں اور مظلوم چاہے جہاں کا ہو ہم اس کے ساتھ ہیں۔ اسرائیل

چونکہ فلسطینیوں پر ظلم کرتا ہے، لہٰذا ہم فلسطینیوں کے ساتھ ہیں۔

س : اگر شاہی نظام ختم ہو جائے اور زمام حکومت آپ کے ہاتھ میں آجائے تو اسرائیل کے ساتھ وہ کون سے روابط ہوں گے جو آپ تبدیل کریں گے؟

ج : ہم اسرائیل کو بھگا دیں گے اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھیں گے کیونکہ یہ غاصب حکومت ہے اور ہم اس کے دشمن ہیں۔

س : کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسرائیل ایرانی پٹرول سے استفادہ نہیں کر پائے گا؟

ج : بالکل استفادہ نہیں کرے گا۔

س : کیا آپ اسرائیل کو تیل کی سپلائی بند کر دیں گے؟

ج : جی ہاں!

۱/۱۲/۱۹۷۸ء

لبنانی جریدۂ سفیر کا امام خمینی مدظلہ سے انٹرویو کا خلاصہ

س : انور السادات کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کا اثر آپ کے انقلاب پر کیسا پڑا؟

ج : کیمپ ڈیوڈ معاہدہ یا کوئی بھی عمل جس سے اسرائیل کو تقویت ملتی ہو اس کا ضرر صرف فلسطینیوں تک نہیں محدود ہو گا بلکہ تمام عرب اور اس منطقہ کی تمام حکومتوں پر پڑیگا۔ اور منطقہ میں تمام رجعت پسند طاقتوں کو تقویت ملے گی۔

س : قدس کے مستقبل کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج : قدس مسلمانوں کا ہے۔ مسلمانوں کو واپس ملنا ضروری ہے۔ ۲۳/۱۱/۱۹۷۸ء

فلسطینی خبر رساں ایجنسی (وفا) کے نمائندے کا امام خمینی سے انٹرویو کا خلاصہ

س : ۱۹۴۸ء میں بڑی استعماری حکومتوں کی مدد سے فلسطین کو غصب کر لیا گیا اور اس طرح صیہونیوں کا مقصد پورا ہو گیا۔ اس زمانے میں ایرانی عوام پر اس حادثہ کا کیا اثر ہوا تھا اور اس کا کیا ردعمل ہوا تھا ؟

ج : حق بات کہنا واجب ہے۔ استعماری بڑی طاقتوں کی وجہ سے اسرائیل کا فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کر لینا بہت بڑا حادثہ تھا جس سے تمام مسلمان متاثر ہوئے تھے ان میں ایرانی مسلمان بھی شامل ہے۔ یہ بہت بڑا تکلیف دہ حادثہ ہوا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس منطقہ کے اندر استعماری بڑی طاقتوں نے مسلمانوں کے خلاف یہ سازش کی تھی اور اسلامی حکومتوں کو ان بڑی حکومتوں کی طرف سے بڑے بڑے مصائب جھیلنا پڑے۔ فلسطین پر قبضہ بھی منجملہ بڑے مصائب کے ایک بہت بڑی مصیبت تھی۔ ایرانی عوام ——— میری مراد شاہ یا اس کی حکومت نہیں ہے ——— کا بھی اسلامی احساس یہی تھا کہ فلسطین کا چھینا جانا گویا ہمارے بدن کے ایک حصے کا جدا کر دینا ہے اور ایرانیوں نے ہمیشہ اپنے اس احساس کا اظہار اپنے فلسطینی بھائیوں کے سامنے کیا ہے، حالانکہ شاہ اور اس کی غلام حکومت ہمیشہ اسرائیل کی مدد کرتی رہی ہے۔ میں نے تقریباً ۱۵ سال پہلے شاہ پر اسرائیل کی مدد کرنے پر اعتراض کیا تھا (اس کے نتیجہ میں اس نے) ایرانی جیلوں کو ایرانی عوام اور علماء سے بھر دیا تھا اور ان پر نئی نئی قسم کے عذاب کئے جاتے تھے۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے اسرائیلی مظالم پر اعتراضات کیوں کئے ——— اور ہم سے جتنا بھی

ممکن ہوگا فلسطین کا دفاع کریں گے۔ کیونکہ یہ ایک اسلامی فریضہ ہے اور ہم اپنے واجبات الٰہی کی انجام دہی کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہونگے۔

س : آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ فلسطینی انقلاب کی ابتدا جنوری ۱۹۶۵ء کے ابتداء میں ہوئی اور اس میں ۱۹۶۷ء کی شکست کے بعد مزید وسعت پیدا ہوگئی پس کیا ایرانیوں کو یہ خبریں پہنچتی تھیں کہ نہیں؟ اور اگر پہنچتی تھیں تو کس ذریعہ سے؟

ج : ہاں ہمیں بھی انہیں ذرائع سے خبریں ملتی تھیں جن ذرائع سے دیگر ممالک کو ملتی تھیں البتہ شاہ کی حکومت حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتی تھی اور مسلمانوں کی کفار سے جو جنگ ہو رہی تھی اُسے اس طرح پیش کرتی تھی جو کفار کے مصالح کے مطابق ہو اور عربوں کو اس طرح پیش کرتی تھی گویا وہ بے شعور ہوں اور تمام ہی شاہی ذرائع ابلاغ اور وسائل نشر و اعلام جو شاہی نظام کے تابع تھے وہ اسرائیل کی مصلحت کا خیال رکھتے تھے۔ اور ہم اس وقت سے اب تک ان افعال کے مخالف ہیں۔

س : فلسطینی مقاومت کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں کیا ہمیں اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟ ویسے مشہور ہے کہ شاہ اور اسرائیل کے درمیان مختلف میدانوں میں خصوصی روابط ہیں، خاص کر شاہ اسرائیل کو تیل کی بہت بڑی تعداد سپلائی کرتا ہے۔ میں آپ سے خواہش کرتا ہوں کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر آپ کامیاب ہو گئے اور ایران سے شاہی نظام کا خاتمہ ہوگیا تو اسرائیل کے ساتھ آپ کا کیا مؤقف ہوگا؟

ج : میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمارے امکان میں جتنا ہوگا ہم فلسطینیوں کی مدد کریں گے اور یہ مدد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک اسرائیل ختم نہ ہو جائے اور اسلامی زمین آزاد نہ ہو جائے اور اسرائیل کی ہم کبھی بھی کوئی مدد نہیں کریں گے۔ ۱۵/۱۲/۱۹۷۸ء

رسالہ "غدا افریقیہ" کے مُدیر کا امام خمینی سے انٹرویو

س: آپ کی رائے کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کے بارے میں کیا ہے؟ اور فلسطینی مسئلہ کا حل آپ کی نظر میں کیا ہے؟

ج: کیمپ ڈیوڈ معاہدہ ایک دھوکہ اور سیاسی بازی گری ہے اس کا مقصد صرف مسلمانوں کے خلاف اسرائیلیوں کی زیادتیوں کی بقا رہے۔ میں نے تقریباً ۱۵ سال سے اپنی تحریر وتقریر میں اسرائیل کی مخالفت کی ہے اور شعب فلسطینی اور اس کی اراضی کا دفاع کیا ہے۔ اسرائیل ایک غاصب حکومت ہے جتنی جلدی ممکن ہو اس کو فلسطین چھوڑ دینا چاہیئے۔

فلسطینیوں کی مشکلات کا واحد حل فساد کی جڑ (اسرائیل) کو ختم کردینا اور اس علاقہ سے استعمار کی جڑوں کو اکھاڑ دینا ہے تاکہ سکون وسلامتی کا وہاں دوبارہ دور دورہ ہو جائے۔

مُجلہ امل "جو حرکت محرومین کا ترجمان ہے" اس کے مدیر کا امام خمینی سے انٹرویو

س: تحریک امل نے اسرائیلی حملوں کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی قربانیاں اور بہت شہید دیئے ہیں اب آپ جنوب لبنان کے سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟

ج: سب سے زیادہ ضروری آپسی اتحاد اور سب کا ایک ہوجانا ہے اور غاصب کے ہاتھوں کو کاٹ دینا ہے فساد کی جڑوں کو ختم کرنے، قدس کو آزاد کرانے

ملاد اسلامیہ سے انہیں نکالنے کے لیے تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر کام کرنا ضروری ہے

س : امام موسی الصدر کے سلسلہ میں آپ نے کیا اقدامات فرمائے ہیں ؟

ج : اپنے زمانہ قیام نجف اشرف میں حقیر نے ایک ٹیلیگرام جناب یاسر عرفات صاحب کو ایک سوریا میں جبہۃ الصمود کے رئیسوں کو بھیجا تھا اور اس موضوع پر لیبیا کے سفیر سے گفتگو کی تھی اور مجھے امید ہے کہ وہ قریب ترین فرصت میں لبنان واپس آکر اسرائیل کے خلاف اپنا جہاد مکمل کریں گے ۔ میں اپنے شدید تاثر کا اس قضیہ میں اظہار کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اس کا خاتمہ خیر پر ہو ۔

س : ہم یہ جانتے ہیں کہ عالمی صیہونیت اور بہت سی حکومتوں ــــــ جن میں ایران بھی ہے ــــــ کے درمیان رابطہ قائم کرنے سے جو نتیجہ ظاہر ہوا (اور خصوصیت کے ساتھ صیہونیوں نے جو ایرانی نظام کا دفاع کیا) وہ یہ تھا کہ ایرانی عوام اسرائیل کا مقابلہ کرنے میں عربوں سے کٹ گئے آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج : شاہ کے خلاف انقلاب کا سبب منجملہ دیگر اسباب کے ایک یہ بھی تھا کہ وہ اسرائیل کی مدد کرتا تھا ۔ میں نے کئی مرتبہ اعلان کیا تھا کہ اسرائیل کا روز اول ہی سے شاہ مددگار تھا اور اس کے ساتھ عہد و پیمان باندھ رکھا تھا اور مسلمانوں کا پٹرول برابر دیتا رہا یہاں تک کہ جب مسلمانوں میں اور اسرائیل میں جنگ چھڑ گئی جب بھی وہ دیتا رہا ۔ یہ ہماری ناراضگی کا بڑا سبب تھا ۔ ایرانی عوام نے اسرائیل کا ساتھ کبھی نہیں دیا ۔ اسی لئے وہ ظلم کا نشانہ بنے رہے اور شاہ کے جلادان پر ستم کرتے رہے ۔

۱۷ / ۱۲ / ۱۹۷۸ء

انگریزی لبنانی رسالہ کے مدیر کا امام خمینی سے انٹرویو

س : چونکہ آپ ایک لیڈر ہیں اس لئے درج ذیل حکومتوں اور شخصیات سے آپ کا علاقہ و رابطہ کیسا ہے ؟ ۱- ادارۂ کارٹر ۲- حکومت روس ۳- چین- ۴- عراق ۵- پٹرول والی حکومتیں ۶- انور سادات ۷- اسرائیل ۸- یاسر عرفات اور فلسطینی تحریک

ج : رئیس جمہوریہ امریکہ کارٹر نے چونکہ شاہ ایران کی غیر محدود مدد کی ہے اور ایرانی عوام کی توہین کی ہے- اس لئے انہوں نے اپنے کو ایرانیوں کا دشمن بنا لیا ہے- روس نے اگرچہ امریکہ کی طرح شاہ کی مدد تو نہیں کی مگر برابر شاہ کا دفاع کرتا رہا ہے اور اسلامی تحریک جو ایران میں اٹھی ہے اس کے نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کی ہے — حکومت چین کا سربراہ بڑی بے شرمی کے ساتھ قصر شاہ میں مقتولین کے لاشوں سے گزرا اور اس کے بعد بھی شاہ کا مداح رہا ہے- حکومت عراق نے عراق کے اندر ہر ایرانی تحریک کو روک دیا ہے جس میں ایران کا فائدہ ہو اور یہ سب صرف شاہ کے دباؤ میں کیا گیا ہے — رہ گیا سادات تو وہ ممالک اسلامیہ اور دول عربیہ دونوں میں مطرود ہے اور اس کے مطرود ہونے کی وجہ سے اس کے وہ ناپسندیدہ اعمال ہیں جو اس نے مسلمانوں کی مصلحتوں کے خلاف انجام دیئے ہیں- اور دول عربیہ و فلسطینی بھائیوں کے خلاف ارتکاب کئے ہیں-

اسرائیل اسلام اور مسلمانوں کی نظر میں اور عالمی پیمانے کے اعتبار سے بھی ایک غاصب و ظالم حکومت ہے، ہم اس کے مظالم کے ختم کرنے کے سلسلے میں کسی تاخیر و اہمال کو جائز نہیں جانتے- میں نے متعدد بار اپنی حمائت و تائید کا اعلان

یاسر عرفات کے لیے کیا ہے کہ کسی بھی طرح فلسطینی عوام کے حقوق اور ان کی زمینیں واپس لی جائیں۔ ۳۱/ ۱۲/ ۱۹۷۸ء

اسرائیل ایک غاصب حکومت ہے۔ ایران اور غاصب گروہوں کے درمیان کسی بھی قسم کے علاقہ کے وجود کا سوال نہیں ہے۔ ۴/ ۱/ ۱۹۷۹ء

اسرائیل مسلمانوں سے برسر جنگ ہے اور اسلامی اراضی کا غاصب ہے۔ ہم اس کو ٹرول نہیں دیں گے۔ ۴/ ۱/ ۱۹۷۹ء

اسرائیل اسلامی نظریہ کے اعتبار سے ظالم حکومت ہے۔ ہم اس ظلم کے ختم کرنے کے سلسلے میں تردّد کا شکار نہیں ہیں۔ ہمارے تعلقات اسرائیل سے اس لئے بہتر نہیں ہو سکتے کہ وہ غاصب حکومت ہے اور مسلمانوں سے مصروف جنگ ہے۔ ۶/ ۱/ ۱۹۷۹ء

لبنانی جریدہ کا امام سے انٹرویو

اسرائیل امت مسلمہ کا دشمن ہے کیونکہ اس نے مسلم عوام کی زمین غصب کی ہے اور برابر، قابل شمار جرائم و جنایات کا فلسطینی عوام کے خلاف ارتکاب کر رہا ہے۔ ۶/۱/۱۹۷۹ء

تہران میں مہر آباد کے انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر تقریر کا خلاصہ

اپنی طاقت بھر اس ملک میں ہم صلح و آشتی کی کوشش کریں گے اور ہماری نصیحتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ موجودہ مشکلات حل ہو جائیں گے۔ لیکن اگر بختیار اور فوج نے عوام سے مقابلہ جاری رکھا اور امریکہ و برطانیہ کی مدد جاری رہی اور اسرائیل کی فوجیں آتی رہیں ــــ جیسا کہ اس سے پہلے ان کے آقا کر چکے ہیں ــــ تو پھر ہم سوچیں گے

کہ کیونکر مقابلہ کریں اور کونسا راستہ اختیار کریں۔

۱/۲/۱۹۷۹ء

قبرستان "بہشت زہرا" میں امام خمینی مدظلہ کی تقریر کا خلاصہ

آج ہم قحط کا شکار ہیں۔ ہماری تمام زرعی ثروت برباد ہو چکی ہے۔ آج آپ اپنی ضروریاتِ زندگی میں غیر ملکیوں کے محتاج ہیں۔ اس محمد رضا پہلوی نے ایران کو امریکہ کا بازار بنا دیا ہے یہاں تک کہ ہم گیہوں، چاول، مرغی کے انڈے تک امریکہ سے منگانے پر مجبور ہیں اور یا امریکہ کا جو متبنّیٰ اسرائیل ہے اس سے منگانے پر مجبور ہیں۔

۱/۲/۱۹۷۹ء

یاسر عرفات سے امام خمینی مدظلہ کی گفتگو

ہم آج تک صرف ایمانی قوت کے بھروسہ پر ایک ایسے دشمن سے مقابلہ کرتے رہے جو مختلف اسلحہ سے مسلح تھا۔ ہاں ایرانی عوام کا ہتھیار ایمان اور صرف ایمان تھا۔ میں نے تقریباً ۱۵ سال سے فلسطینی قضیہ کو مقدم کر رکھا ہے اور اسرائیل کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور پہلے ہی کی طرح ہماری پوری توجہ فلسطین کی طرف ہے اور اگر خدا نے چاہا تو ایران میں شاہ نے جو خرابیاں پیدا کر رکھی ہیں، انہیں ختم کرنے کے بعد فوراً اسرائیل سے مقابلہ کرنے کیلئے آ ئیں گے۔

۱۹/۲/۱۹۷۹ء

امام خمینی مدظلہ اور صومالی سفیر کے درمیان ہونیوالی گفتگو کا خلاصہ

فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کی مخالفت یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہم تو بیس سال سے اپنی ملاقاتوں اور تقریروں میں فلسطین کا ذکر کرتے رہے ہیں اور اسی طرح دول عربیہ اور تمام مسلمانوں کو اتحاد عمل کی دعوت دیتے رہے ہیں اور اگر دول عربیہ کے اندر اتحاد ہو جاتا تو چونکہ خود ان میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ اگر وہ سب متحد ہو جاتے تو فلسطینی عوام اور قدس شریف کو ان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن افسوس عربوں نے ہماری بات کو کان دھر کے نہیں سنا بلکہ آپسی اختلافات وافتراقات کے نتیجے میں ایک دوسرے سے بغض وکینہ رکھنے لگے جس کے سبب استعمار کو عرب میں پھلنے پھولنے کا خوب موقع مل گیا، اور افسوس تو اس کا ہے کہ وہ اختلافات ابھی تک باقی ہیں اور گذشتہ زمانے کے ساتھ ان میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، اور ابھی آخر میں مصر و اسرائیل میں جو مصالحت ہوئی ہے اس نے تو مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کے درمیان اختلافات کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور استعمار کا بھرپور قبضہ ہوگیا اور چونکہ ان حضرات کو سیاسی شعور نہیں ہے اس لئے نہ اپنے اختلافات دور کر پائے اور نہ ہی مسائل کا حل ڈھونڈ سکے جس سے اور زیادہ افسوس ہوتا ہے

۸/۳/۱۹۷۹ء

کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کی مخالفت (یہ مصر و اسرائیل کے درمیان ہوا تھا) میں امام کا پیغام

میں نے پندرہ سال پہلے اسرائیل کے منڈلاتے ہوئے خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا اور اس کی آگاہی نہ صرف حکومتوں کو بلکہ عربوں کو بھی دے دی تھی اور اب مصر و اسرائیل

کے درمیان استعماری مصالحت کے بعد اس کا خطرہ زیادہ بڑھ گیا ہے اور مصر نے اس معاہدہ کو قبول کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ امریکی استعمار سے اس کا ارتباط کتنا واضح ہے اتنا تو سابق شاہ ایران سے بھی توقع نہیں تھی ایران پر زور لفظوں میں اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسرائیل کا مدمقابل ہے اور مصر و اسرائیل کی دوستی کو اسلام، مسلمانوں اور عربوں کے ساتھ خیانت خیال کرتا ہے ایران عربوں کا موید اور ان کے حقوق کا دفاع کرنے والا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روح اللہ الموسوی الخمینی ۲۵/۳/۱۹۷۹ء

فلسطین کے سیاسی لیڈروں سے ملاقات کے وقت امام خمینی کی تقریر

ہمارا انقلاب انسانی ہونے سے پہلے اسلامی ہے اور اسلام میں انسانیت کی جتنی اہمیت ہے وہ اس کا جامع ہے۔

ہماری کامیابی اور مشکلات پر قابو ہماری فطری طاقت کی بنا پر نہیں تھا ہماری طبعی طاقت تو کچھ بھی نہیں تھی ہماری کامیابی کا راز پختہ ایمان اور ہمارے عوام کا صدر اول کے مسلمانوں کی طرح اسلام پر بھرپور اعتقاد پر تھا۔ اس انتظار میں ہرگز نہ رہو کہ تمہاری مشکلات حل کریں گی کیونکہ میں نے تو عربوں کو تقریباً ۱۵ سال سے زیادہ اتحاد کی طرف دعوت دی اور بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے نصیحت کی لیکن ان پر کچھ اثر نہیں ہوا کیونکہ وہ ان مسائل کی فکر میں نہیں ہیں۔ ان مسائل کے بارے میں وہ اگر کبھی بات کریں گے بھی تو امریکہ جیسی بڑی طاقت اور شاہ ایران پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوگا، فقط اس صورت میں کہ کامیابی کا راز ان کو حاصل ہو جائے۔

کامیابی کا راز ـــــ اس خدا کے ـــــ بھروسہ پر ہے ـــ جس نے
ـــــ ہمارے عوام ـــــ کے جسم میں ـــــ تغیر ـــــ پیدا کر دیا
اور ایسا تحول پیدا کر دیا جس کی مثال نہیں ہے۔ انتہا یہ ہے کہ شہادت سعادت کی دلیل بن گئی
ہے۔ ہمارے پاس آنے والے جوان ہم سے خواہشمند ہوتے ہیں کہ میں ان کے
لئے شہادت کی دعا کروں۔

یہ حکومتیں کبھی بھی اپنی رعایا کے لئے نہیں غور کریں گی بلکہ عوام کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے
مصالح کے لئے غور کریں۔ اگر ہم حکومت پر بھروسہ کرتے تو ہماری تحریک رک جاتی اور
شاہ ہمارے سروں پر سوار رہتا اور ہماری حرماں نصیبی کچھ اور بڑھ جاتی۔ لیکن ہم نے بڑی
طاقتوں کا مقابلہ ایمانی قوت سے کیا اور ان کے دست سیاست کو کاٹنے میں کامیاب ہو گئے
اگر آپ لوگ اپنی مشکلات کا حل چاہتے ہیں، اگر آپ بیت المقدس کو آزاد کرانا چاہتے ہیں
اگر آپ فلسطین کو آزادی عطا کرنا چاہتے ہیں اور مصر اور باقی دول عربیہ کو اس دلدل
سے نکالنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کے عوام کا فریضہ ہے کہ وہ قیام کریں اور کسی طاقت یا
دباؤ کے سامنے سر نہ جھکائیں اور تمام امتوں اور اقوام پر واجب ہے کہ یہ بھی جان لیں کہ
کامیابی کا سبب شہادت ہے۔ اور دنیاوی خواہشس اور حیاتِ دنیوی سے منہ موڑ لینا ہے

قرآن نے سابق میں انسان کو انسان الٰہی بنایا تھا اور خدا کی قدرت پر اعتماد کر لینے کی
وجہ سے مسلمان اس زمانے کی بڑی بڑی شاہی سلطنتوں کو نصف قرن سے کم مدت
میں اپنے تسلط میں لے آئے تھے آج بھی لوگوں پر قرآن کی اتباع واجب ہے تاکہ
انسان الٰہی پیدا ہو سکے اور آگے کی طرف پیش قدمی کر سکے، میں تمام مسلمانوں کو عموماً اور
عرب مسلمانوں کو خصوصاً وصیت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی تربیت کا اہتمام کریں اور اپنی
روزمرہ زندگی میں احکام اسلام کی تطبیق کریں تاکہ مشکلات کا حل نکل سکے۔ قرآن کو اپنا ہادی

اور امام بنائیں اگر ایسا کریں گے تو فتح ان کے قدم چومے گی ورنہ حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے جوتے کے نیچے دبے رہیں گے۔

میں خدا کی طرف متوجہ ہو کر اس سے دُعا کرتا ہوں کہ ہمارے عوام کو بیداری عطا کرے اور ہمیں اپنے اسلامی واجبات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آپ حضرات کا ایران میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ۳۰/۳/۱۹۷۹ء

پادری کابوچی اور ہانی حسن سے امام کی گفتگو کا خلاصہ

..... فلسطینی عوام کی کامیابی بھی وحدت کلمہ اور قوت ایمان کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ میں نے تقریباً بیس سال سے اپنے مؤقف کو مسئلہ فلسطین کے بارے میں واضح کر دیا ہے اور آج ہم پھر اسرائیل کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ وہ ایک غاصب حکومت ہے اور تمام عرب حکومتوں کو متحد ہو کر اسرائیل کے ان بڑھے ہوئے ہاتھوں کو کاٹ دینا چاہیئے جو ان کی زمینوں کی طرف بڑھ چکے ہیں۔ ۳/۴/۱۹۷۹ء

لرستان کے قبیلوں سے خطاب کا خلاصہ

ہماری تحریک سے امریکہ کو جتنا صدمہ پہنچا ہے کسی بھی بڑی طاقت کو نہیں پہنچا۔ کیونکہ ہماری نہضت سے پہلے سب سے زیادہ (ایران سے) فائدہ یہی اٹھاتا تھا۔ اسی لیے امریکہ ہمارا اور ہمارے اقدامات کا مخالف ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں امریکی کانگریس سے کسی

تائید کی امید نہیں ہے۔ ہم امریکہ سے مجرمین کی پھانسی اور عدالتی کارروائیوں پر مخالفت اور سرزنش کے علاوہ اور کوئی توقع نہیں رکھتے، علی الخصوص جب سے ہم نے اسرائیل کو پٹرول کی سپلائی قطع کر دی۔ اور یہ طے کر لیا کہ اسے پٹرول کبھی نہیں دیں گے۔

۲۰ / ۵ / ۱۹۷۹ء

لبنان کے شیعوں کے نام امام خمینیؒ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سلام و تحیہ کے بعد! میرے دوستو! لبنان کے حالات اور جو مصائب اس پر پڑے ہیں ان کے بارے میں ہم بہت فکر مند ہیں۔ میں اپنے شدید افسوس کا ان غیر انسانی افعال پر اعلان کرتا ہوں جن کا ارتکاب صیہونی امریکہ کی مدد سے عموماً مسلمانوں کے خلاف اور خصوصاً لبنانیوں کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ جو واقعات ہوئے ہیں ان پر شدید اظہار افسوس کرتا ہوں اور خداوند کریم سے مظلومین و مستضعفین کی مدد کے لئے دعا کرتا ہوں اور ان حالات میں (انشاء اللہ) ہم عنقریب آپ کی اور دیگر برادران مسلمین کی مدد کریں گے۔ اسرائیل و امریکہ کے مقابلے میں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی دن حق قوتیں باطل اور شیطانی طاقتوں پر غالب آئیں گی۔ آپ کے مشاکل و مسائل تاریخ اسلام میں پہلے نہیں ہیں۔ طاغوتی طاقتوں نے تو ابتدا ہی سے اس بات کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کی مخالفت اور مسلمانوں سے جنگ کرتی رہیں گی۔ میں خدا سے آپ کی نصرت اور آپ حضرات اور تمام مسلمانوں کی توفیق کی دعا کرتا ہوں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۹ / حزیران / ۱۹۷۹ء

یوم القدس

۲۰ رمضان ۱۳۹۹ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۷۹ء کو امام خمینی مدظلہ نے اپنے ایک بیان میں ـــ جو دنیا کے تمام مسلمانوں سے متعلق تھا ـــ ایک پیشکش فرمائی کہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہمیشہ "یوم القدس" کے عنوان سے منایا جائے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو آپ نے اس بات کی دعوت دی کہ وہ آج کے دن ـــ جو شب ہائے قدر میں ایک دن ہے ـــ فلسطینی مسلم عوام کے قانونی حق کی تائید کریں۔ لیجیئے اصل بیان کا ترجمہ پڑھیئے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے کئی سالوں سے مسلمانوں کو اسرائیل کے خطرے سے آگاہ کر دیا تھا جو عموماً فلسطینی بھائی بہنوں پر مسلسل اپنے وحشی حملے جاری رکھے ہوئے ہے اور خصوصاً جنوب لبنان میں جانباز بہادر فلسطینیوں کو ہلاک کرنے کی غرض سے ان کے گھروں اور ٹھکانوں پر مسلسل بم برسائے چلا جا رہا ہے۔

میں تمام دنیا کے مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کو اس غاصب کے ہاتھوں کو کاٹنے کے لیے متحد ہونے کی دعوت دیتا ہوں اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ ماہ رمضان کے آخری جمعہ کو "یوم القدس" منانے کا اعلان کریں اور ممکن ہے شعب فلسطینی کی سرنوشت کے لیے یہ تقسیم اہم کردار ادا کرے اور اس دن کے مراسم کے ضمن میں مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیں کہ مسلمانوں کے تمام فرقے مل کر مسلمان فلسطینی عوام کے قانونی حقوق کا دفاع کریں۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو کافروں پر فتح دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روح اللہ الموسوی الخمینی ۲۰ رمضان ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۵/۸/۱۹۷۹ء

عالمی یوم قدس کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا پیغام

(۲۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۹ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم قدس ایک عالمی دن ہے۔ یہ دن صرف قدس کے لیئے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ دن مستضعفین کا مستکبرین سے مقابلے کا دن ہے، یہ ان شعوب و قبائل کا دن ہے جو امریکی وغیرامریکی ظلم کی چکی کے نیچے پیس دیے گئے ہیں...... یہ وہ دن ہے جس میں مستضعفین کو تیار رہنا چاہیئے اور مستکبرین کی ناک خاک وکیچڑ میں رگڑ دینی چاہیئے...... یہ وہ دن ہے جس میں منافقین و ملتزمین کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ ملتزمین اس دن ان تمام چیزوں کو ادا کرتے ہیں جو یوم القدس کے لیئے ضروری ہیں لیکن منافقین اور در پردہ بڑی طاقتوں سے ساز باز رکھنے والے، اسرائیل سے دوستی کا عہد وپیمان باندھنے والے اس "یوم القدس" کا کوئی اہتمام نہیں کرتے، پبلک کو مظاہرہ کرنے سے روکتے ہیں: (یاد رکھیے) یوم القدس وہ دن ہے جس میں شعوب مستضعفہ کی منزل کو معین کرنا ضروری ہے۔ مستضعفین کے لیئے ضروری ہے کہ اس دن اپنی طاقت وقوت کا مظاہرہ مستکبرین کے سامنے کریں۔ جس طرح ایرانی عوام نے مستکبرین کی ناک رگڑ دی اور اپنی آزادی کی مستقبل میں بھی حفاظت کریں گے اُسی طرح دیگر قوموں کو بھی کرنا چاہیئے اور ان فاسد جراثیم کو مزبلوں پر پھینک دینا چاہیئے۔ یوم قدس کو ایران کے سابق بچے کھچے نظام کے باقی حضرات کو اور ان تخریب پسند عناصر کو جو فاسد نظام کے پیروکار ہیں اور تمام ممالک میں بڑی طاقتوں کے سامنے سجدہ ریز ہیں خصوصاً لبنان میں ان سب پر واجب ہے کہ اس دن اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں اور اپنا حساب کریں۔

یہی وہ دن ہے جب ہمیں اور ان (دونوں) کو قدس کی آزادی اور اپنے لبنانی بھائیوں کو ظلم کے شکنجے سے نجات دلانے کے لیئے قیام کرنا چاہیئے۔ اس دن ہمیں (تمام مستضعفین کو) مستکبرین کی قید و بند سے آزاد کرالینا چاہیئے..... اس دن مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے وجود کو ثابت کریں اور بڑی طاقتوں اور ان کے ایجنٹوں کے مقابلے میں" جو ایران اور دیگر ممالک میں ہیں،" ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ یوم القدس وہ دن ہے جس میں ان منافقین کو ــــــ جو درپردہ امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی کاسہ برداری کرتے ہیں اور ان کے اوامر کی تعمیل کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں ــــــ باقاعدہ تہدید کر دینا چاہیئے کہ اگر تم اپنے تخریبی اعمال سے باز نہیں آئے تو ہم تمہارا قلع قمع کردیں گے ہم نے تمہیں مہلت دی اور تمہارے ساتھ لطف و کرم کا برتاؤ صرف اس لیئے رکھا کہ شاید تم اپنے شیطانی اعمال سے باز آجاؤ۔ کیونکہ اس کے بعد ــــــ اگر ہم تمہارا قلع قمع نہ کریں ــــــ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ امریکہ یا دیگر بڑی طاقتیں ہم پر پھر مسلط ہو جائیں۔

میں تمام بڑی طاقتوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ یوم القدس سے وہ مستضعفین پر سے اپنا ہاتھ اٹھالیں اور اپنی جگہوں پر چلی جائیں کیونکہ اسرائیل بشریت کا دشمن ہے، انسانیت کا دشمن ہے ہر روز ایک نئی مصیبت کھڑی کر دیتا ہے اور جنوب لبنان میں ہمارے بھائیوں کو جلا رہا ہے۔ اسرائیل کو یہ جان لینا چاہیئے کہ دنیا میں اس کے آقا اپنا اجتماعی بھرم کھو بیٹھے ہیں اور اب اس کے سارے آقا گوشہ میں بیٹھ جائیں گے کیونکہ ایران سے ان کی طمع کا خاتمہ ہو چکا ہے، ان پر واجب ہے کہ ممالک اسلامیہ میں مداخلت نہ کریں، اور یوم القدس اس چیز کے اعلان کا دن ہے اور اس چیز کے اعلان کا دن ہے کہ شیطانوں کا ارادہ یہ ہے کہ شعوب کو میدان سے نکال دیں تاکہ بڑی طاقتوں کے لیے میدان صاف

ہو جائے۔ یوم قدس وہ ہے جس میں بڑی طاقتوں کی امیدیں ختم ہو گئیں اور اب وہ اس بات پر قانع ہو چکے ہیں کہ ان کی حکومت ان سے نکل چکی ہے اور اب واپس نہیں آئے گی

یوم القدس اسلام اور احیائے اسلام کا دن ہے لہٰذا اس کا زندہ کرنا اور تمام اسلامی اقطار میں اس کے احکام و قوانین کا جاری کرنا ضروری ہے ...... یہ وہ دن ہے جس دن ہم بڑی طاقتوں کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اب اسلام تمہارے نجس ایجنٹوں کے ذریعے کبھی بھی تمہارے تسلط کے تحت نہیں آئے گا ...... یہ دن اسلام کی زندگی کا دن ہے، مسلمانوں کی بیداری اور اپنی مادی و معنوی قدرت کا احساس کرنا آج کے دن ضروری ہے۔

آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً سو کروڑ ہے جو الٰہی تائید کی بنا پر زندگی بسر کر رہے ہیں، اسلام ان کی حمایت کرتا ہے ایمان ان کا دفاع کرتا ہے پھر آخر یہ کس چیز سے ڈر رہے ہیں؟ ہم اپنی قلتِ تعداد کے باوجود اپنے کثیر تعداد دشمن کے مقابلے میں اور بڑی طاقتوں کے مقابلے میں جب ڈٹ گئے تو آخر کار ان کو شکست دے دی ...... یہ خیال مت کرو کہ بعض فاسد مجموعے (بعض بائیں بازو والے اور امریکی و غیر امریکی) شہر میں پھر اقتدار پر آجائیں گے (ایسا نہیں ہے) ہم اور ہمارے عوام جس دن چاہیں گے انکو چند گھنٹوں کے اندر فنا کے مزبلے میں پھینک دیں گے۔ ہماری عظیم قوم ان بزدلانہ حرکتوں سے نہیں ڈرا کرتی۔ خود جنوب لبنان اور فلسطین کے سلسلے میں اسرائیل کی تحریک کھسیانی تحریک سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ فاسدین کی آخری کوشش ہے۔ جیسا کہ شاہ ایران نے آخر وقت میں کیا تھا اور اس کا نتیجہ فنا و ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

دنیا کی حکومتوں کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ اسلام شکست کھانے والا نہیں ہے اسلام اور قرآنی تعلیمات (ایک نہ ایک دن) تمام حکومتوں پر غالب آجائیں گی اور صرف دینِ الٰہی کا وجود ہوگا، اسلام ہی الٰہی دین ہے اور اس کو اسلامی اقطار میں پھیلانا ضروری ہے

اور یوم القدس اسی چیز کے اعلان کا دن ہے۔ یہی مسلمانوں کو آگے بڑھنے کے لیئے دعوت دینے کا دن ہے کہ تمام دنیا میں پیش قدمی کرو۔

یوم القدس صرف یوم فلسطین نہیں ہے یہ یوم اسلام ہے یہ وہ دن ہے کہ جمہوریہ اسلامیہ کا جھنڈا (انشاءاللہ) اسی دن تمام دنیا میں لہرائے گا اور اس دن ہم تمام بڑی طاقتوں کو آواز دیں گے کہ اب کوئی بلاد اسلامیہ کی طرف پیش قدمی نہیں کر سکتا۔

میں یوم القدس کو یوم اسلام، یوم رسول اکرمؐ اور وہ دن سمجھتا ہوں جس دن قوتوں کو آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کو گوشہ گمنامی سے نکال کر بھرپور طاقت سے غیر ملکیوں سے مقابلے کے لئے ہر جگہ تیار کر دیا جائے اور مسلمانوں کے لیئے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسروں کو اپنے معاملات میں مداخلت کی اجازت دے دیں۔

قدس کے دن عوام پر لازم ہے کہ اپنی حکومتوں کو اگر وہ خائن ہوں تو خطرہ کی گھنٹی سے آگاہ کر دیں۔ قدس ہی کے دن ہم ان لوگوں کو اور ان تنظیموں کو پہچان لیتے ہیں جو عالمی خراب کاروں اور مخالفین اسلام کی مدد کرتی ہیں جو لوگ آج کے مراسم میں شریک نہیں ہوتے وہی لوگ اسلام کے مخالف اور اسرائیل کے موافق ہیں اور جو شریک ہوتے ہیں وہ اسلام کے موافق اور دشمنان اسلام کے مخالف ہوتے ہیں۔ دشمنان اسلام کا سربراہ امریکہ و اسرائیل ہیں۔ قدس کے دن حق اور باطل میں امتیاز ہو جاتا ہے۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسلام کو دنیا کے تمام فرقوں پر غالب کر دے اور مستضعفین کو مستکبرین پر فتح دے۔ جس طرح کہ میں نے یہ بھی خدا سے دعا کی ہے کہ فلسطین اور جنوب لبنان اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمارے مسلمان بھائیوں کو مستکبرین اور حملہ آور تنظیموں اور غاصبوں کے ظلم سے محفوظ رکھے۔ رسول خداؐ اور آئمہ مسلمین پر سلام ہو۔ روح اللہ الموسوی الخمینی

۲۲ رمضان ۱۳۹۹ھ، ۹/ ۸/ ۱۹۷۹ء

شام کے وزیر خارجہ سے امام خمینیؒ کی گفتگو کا خلاصہ

اگر تمام مسلمان اکٹھے ہو کر ایک ایک ڈول پانی ڈالیں تو وہ سیلاب کی صورت اختیار کر لیگا اور اسرائیل کو بہا لے جائے گا لیکن اس کے باوجود اسرائیل کے مقابلے میں مسلمان کمزور ہیں۔ درحقیقت اس میں بھی ایک پہیلی ہے اور وہ یہ کہ مسلمان جانتا ہے کہ اس کی مصلحت اتحاد و اتفاق میں ہے! پھر آخر اتحاد کے لئے کیوں کوشش نہیں کرتا؟
استعمار کی وہ چالیں جس سے وہ مسلمان کو کمزور کرنا چاہتا ہے، مسلمان اس کی توڑ کیوں نہیں کرتا؟ آخر یہ پہیلی کب بوجھی جائے گی؟ کس کے پاس بوجھی جائے گی؟ اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کے علاوہ اس کا حل کون تلاش کرے گا؟ ۱۶/۸/۱۹۷۹ء

حزبِ مستضعفین کی ضرورت پر امام خمینی مدظلہ نے تمام گروہوں کے سامنے جو تقریر فرمائی تھی، اس کا کچھ حصہ

میں ان تمام جماعتوں اور حکومتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اسلامی دعوت کو قبول فرمایا، جس طرح کہ ہم خدا سے ان سب لوگوں کی مدد و سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔
یوم القدس اسلامی دن ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تمام اطراف عالم میں حزب مستضعفین کی تشکیل کے لئے یہ دن مقدمہ ہوگا اور یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ایک گروہ "حزب المستضعفین" کے نام سے دنیا میں بنایا جائے جس میں دنیا کے تمام کمزور طبقہ والے شریک ہوں تاکہ

وہ اپنے مشاکل کے حل کے لیئے کوئی اقدام کریں اور ظلم کے جوئے سے اپنی گردنوں کو آزاد کرائیں اور اسلام کے وعدے اور اسکی آواز کو پورا کر کے دکھائیں کہ اسلام نے کہا ہے کہ ہم مستضعفین کی حکومت قائم کریں گے اور انہیں کو زمین کا وارث بنائیں گے، پہلے تو مستضعفین متفرق و پراگندہ تھے اس لئے کچھ نہیں کر سکتے تھے لیکن آج اور بندا اسلام پر لبیک کہنے کے بعد بلاد اسلامیہ میں ان کے اتحاد کی ایک نمایاں صورت ہو چکی ہے اور اس اتحادی صورت کا مکمل ہونا ضروری ہے اور لوگوں کے ہر گروہ سے اس وحدت کے انصار (ان شاء اللہ) پیدا ہو جائیں گے اور پھر حزب المستضعفین کا تحقق ہو جائیگا جو حزب اللہ بھی ہے اور خدا کے ارادے کے مطابق مستضعفین ہی زمین کے وارث ہونگے اس حزب کا فریضہ یہ ہو گا کہ جب امت پر بھی مشکل آن پڑے اس کے حل کے لیئے یہ اتحاد اور مضبوط ارادہ سے کوشش کرے گا۔

میں بہت افسوس کے ساتھ اس بات کو کہہ رہا ہوں کہ اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں نے منطقہ عربیہ میں اور ایران میں بہت بڑی فاش غلطی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ شروع ہی سے اسرائیل کو اتنی فرصت اور اتنی وسعت دی گئی ہے کہ اس نے بڑی طاقتوں کی خواہشات کی تکمیل میں بہت بڑا رول ادا کیا ہے، کیونکہ مسلمانوں کا فریضہ تھا کہ پہلے ہی دن اس آواز کا گلا گھونٹ دیتے۔ اسرائیل کی آواز۔ گربہ کشتن روز اول۔ تاکہ وہ تقویت حاصل نہ کر سکتا اور نہ ان جرائم کا ارتکاب کر پاتا، اور افسوس کی بات ہے تقریباً بیس سال سے ہماری مسلسل نصیحت صدا بصحراء ثابت ہو رہی ہے، کیونکہ ہم نے مسلمانوں کو صرف اسرائیل سے مقابلہ کے لیئے اتحاد کی دعوت دی تھی تاکہ اسرائیل اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ . . . . اور اسی خاموشی کا نتیجہ ہوا ہے کہ ہم آج اس حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ استعمار ہمارے اوپر مسلط ہے اور ظالم ہماری زمینوں پر قابض ہے۔ اور

جنوب لبنان جل رہا ہے، اور مخالفین کا ارادہ ہے کہ فلسطین کا قصہ ہی ختم کر دیا جائے میں نے متعدد مرتبہ کہا ہے کہ فساد کی جڑ ـــــ اسرائیل ـــــ صرف بیت المقدس پر قبضہ کر کے خاموش نہیں ہو گا بلکہ تمام اسلامی حکومتیں خطرے میں پڑ جائیں گی، اگر ہم خاموش رہ گئے ـــــ اب بھی وقت نہیں گیا ہے کہ مسلمان متحد ہو کر سابقہ غلطیوں کا جبران کر سکتے ہیں اور مستکبرین ـــــ جن کا راس و رئیس ظالم امریکہ ہے اور اس کا ذلیل خادم اسرائیل ہے ـــــ کے خلاف حزب المستضعفین کی تشکیل کی جائے۔ ہاں اسلامی حکومتوں پر عموماً اور عرب حکومتوں پر خصوصاً واجب ہے کہ جو غلطی کر چکے ہیں اس کی اصلاح کریں اور خدا کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں۔

اور جو خطا ہم سے کی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ایجنٹوں اور شیطانوں کے ساتھ فوری کارروائی نہیں کی بلکہ اس فاسد جماعت کو مہلت دی۔ انقلابی حکومت اور اس کی فوج، انقلابی جارسس حضرات نے ابتداء میں ان کے ساتھ انقلابی برتاؤ نہیں کیا جب دن شاہ کی حکومت ختم ہوئی ہے اگر اسی دن ہم اس کے ان تمام مواقع کو تہس نہس کر دیتے جو ہمارے سامنے تھے مثلاً خبیث و عمیل صحافت کو خاموش کر دیتے، فاسد اور غلام رسالوں کو بند کر دیتے، ان کے سربراہوں کا محاکمہ کرتے ہر گروہ کے اقدامات پر پابندی لگا دیتے اور ان کے رؤسا سے محاسبہ کرتے، اور بڑے بڑے میدانوں میں پھانسیاں دیتے، ہر مفسد و فاسد کو قتل کر دیتے۔ اگر یہ سب کچھ ہم نے کیا ہوتا تو آج یہ مصائب ہم کو نہ برداشت کرنا پڑتے۔ بہر حال میں اپنے خدا اور محترم امت سے معافی کا خواستگار ہوں۔

۱۹/۸/۱۹۷۹ء

الجزائر کی آزادی اور ۲۵ سال انقلاب کے گزرنے کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم : میں اپنی طرف سے اور مسلم ایرانی معاشرہ کی طرف سے ظالم استعمار (جو اپنے کو متمدن کہتے ہیں) کے پنجۂ استبداد سے چھٹکارا پانے کی الجزائری بھائیوں کو پچیسویں سالگرہ آزادی کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ہماری قوم نے ان غیروں کے تسلط کی تلخی کا مزہ چکھا ہے۔ جنہوں نے ہماری خیرات کو ہمارے پٹرول کو (جی بھر کے) لوٹا ہے۔ اس میں امریکہ سب سے آگے ہے۔ آپ ہی کی طرح کے مصائب ہماری قوم نے بھی برداشت کئے ہیں۔ اور دینی برادری کی بناء پر ہماری قوم اپنے کو الجزائر اور دیگر اسلامی ممالک کے خوشی و غم میں شریک سمجھتی ہے، دنیا کے اس صدی کے مسلمانوں سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی مشکلات و اسباب کے بارے میں بحث کریں اور متحد ہو کر اسلام پر بھروسہ کر کے اس کے جھنڈے تلے رہ کر مسلمانوں کو استعمار کی قید سے نجات دلائیں۔ اس صدی کے مسلمان "جو مصائب کا شکار ہیں" جنہ نے استعمار اور شیطانی قوتوں سے سوائے بلاء و مصیبت کے کچھ نہیں دیکھا" ان پر واجب ہے کہ آپس میں حقیقی اتحاد پیدا کریں اور خدائے قدیر و اسلام عزیز کی طرف توجہ کریں تاکہ یہ چیزیں ان کی آزادی کا مقدمہ بن جائیں اسی لئے امت مسلمہ پر واجب ہے کہ مغرب اور اس کی ثقافت کی ذہنی غلامی سے آزادی حاصل کرے اور مسلمانوں کی ثقافت و اصالت سے بحث کریں اور ترقی یافتہ تمدن سے بھرپور وحی الٰہی سے مدد

حاصل ہو گئے اسلام کی ثقافت کو اپنا ئیں اور پھر اس کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں ..... افریقہ اور مشرق کی حکومتیں اسلامی انقلاب کے بعد اور بہادر الجزائری عوام کے انقلاب کے بعد اپنی طویل ولمبی نیند سے بیدار ہوئی ہیں اور یکے بعد دیگرے ہر حکومت امریکہ اور استعماری حکومتوں کے تسلط سے آزاد ہو رہی ہے۔ ان حکومتوں کے عوام کا فریضہ ہے کہ در آمد کی ہوئی ثقافتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں، ایشیا، افریقہ اور دیگر وہ حکومتیں جو بڑی بڑی طاقتوں کی غلامی میں زندہ ہیں، کو یہ حقیقت معلوم ہو جانا چاہیئے کہ فساد اور لبھانے والے مظاہر جو شرق و غرب اور حاکم حکومتوں کی طرف سے آتے ہیں وہ بہ نسبت اس خیر کے جو ان کی طرف سے آتا ہے، بہت زیادہ ہیں، اور اسلامی حکومتوں ـ مثلاً ایران، پر واجب ہے کہ اپنے اسلامی واجبات کی ادائیگی کی خاطر ابھرتی ہوئی حکومتوں کی مادی و معنوی امداد کریں تاکہ یہ حکومتیں استعمار کا مقابلہ کر سکیں جو موجودہ تمام مشکلات و مصائب کا ذمہ دار ہے اور فلسطینی و لبنانی عوام کی مدد کریں اور عالمی پیمانے پر جو آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں ان کی پشت پناہی کریں۔ ہم بہت ہی شدت کے ساتھ امریکہ کے ذریعے مصر و اسرائیل کے درمیان ہونے والی سازش کی مخالفت کرتے ہیں جو فلسطینی تحریک پر ایک ضرب کاری ہے۔

اے اسلامی حکومتوں کے ذمہ دارو! اور نمائندو، الجزائر میں جمع ہونے والو۔ آؤ ہم سب متحد ہو جائیں اور شرق و غرب کے مجرمین کے ہاتھ قطع کر دیں، ان مجرمین کا سرغنہ امریکہ و اسرائیل ہیں۔ فلسطینی عوام کے حقوق کی واپسی کے لیئے ہم اسے جڑ سے اکھاڑ دیں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو شعور عطا فرمائے اور اتحاد عطا فرمائے اور اسلامی حکومتوں کی عظمتِ رفتہ کو واپس کر دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روح اللہ الموسوی الخمینی ۲/۱۰/۱۹۷۹ء

عالمی تحریکہائے آزادی سے امام خمینی کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ان محترم دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مظلوم ایرانی عوام کے انقلاب اور امریکہ سے اپنا حق چھین لینے پر مبارکبادی کے ٹیلیگرام بھیجے ہیں، آپ حضرات کو معلوم ہے امریکہ ہمیشہ ایک ایسے خائن کی حمایت کرتا رہا ہے جو ایران میں اپنی پوری حکومت کے دوران لوگوں کو دھوکہ دیتا رہا تھا اور جس نے ایرانی عوام کو اپنی عزت مند اولاد پر ماتم کرنے پر مجبور کر دیا اور امت اسلامی کی ثروت و اموال کو چراتا رہا اور آجکل حکومت امریکہ کی پناہ میں زندگی گزارتا ہے۔ دنیا کی ہر ملت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دھوکہ باز اور جنایتکار کو عدالت کے کٹہرے میں بلائے اور یہ بھی بین الاقوامی مسلم قانون ہے کہ ظالم کے بارے میں محل جنایت ہی میں فیصلہ کیا جائے۔ کارٹر نے انسانی حقوق کو پامال کیا ہے اور خوف و دہشت پھیلائی ہے، فوجی مداخلت کرکے لوگوں کو ڈرایا ہے۔ جو ملت اپنا حق مانگ رہی تھی، اس کے خلاف اقتصادی پابندی قائم کی ہے۔ قرون وسطیٰ کی منطق اور جنگل کا قانون یہی دونوں چیزیں آج بھی انسانی اقدار اور حکومتی قوانین پر حاکم ہیں، مستکبرین اور طاقتوروں کی منطق مظلوم عوام کے ساتھ ہمیشہ سے یہی رہی ہے۔ وہ انسانی ارادے جو انسانی اور آسمانی تعلیمات سے رام اور تسلیم نہیں ہوتے انسان کی آنکھوں کو بصارت اور عقل کو بصیرت سے محروم کرتے ہیں کارٹر جیسے لوگوں کی ایک سب سے بڑی غلطی یہی تھی کہ وہ اسلامی انقلاب کے عمق اور روح کو نہیں سمجھ سکے عصر حاضر کے جوانوں کو نہیں پہچان سکے۔ وہ طاغوتی دیوانہ افکار اور مستکبرانہ روحی بیماری کی نظر سے عصر حاضر کی تحریکوں اور غلامی کی زنجیروں سے آزاد شدہ عوام کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ ایک غلط تصور ہے جس میں فساد بہت ہے۔

امت اسلامیہ پر واجب ہے کہ ——— اتحاد و ایمان اور قدرت الٰہی پر بھروسہ کر کے ——— ان مستکبرین کو ہمیشہ کے لئے اس غلط تصور سے نکال دیں اور اپنے ماحول اور مستضعفین کی حقیقت کو سمجھے اور مستکبرین و بڑی طاقتوں کی مکاریوں کو سمجھے تاکہ اپنی کھوئی ہوئی شخصیت کی تجدید کر سکے اور شیطانی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈہ کی قید سے نکل آئیں پھر اپنے عوام کی خداداد قدرت کو دیکھ لیں اور ملتوں کے مقابلے میں ان کو اپنی ذلت و رسوائی سے آگاہ ہونا چاہئیے تاکہ دنیا کو سکون ملے اور ظالموں کے ہاتھ ظلم اور زیادتی سے رک جائیں۔

اے میرے بہادر دوستو! اے وطن عزیز کو نجات دلانے والو! اپنے عوام کو ہوشیار کرو، بیدار کرو، سینکڑوں سال سے ان کے دماغوں میں جو فاسد پروپیگنڈے کئے گئے ہیں ان سے ان کے دماغوں کو دھو ڈالو، ایسے پروپیگنڈے جنہوں نے مغرب و استکبار عالمی کے سامنے ان کی شخصیت کو مسخ کر دیا ہے، ہمارے اسلامی انقلاب کے ساتھ اتحاد کرو، یہی مستضعفین کا انقلاب ہے۔ کیونکہ آج عزیز اسلام، ظالم کفر کے حملوں کی زد میں ہے۔ اور ہمارا اسلامی انقلاب، ایرانی انقلاب یا کسی معین منطقہ کے انقلاب سے پہلے دنیا کے مستضعفین کا انقلاب ہے۔

اے دنیا کے مسلمانو! اے انقلاب لانے والے مستضعفین جہان! اے غیر متناہی انسانی سمندر کے انسانو! اٹھو اور اسلام، عوام اور وطن کا دفاع کرو۔ اسرائیل نے مسلمانوں سے بیت المقدس لے لیا اور بڑی طاقتوں نے چشم پوشی سے کام لیا اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ پر قبضہ کرنے کے پروگرام بنا رہے ہیں لیکن مسلمانوں پر جمود چھایا ہوا ہے ان میں کوئی حس و حرکت ہی نہیں ہے۔ وہ تمام چیزوں سے بے پرواہ کھڑے تماشائی بنے دیکھ رہے ہیں۔

اٹھو اسلام اور مرکز وحی کا دفاع کرو، بھیڑیوں سے ڈرو نہیں! اسلام کو آج

تمہاری ضرورت ہے۔ تم خدا کے سامنے جواب دہ ہو، خدا پر بھروسہ کرو اور اتحاد کے ساتھ قدم بڑھاؤ۔

ہم ـــــــ عظیم اسلام کی پیروی کرتے ہوئے ـــــ تمام مستضعفین کی تائید اور حمایت کرتے ہیں اور تمہیں اور دنیا میں ہر اس تحریک کی تائید کرتے ہیں جو اپنے وطن کی آزادی کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے ہم اپنے فلسطینی اور لبنانی بھائیوں کی اسرائیل کے خلاف جنگ کی تائید کرتے ہیں اور ان شاء اللہ اسلام اور بشریت کے دشمنوں پر خدا کی مدد سے کامیاب ہوں گے اور امید کرتا ہوں خدا کی مدد جلد ہو اور خدا سے سب کی سلامتی و سعادت کی دعا کرتا ہوں

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

روح اللہ الموسوی الخمینی ۱۵/ ۱۱/ ۱۹۷۹ء

ہسپتال سے یاسر عرفات کو امام خمینی نے جو پیغام بھیجا تھا

حضرت یاسر عرفات ـ تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ!

آپکا مکتوب جس میں آپ نے اپنی دلی محبت اور میری بیماری کے سلسلہ میں اپنے تاثر کا اظہار فرمایا ہے وہ مجھے موصول ہوا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ مجھے شفا دے تاکہ میں اپنے کندھوں پر پڑے ہوئے اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو سکوں اور ان مشکلات کے دور کرنے کی کوشش کروں جسے دشمنان اسلام اور غاصب اسرائیل و صیہونیت کے ایجنٹوں نے مسلمانوں کے راستہ میں عموماً اور ہمارے فلسطینی بھائیوں کی راہ میں خصوصاً کھڑی کر رکھی ہیں۔ جس طرح کہ میں امید کرتا ہوں کہ اس سے

زیادہ بڑی کامیابیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ اس سلسلہ میں سب ہی کے لئے توفیق کی دعا کرتا ہوں

روح اللہ الموسوی الخمینی ۱۹۷۹/۱/۳۱ء

عرفہ کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا تمام مسلمانوں کے نام پیغام

اے بیت اللہ کے حاجیو! داہنے اور بائیں بازو والوں کی سازشوں خصوصاً غارت گرد ظالم امریکہ اور مجرم اسرائیل کی سازشوں کو دنیا والوں کے کانوں تک پہنچا دو اور ان سے مدد چاہو۔ ان مجرموں کے جرائم گناؤ اور خدا سے مسلمانوں کی اصلاح حال اور مجرمین کی کوتاہ دستی کی دعا کرو۔ میں خدا کے بھروسہ پر تم کو مدد اور غلبہ کی خوشخبری دیتا ہوں۔

ذی الحجہ الحرام/۱۳۹۹ھ ق، ۱۹۷۹/۱۰/۳۱ء

مغربی جرمنی کے ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندے سے انٹرویو کا خلاصہ

س: آپ کا مطالبہ ہے کہ اسرائیل کو ختم کر دیا جائے۔ فرض کیجیے فلسطینی عوام کامیاب ہو جاتے ہیں اور اسرائیل کی شکست ہو جاتی ہے تو یہودیوں کا کیا ہوگا؟

ج: یہودیوں کا حساب کتاب صیہونیوں سے الگ تھلگ ہے۔ اگر مسلمان صیہونیوں پر غالب آ گئے تو یہودیوں کا وہی انجام ہوگا جو ایران میں شاہ کے ختم ہونے کے بعد ہوا ہے۔ ہمیں یہودیوں سے کوئی غرض نہیں ہے، دوسری قوموں کی طرح وہ بھی ایک قوم ہیں اور انہیں بھی زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔

۱۹۷۹/۱۱/۱۰ء

اسلامی انقلاب کی پہلی سالگرہ کے موقع پر امام خمینی مدظلہ کے پیغام کا خلاصہ

میں متعدد بار کہہ چکا ہوں اور آج کے عظیم دن کے موقع پر بھی کہہ رہا ہوں۔ مشرق و مغرب کی بڑی طاقتوں سے قطع تعلق کرنا اور ہمارے عوام کا مستکبرین کے خلاف جہاد مستمر رہے گا کیونکہ مستضعف اور مستکبر کی صلح بے معنی ہے ہم سب جانتے ہیں کہ عالم اسلامی ہمارے انقلاب کی مکمل کامیابی کے انتظار میں ہے، ہم ان تمام ممالک کی تائید کرتے ہیں جو حصول آزادی کے لیے کوشاں ہیں ــــــ

ــــــ اور ہم ان سے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات کہہ دینا چاہتے ہیں کہ: حق لیا جاتا ہے حق ملتا نہیں ہے لہٰذا اٹھو اور ان بڑی طاقتوں کو تاریخ کے اوراق سے مٹا دو ..... میں یہ بھی کہہ چکا ہوں اور پھر خبردار کر رہا ہوں کہ اگر ستم دیدہ مشرق اور افریقہ، خود محنتا نہ ہوا اور ــــــ اپنے اوپر بھروسہ نہ کرے تو ہمیشہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں گے۔

آؤ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ اور مغرب کے مقابلہ میں انقلاب لاؤ، انہیں میدان سے بھگا دو۔ میں ہسپتال کے ایک گوشے سے افریقہ اور مشرق کو جو ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور تمام ان لوگوں کو جو ظلم کے اسیر ہیں خبردار کرتا ہوں کہ تم سب کے سب متحد ہو جاؤ اور اپنی زمینوں سے ناپاک امریکہ کے ہاتھ کاٹ دو۔ امریکہ اور دوسری بڑی طاقتیں ہمارے جوانوں کے خون سے کہنیوں تک بھر چکی ہیں بلکہ دنیا کے تمام بہادر مظلوموں کے خون سے ان کے ہاتھ بھرے ہیں۔ ہم ان سے آخری قطرہ تک جنگ کریں گے۔ ہم اپنے انقلاب کو تمام دنیا میں برآمد کریں گے کیونکہ ہمارا انقلاب اسلامی ہے اور جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا پوری

دنیا میں گونج نہ اٹھے گی ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ اور دنیا کے کسی حصہ میں بھی جب تک مستکبرین کے خلاف جہاد قائم رہے گا ہم وہاں موجود ہوں گے۔

ہم فلسطینی اور لبنانی عوام کا دفاع کریں گے۔ اسرائیل فساد کی بنیاد ہے۔ یہ ہمیشہ سے امریکہ کی فوجی چھاؤنی رہا ہے۔ میں بیس سال سے اس کے خطرہ سے ڈرا رہا ہوں ہم سب پر واجب ہے کہ قیام کر کے اسرائیل کو تخت سے اتار کر فلسطین کے عوام کو وہاں بٹھا دیں۔

ہم افغانستان کے باشندوں کی بھرپور مدد کریں گے۔ ظالمین کے خلاف جہاد کرنے والے عوام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ لہٰذا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند اپنی صفوں کو مضبوط کر لیں اور محکم ایمان کے ساتھ جنگ کریں تاکہ کامیاب ہوں اور یہ جان لیں خدا کی مدد قریب ہے۔

اے ایران کے عزیز عوام! تم نے ظالم مشرق اور مجرم مغرب کے دل میں رعب پیدا کر دیا۔ کسی حکومت سے ہرگز معاملہ نہ کرنا اور میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کرو گے اور جو شخص چاہے جس عہدہ کا ہو اگر وہ ایسا کرے تو ز مانے سے اس کا نام مٹا دو کیونکہ مشرق و مغرب سے سیاسی توافق اسلام اور مسلمانوں سے خیانت ہے۔ آج تو شہادت و خون کا دن ہے۔ مجھے ہر روز یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ ایران کے خلاف کہیں بھی کسی بھی دن کوئی سازش ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارا عزیز اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ حریت و استقلال و آزادی سے ہاتھ نہ اٹھائیں اور ہم بھی ہاتھ روکنے والے نہیں ہیں۔ افسوس کہ میں غیور عوام کی محفل میں اور اسلامی فوج کی خوشیوں میں شریک نہیں ہو سکا کیونکہ ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے لیکن میرا دل انہی لوگوں کے ساتھ ہے۔ میں خدا سے اسلام کی عظمت اور اسلامی معاشرہ کی فلاح و رفاہ کا سوال کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روح اللہ الموسوی الخمینی ۱۱/۱/۱۹۸۰ء ۔ ۲۲ بہمن ۱۳۵۸ھ ش ۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ق

نوروز کی مناسبت سے ایک تقریر کا خلاصہ

ہمارا سب سے بڑا فریضہ بڑی طاقتوں کے مقابلہ پر آنا ہے اور ہم میں اتنی طاقت ہے کہ ہم ان کا مقابلہ کر سکیں بشرطیکہ ہمارے مثقف حضرات مشرق و مغرب کی ثقافت کی فریفتگی سے اپنے کو آزاد کر سکیں اور اسلام کے سیدھے راستہ کی پیروی کر سکیں اور امت کے ساتھ ساتھ چل سکیں۔ ہم کمیونزم کے اتنے ہی شدید مخالف ہیں جس شدت سے ہم مغربی استعمار کے مخالف ہیں اور اس میں سرفہرست امریکہ ہے۔ اس وقت ہم صیہونیت اور اسرائیل سے شدید جنگ کی حالت میں ہیں۔ ۲۱/۳/۱۹۸۰ء

یونیورسٹی اور علومِ دینیہ کے طلاب سے امام خمینیؒ کے چند فقرے

تمام اسلحے اور برباد کرنے والے آلات جو منافقین کے قبضے میں ہیں یہ سب یا تو اسرائیل میں بنے ہیں یا روس کے بنائے ہوئے ہیں۔ ۲۴/۵/۱۹۸۰ء

لبنان کے شیعہ نمائندوں سے امام خمینی مدظلہ کی گفتگو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کئی سال پہلے سے میں اسرائیل اور اس کے جرائم کے بارے میں گفتگو میں، تقریروں

میں، کہتا رہا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ یہ غدہ سرطانیہ ہے جو عالم اسلامی کے ایک گوشہ میں پیدا ہو گیا ہے۔ یہ صرف قدس پر اکتفا نہیں کرے گا بلکہ اس کا نظریۂ یہ ہے کہ آگے بڑھیں یعنی اس کی سیاست امریکہ کی سیاست کے تابع ہے اور امریکہ کے مصالح کسی ایک مخصوص جگہ سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ اس کے مصالح بڑی طاقتوں کی سیاست کے تابع ہیں اور یہ طاقتیں اگر ان کا بس چلے تو پوری دنیا پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں۔ ہم لبنان کو ایران کا ایک جزء سمجھتے ہیں کیونکہ ہم اور وہ الگ الگ نہیں ہیں وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔

میں سید موسیٰ صدر کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ان کی پرورش کی ہے میں ان کو اپنی اولاد کی طرح چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں ان شاء اللہ وہ اپنے وطن واپس آئیں گے اور اس پر شدید افسوس ہے کہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔

مسلمان کو سب سے پہلے اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ مسلمان الگ الگ اپنی مخصوص زندگی بسر کریں اور ہر جماعت الگ حکومت کے زیر سایہ اپنی زندگی بسر کرے۔ اس زمانے میں یہ بات ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم خود دیکھ رہے ہیں کہ بڑی طاقتوں کی سیاست یہ ہے کہ وہ تمام حکومتوں کو ہڑپ کرلیں اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنی نیند سے بیدار ہوں، کیونکہ اکثر حکومتوں سے تو میں بالکل ہی مایوس ہوں، لیکن عوام کی بیداری اور اسلام کے جھنڈے اور قرآن کی حکومت کے تحت جمع ہو جانا بہت ہی ضروری ہے۔

۲۳ / ۵ / ۱۹۸۰ء

عالمی یومِ قدس کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا پیغام

مسلمانوں پر یوم قدس کا احیاء واجب ہے ۔۔۔۔ میں متعدد مرتبہ اسرائیل کی طرف متوجہ کر چکا ہوں کہ وہ صرف ان زمینوں پر اکتفا کرنیوالا نہیں ہے جنہیں غضب کر لیا ہے اب آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ اس نے کس طرح قدس کو اپنا دارالسلطنت قرار دے لیا اور امریکہ و حقوق انسان کے دفاع کرنے والے جو چلاتے ہیں اس نے ان کا کوئی پاس و لحاظ ہی نہیں کیا اور کتنی میٹنگیں اور جلسے اس کے اس اقدام کے خلاف ہوئے لیکن اسرائیل نے کوئی توجہ نہیں کی ان لوگوں کا اظہارِ ناپسندیدگی بناوٹی ہوتا ہے حقیقی نہیں ہوتا۔ امریکہ واقعی طور سے کبھی یہ نہیں چاہتا کہ قدس اسرائیل کا دارالسلطنت نہ ہو۔ لیکن دنیا کو دکھانے کے لیے اظہارِ ناپسندیدگی کرتا ہے ۔ یہ سب سیاسی چالبازیاں ہیں۔ اسی طرح انسانی حقوق کے دفاع کے لیے جتنی بھی کمیٹیاں بنی ہیں یا دیگر کمیٹیاں و تنظیمیں جو اُن کے مشابہ ہیں یہ سب کے سب ایشیا و افریقہ کے باشندوں اور مسلمانوں کو لوٹنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس اس کا ہے کہ مسلمان اسے نہیں سمجھتا۔ عوام کا فریضہ ہے کہ اس قسم کے اقدامات کا مقابلہ کریں کیونکہ زیادہ تر حکومتیں ــــ کچھ کو چھوڑ کر ــــ بڑی طاقتوں کے ساتھ ہیں۔ اسی لئے آپ دیکھتے ہیں کہ امریکہ ان جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اور مسلمان ــــ یعنی اسلامی حکومتیں ــــ خاموش رہتے ہیں، کوئی مخالفت نہیں کرتے۔ البتہ بعض زبانی طور سے مخالفت کرتے ہیں لیکن وہ بھی لقلقہ زبانی ہوتا ہے، دل سے مخالفت نہیں ہوتی۔

آپ نے ابھی دیکھا کہ امریکہ نے ہمارے عزیز جوانوں، لڑکے، لڑکیوں، عزیز

طلباء کے ساتھ کیسا وحشیانہ سلوک کیا ہے؟ اور یہ لوگ کتنی بہادری سے امریکی پولیس کے مقابلے میں ڈٹے رہے۔ ان کی پولیس، انکی پوری انتظامی طاقت، ادارۂ امن عامہ کا ان لوگوں نے کیونکر مقابلہ کیا؟ امریکہ کے تحقیقاتی اداروں میں ان پر کیا کیا مظالم ڈھائے گئے اور کیسی کیسی سختیاں کی گئیں اور کس کس طرح ان کو مارا پیٹا گیا۔ مگر انھوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا لیکن اپنے حقوق کے مطالبے سے باز نہیں آئے اور اپنے مقصد کے اثبات سے پیچھے نہیں ہٹے!

مسلمان ان ایرانی طلباء سے جو ملک سے باہر ہیں سبق لیں، خواہ وہ انگلستان میں ہوں یا یورپ میں یا امریکہ میں ہوں!

البتہ اسلامی حکومتوں سے میں مایوس ہو چکا ہوں۔ لیکن آخر عوام نے کیا کیا۔ ان جرائم کا ارتکاب جو امریکہ نے ہمارے جوانوں پر کیا اور آخر میں لندن نے کیا اس پر پبلک نے کیا کیا؟ کیا ردعمل ہوا؟ اگر کوئی احتجاج ہوا بھی ہوگا تو وہ ایرانیوں کی طرف سے ہوا ہوگا جس میں دوسرے افراد بھی شریک ہو گئے ہوں گے۔ لیکن عموماً پبلک نے کسی غم و غصہ کا کسی احتجاج کا مظاہرہ نہیں کیا اور اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ابھی تک اسلامی تعلیمات کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اسلام تمام مسلمانوں کو اتحاد اور عدم تنازع کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر آپس میں لڑو گے تو کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ مدتوں سے جو مصائب ہم پر پڑ رہے ہیں اور آج تک پڑتے چلے آرہے ہیں، ان میں سے اکثر تو ایسی اختلافات کی وجہ سے ہیں۔ بہت سی اسلامی حکومتیں ہیں میں ان کو اسلامی حکومتیں نہیں کہوں گا بلکہ ان کا نام بھی یہ نہ ہونا چاہیئے کہ بھلا مصر کو آپ کیونکر اسلامی حکومت کہیں گے؟ پس یہ حکومتیں جو ممالک اسلامیہ پر مسلط ہیں، یہ مسلمانوں کی مخالفت میں کام کرتی ہیں اور یہ امریکہ

کے اشارے پر ناچتی ہیں اس کے لئے ایرانی مسلمانوں کا قتل کرتی ہیں اور ان مسلمانوں کو قتل کراتی ہیں جو ایران میں رہ کر امریکہ اور روس کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ بھلا ہم انورالسادات جیسے اشخاص کو مسلمان کیسے سمجھ لیں جو اپنے ملک میں امریکی فوجی اڈا بنانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ وہاں سے ایرانی عوام پر حملہ کیا جا سکے۔ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ آخر ہم عراقی حکومت کو کیسے مسلمان تسلیم کریں جبکہ وہ ایران میں مخالفین کو اسلحے سپلائی کر رہی ہیں اور ایرانی حدود پر ہمیشہ حملے کرتی رہتی ہے اور امریکہ کے مصالح کے لئے کام کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ امریکہ نے روس کو بھی دھوکا دیا ہے کیونکہ روس بھی اب عراق کی مدد کر رہا ہے۔ حالانکہ عراقی حکومت امریکہ کی طرفدار ہے نہ کہ روس کی۔ اب یہ روس سے مدد لے کر ایران پر حملہ کر رہی ہے تاکہ امریکہ کے لیے راستہ ہموار ہو جائے نہ کہ روس کے لیے..... بہر حال جو بھی ہو اگر مسلمان متحد ہوتے اور اتحاد کا خیال رکھتے تو قدس کا واقعہ رونما نہ ہوتا نہ افغانستان کا مسئلہ درپیش آتا بلکہ دیگر وہ تمام حادثات مسلمانوں کو درپیش نہ آتے جو آئے، نا جانے مسلمان کب تک غافل رہیں گے؟ یہ بڑی طاقتوں کے خلاف کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟

اے حکمرانو! ہوشیار ہو جاؤ! تمام مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہیئے۔ یوم القدس تمام مسلمانوں کی بیداری کا دن ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس دن کی مناسبت کا احیاء کریں۔ اگر رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو مسلمانوں کے تمام گروہ اور تمام مسلمان یوم القدس منانے کے لئے مظاہرات کریں اور سب مل کر پیدل مارچ کریں تو یہ مفسدین کو رد کرنے کا مقدمہ ہو گا اور انہیں اسلامی ممالک سے نکالنے کا ذریعہ ہو گا۔ لیکن جب ہم سستی کریں گے، سارے مسلمان کاہلی کریں گے اور عوام خاموشی کا راستہ اختیار کریں گے اور اس سلسلے میں قیام، انقلاب اور مظاہرہ سے خوف کھائیں گے،

اور اسرائیل دیکھے گا کہ مسلمانوں میں اختلاف ہے، مصر اس کا بھائی ہے، حکومت عراق اس کی دوست ہے تو پھر وہ رفتہ رفتہ آگے بڑھنے لگے گا۔ اگر آپ نے سُستی برتی تو یقین کیجئے کہ وہ فرات پر حملہ کرے گا اور ان تمام مقامات پر قابض ہو جائے گا میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں توفیق دے کہ ہم پھر قدس میں جا کر نماز پڑھیں۔

میں تمام مسلمانوں سے امید کرتا ہوں کہ یوم قدس کا احترام کریں اس دن تمام ممالک اسلامی میں رمضان کے آخری جمعہ میں مظاہرہ کریں۔ مجالس و محافل کا انعقاد کریں۔ مسجدوں میں جمع ہوں، نعرے لگائیں ــــ

جب کروڑوں مسلمان نعرے لگائیں گے تو اسرائیل محض آواز سن کر ڈر جائے گا کیونکہ جب تقریباً ایک ارب مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر قدس کے دن، امریکہ مردہ باد، اسرائیل مردہ باد اور روس مردہ باد کے نعرے لگائیں گے تو اسرائیل کا حال برا ہو جائے گا۔

مسلمانو! تمہاری تعداد ایک ارب ہے تمہارے زمینی خزانے بہت ہیں پوری دنیا تمہارے طبیعی خزانوں کی محتاج ہے ان خصوصیات کو حذف کرنے کیلئے بڑی طاقتوں نے تمہارے درمیان اختلاف ڈالا ہے تاکہ وہ خزانے لوٹیں تو اعتراض کرنے والا کوئی نہ ہو

جاگو اور خدا کے لئے اٹھو، اللہ کے لیئے جمود اور سکوت کرو، خدا کے لئے آپس میں جھگڑا مت کرو۔ کوئی شخص تم میں سے یہ قبول نہ کرے کہ خارجی سازش اسی کے خلاف کی گئی ہے سازش ضد سے بنتی ہے۔ خارجی سازش اشخاص کے خلاف نہیں ہوتی۔ سازش کرنے والے اشخاص کو اہمیت نہیں دیتے۔ سازش تو اسلام کے خلاف ہے۔ امریکہ کی نظر میں افراد و اشخاص کی اہمیت نہیں ہے کہ اس کے یا اُس کے خلاف سازش کا جال تیار کرے وہ تو جانتا ہے کہ سب سے اہم اسلام ہے، امریکہ اسلام کے خلاف ہے۔ اسلام ہی نے امریکہ کی کمر توڑی ہے، امریکہ کو اس سے یا اُس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کو تو اسلام سے اور ان لوگوں سے جو اسلام کا نعرہ

لگاتے ہیں ان سے ضرر پہنچا ہے۔ امریکہ کو مجھ سے یا صدر جمہوریہ سے ممبران پارلیمنٹ یا حکومت سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ان لوگوں سے بلکہ مستضعفین اور عوام سے بھی اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا۔

اگر مسلمانوں کو یہ احساس ہو جائے کہ ہم اللہ سے ہیں اور اللہ کے لئے ہیں تو انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا اور نہ اسرائیل ایک قدم آگے بڑھ سکتا ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ عربی سرزمین سے اسرائیل کو نکال باہر کریں۔ صرف اس پر اکتفا کر لینا کافی نہیں ہے کہ قدس کو دارالسلطنت نہ بنانے دیا جائے اور دھوکا باز امریکہ سے ہوشیار رہیں اور انہوں نے یہ کمیٹیاں جو بنائی ہیں سب دھوکے کی کمیٹیاں ہیں۔

...... ہر شخص پر قیام واجب ہے، مسلمانوں پر ان دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ ان حکومتوں سے کسی خیر کی توقع فضول ہے...... یہ حکومتیں کچھ نہیں کریں گی۔ لہٰذا عوام کو قیام کرنا چاہیئے۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہو جائیں اور اپنے اپنے ملکوں سے فساد کے بیج اکھاڑ پھینکیں اور اس فاسد بیج اسرائیل کو مسجد اقصیٰ اور تمام اسلامی ممالک سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے اور ان شاء اللہ ہم سب قدس جائیں گے اور نماز وحدت پڑھیں گے۔

سربراہان مملکت پر واجب ہے کہ وہ متنبہ ہو جائیں اور مسلمانوں پر ضروری ہے کہ وہ اس یوم قدس کی طرف متوجہ ہو جائیں جس کا زندہ کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اگر ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں یوم قدس پر تمام اسلامی گروہوں کی طرف سے نعرے بلند ہوتے رہے اور مظاہرے ہوتے رہے تو یہ مفسدین کو ملک سے بھگانے اور ممالک اسلامیہ کو ان کے مکروفریب سے نجات دلانے کی تمہید ہو گی۔

اگر ہم نے کاہلی برتی اور مسلمانوں نے سستی برتی اور عوام انجام پانے والے امور سے دور و بے تعلق رہے اور ان کے قیام و تحریک میں کمزوری پیدا ہوگئی تو اسرائیل کی ہمت اور بڑھ جائے گی کیونکہ جب وہ دیکھے گا۔ عوام میں اختلاف ہے، حکومت مصر ایک طرف ہے، عراق نے دوستی کا ہاتھ بڑھا رکھا ہے تو ظاہر ہے کہ مزید توسعہ کی کوشش کرے گا۔ آپ لوگوں کو یہ یقین کرلینا چاہیئے کہ اگر آپ اسی وضع پر باقی رہ گئے تو اسرائیل آپ کی زمینوں پر فرات تک قابض ہو جائے گا اور اسی لئے وہ زمینوں کو اپنی ملکیت خیال کرتا ہے۔ لہٰذا بڑی مضبوطی اور سختی کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جائیے۔

۶/۷/۱۹۸۱ء

قدس کانفرنس میں شریک ہونیوالوں سے ملاقات کے وقت امام خمینی کی تقریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں تمام مسلمانوں کو ماہ رمضان المبارک کے داخل ہونے کی مبارکباد دیتا ہوں اور مسلمانوں کے لیئے (واقعی طور سے) مبارک دن وہ ہوگا جب وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرکے اپنے مشکلات کا حل تلاش کرلیں گے۔

تنہا قدس ہی مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ منجملہ مسائل کے ایک یہ بھی ہے کیا افغانستان کا مسئلہ مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے؟ کیا ترکیہ مسلمانوں کی مشکلات میں شامل نہیں ہے؟ کیا مصر کا مسئلہ مسلمانوں کے مسائل میں سے نہیں ہے؟ کیا عراق کا مسئلہ مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے؟ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان بنیادی اسباب کو تلاش کریں جن کی وجہ سے یہ اسلامی ممالک مشکلات کا شکار ہیں کہ آخر یہ مشکلات کہاں سے پیدا ہوئے؟ ان کا حل کیا ہے؟ مسلمان ہر جگہ کیوں حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہیں؟ اس کا

کیا حل ہو سکتا ہے؟ جس کی وجہ سے ہم اپنی تمام مشکلات پر غالب آسکیں اور ان کا حل تلاش کر سکیں، قدس، افغانستان اور دیگر اسلامی ملک آزاد ہو جائیں۔

مسلمانوں کی مشکلات کا سرچشمہ ان کی حکومتیں ہیں۔ یہی حکومتیں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو یہ سیاہ دن دکھائے ہیں۔ لیکن عوام کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عوام تو اپنی ذاتی فطرت کی بناء پر تمام مشکلات کے حل پر قادر ہیں، مسئلہ صرف حکومتوں کا ہے۔

اگر آپ اسلامی حکومتوں پر نظر ڈالیں تو شاید ہی کوئی ایسی مشکل ہو جس کا سبب حکومت نہ ہو، انہی حکومتوں نے مشرق و مغرب کی بڑی طاقتوں سے اپنے روابط استوار کرنے کے لیئے اور ان کی غلامی کی خاطر ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیئے مشکلات پیدا کی ہیں۔ اگر مسلمان اس پتھر کو راستے سے ہٹا دیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں۔ اور حل تو عوام کے ہاتھوں میں ہوتا ہی ہے۔ آپ نے خود ہی دیکھا ہو گا کہ ہماری مشکلات دوسروں کی مشکلات سے کہیں زیادہ پیچیدہ تھیں اور معزول شاہ کی شیطانی طاقت دوسروں کی طاقت سے کہیں زیادہ تھی۔ اسے بڑی قوتوں کی تائید کے ساتھ تمام اسلامی اور غیر اسلامی حکومتوں کی بھی تائید حاصل تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے اپنی مشکلات کو حل کرنے کے لیئے کسی دوسرے ملک یا دوسری طاقت کا سہارا نہیں لیا بلکہ خود ہمارے عوام نے مسئلہ حل کیا ہے۔

ہمارے عوام بزدلی سے شجاعت کی طرف، مایوسی سے یقین کی طرف، حُبِ ذات کو چھوڑ کر خدا کی طرف، اختلافات سے اتحاد کی طرف متوجہ ہو گئے یہ اعجازی تبدیلی صرف اسی مشکل مسئلہ کے حل کے لیئے پیدا ہوئی، جن کو پوری دنیا ناقابل حل سمجھتی تھی یہ تو خیال بھی نہ کیجئے کہ ایرانی عوام کے پاس اسلحے تھے، جی نہیں! ان کے پاس صرف پتھر چھڑیاں، خالی ہاتھ اور معنوی ہتھیار تھے۔ معنوی ہتھیار سے مراد اسلام پر ایمان

ایمان باللہ، منبع قدرت پر بھروسہ اور اتحاد الکلمہ ہے۔

آپ غیر فوجیوں کے ہاتھوں میں جو بندوقیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ ان لوگوں نے شاہ کے جلادوں سے چھینی ہیں ورنہ اس سے پہلے ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ پورے عوام کا تہران سے سرحد تک ایک ہی قول ایک ہی نظریہ تھا۔ اور یہ ساری فاسد تنظیمیں اس وقت اپنے سوراخوں میں خوفزدہ حیوانات کی طرح چھپی ہوئی تھیں، میدان میں صرف عوام تھے اگر آپ ایران میں گھومتے تو راجدھانی سے سرحدوں تک چھوٹے چھوٹے بچوں کی آواز آرہی تھی ——— ہم اسلام چاہتے ہیں اور جمہوری اسلامی چاہتے ہیں ——— تمام لوگوں کی زبانوں پر یہی جملے تھے چاہے وہ مریض ہوں یا بستر سے نہ اٹھ سکنے والے ہوں یا ہسپتالوں میں ہوں اور یہ نور الٰہی کی ایک شعاع تھی جس نے ہمیں اس گہرے خواب سے بیدار کردیا جس میں ہمیں بڑی طاقتوں نے مبتلا کردیا تھا۔ اور اس غفلت سے چونکا دیا جس میں بڑی طاقتوں نے ہمیں پھنسا رکھا تھا اس طرح وہ مشکل گرہ کھلی جس کو دنیا محال خیال کرتی تھی۔ ہماری مشکلات کا مرکز شاہ، اس کے جلاد اور حاشیہ بردار تھے۔ اور ان کا حل عوام کے ہاتھوں میں تھا نہ ایک بندوق ہماری ملت کے لئے باہر سے آیا ——— اور نہ کسی خارجی حکومت کی کسی قسم کی ہمیں امداد مل رہی تھی، بلکہ سب کے سب ہمارے مخالف تھے۔ عراق و کویت دونوں بڑی شدت سے ہماری مخالفت کرتے تھے اور مصر کی حالت تو معلوم ہی ہے۔ یہی حال دیگر حکومتوں کا بھی تھا۔ تمام طاقتیں ہمارے خلاف صف بستہ ہوگئی تھیں اور ہماری ملت خالی ہاتھ سب کے مقابلے میں ایک صف میں تھے اور بالکل نہتے تھے اور پھر انہی نہتوں نے ایک مرتبہ اس سد سکندری پر حملہ کرکے اسے ریزہ ریزہ کردیا جس کے ٹوٹنے کو لوگ محال خیال کرتے تھے۔

ہم پر واجب ہے کہ عوام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں وہ چاہے جہاں کے

کے ہوں۔ اور اگر آپ اور علماء اور تمام اسلامی ممالک کے دانشوران.......... اسلامی یونیورسٹیوں کے طلاب اسلامی ممالک کی مشکلات کو حل کرنا چاہتی ہوں تو سب پر عوام کو بیدار کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ہی عوام کو لے لیجئے کہ ان کو اس بات پر مجبور کر دیا گیا تھا کہ یہ کبھی امریکہ و روس کے مقابلے میں نہ کھڑے ہوسکیں چاہے ان پر جتنی سختی کی جائے اور تقریباً یہی عقیدہ ہر ملک کے عوام کے ذہنوں میں راسخ کر دیا گیا ہے، لہٰذا سب سے پہلے تو ان کو یہ بتانا چاہیئے کہ امریکہ و روس کا مقابلہ کرنا ممکن ہے اور امکان کی سب سے بڑی دلیل اس کا واقع ہو جانا ہے اور ایران میں ایسا واقع ہوا۔ دوسری حکومتوں اور عوام کو یہ خیال نہ ہو کہ ایران کے پاس عدد اور سامان زیادہ تھا، جی نہیں بلکہ عراقی قبیلوں کے پاس اسلحے کہیں زیادہ ہیں لیکن دراصل وسیع پروپیگنڈے کے ذریعے ان کے افکار کو بدل دیا گیا ہے اور ان کو اسلام سے مایوس کر دیا گیا ہے اور لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات عام اسلامی ممالک میں منتشر کر دی گئی ہے اور یہ تمام مستعمرین اور ان کے ایجنٹوں کے پروپیگنڈوں کے ذریعے کیا گیا ہے

وہ لوگ جن کے دل ملتوں کے لیئے تڑپتے ہیں، اور جو اسلام پر عقیدہ رکھتے ہیں اور اسلام کے لیئے کام کرنا چاہتے ہیں.... ان کا فریضہ ہے کہ جہاں بھی ہوں عوام کو بیدار کریں تاکہ عوام اپنی کھوئی ہوئی شخصیت کو دوبارہ حاصل کر سکیں، کیونکہ عوام نے اپنی شخصیت کھو دی ہے اور اپنا وطن بھول گئے ہیں۔ انکو تو صرف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کے مقابلے سے عاجز ہیں اور ایسا ہے اور ایسا ہے اس لیئے عوام کے ذہنوں سے ان خیالات کا نکالنا اور ان کے ذہنوں میں یہ بٹھانا کہ وہ اس پر قادر ہیں بہت ضروری ہے۔

جس قوم کی تعداد کروڑوں میں ہو اور وسیع الارضی کے مالک ہوں اور ان کے پاس

بے پناہ زمینی خزانے ہوں، انہیں تائید الٰہی بھی حاصل ہو اس قوم کے ذہن میں عاجزی کا تصور تو دور دور تک نہیں آنا چاہیئے۔ آپ ذرا روس اور اس کی عظیم شیطانی طاقت کو دیکھئے کہ اس عظمت کے باوجود وہ افغانی مجاہدین کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عوام کچھ طے کرلیں تو ان پر دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس لیئے عوام کو بیدار کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے عوام بھی بیس سال پہلے خوابِ غفلت میں تھے لیکن اس وقت سے اب تک خطیبوں نے، علماء نے یونیورسٹیوں کے اساتذہ و تلامذہ نے مسلسل کوششیں کیں اور رفتہ رفتہ مظاہرات کی نوبت آگئی۔

اور پھر مظاہرات اتنے زیادہ ہونے لگے کہ سڑکیں آدمیوں سے چھلکنے لگیں اور رفتہ رفتہ ان میں (اللہ اکبر) کے نعرے بھی شامل ہوگئے اور پھر تو شیطانی قوت کے بس میں یہ بات نہ رہ گئی کہ وہ اللہ اکبر کے مقابلے میں ٹھہر سکتی —— ساری بڑی طاقتیں اس شیطانی طاقت کو باقی رکھنا چاہتی تھیں —— اور میں بھی جانتا تھا کہ تمام بڑی طاقتیں اپنے اس خادم —— شاہ —— کو باقی رکھنا چاہتی ہیں جو بغیر کسی تردد کے ان کی خدمت کرتا ہے تاکہ یہ لوگ اپنے منافع حاصل کرتے رہیں اور مفت میں ہمارے تمام ذخیرے لوٹتے رہیں، لیکن جب عوام نے انکار کر دیا تو پھر یہ بات ناممکن ہوگئی۔ اسی لیئے سب سے زیادہ ضروری عوام کی ضرورت ہے کہ جس کے لیئے لوگ خیال کریں کہ یہ ناممکن ہے یہ ہو نہیں سکتا عوام اس کو ممکن بنا کر دکھا دیں اور اسی لیئے ہر ملک کے عوام کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی حکومتوں کو اپنی بات منوانے پر مجبور کر دیں ورنہ اپنی حکومتوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو ایرانی عوام نے کیا تاکہ مسئلہ حل ہو سکے۔ یاد رکھیئے جب تک ان لوگوں کو گدیوں سے اتارا نہیں جائے گا جو سنگِ راہ بنے ہوئے ہیں اس وقت تک مشکل نہیں حل ہوگی۔ ہر جگہ ہر اسلامی ملک بلکہ تمام ممالک میں یہی زعماء قوم ہیں جو عوام

کی فکری، مادی اور معنوی افکار میں پختگی نہیں آنے دیتے اور ان کے اردگرد کے اساتذہ جوانوں کو فاسد کرتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ سب سے بڑی رکاوٹ یہ حکومتیں ہیں اور یہی مراکز حکومتیہ اپنے اختلافات کے باوجود جوانوں میں تکامل اور فکری پختہ کاری نہیں پیدا ہونے دیتے اور مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ یہ بڑی طاقتیں جنہوں نے بڑی گہرائی سے ہمارے حالات کا مطالعہ کیا ہے اور مدتوں پہلے سے اپنے جاسوسوں، جانکاروں ...... بلکہ سینکڑوں سال سے اپنے جانکاروں کو بھیج کر اشخاص اور قبیلوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں بلکہ زمینوں، جنگلات بلکہ تمام مقامات کے بارے میں معلومات و تحقیقات اکٹھا کر لیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں کہ ہمارے معاشرے میں صرف ایک ہی چیز ایسی ہے جو ان کا مقابلہ کر سکتی ہے اور وہ اسلام ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسلام پر توجہ کی اور سب سے پہلا کام یہی کیا کہ اسلام کے مقابلے میں انہوں نے اسلامی ممالک میں اپنی مرضی کا بادشاہ بنایا اور جو ان کی مرضی پر نہ چلا بغاوت کر کے اسے ختم کرادیا۔ یہی فاسد حکومتیں سب سے بڑی اسلام دشمن ہیں اور ان حکومتوں کے ذریعے مسلمانوں میں نسل پرستی، طائفیت کو رواج دیا۔ عرب کو عجم کے خلاف، ترک و عجم کو عرب کے خلاف، ترکوں کو دوسروں کے خلاف ابھارا، ہر قوم کو دوسرے کا مخالف بنا دیا۔ میں نے متعدد مرتبہ کہا کہ قومی تعصب مسلمانوں کی بربادی کا بنیادی سبب ہے کیونکہ اسی جذبۂ قومیت نے ایرانی عوام کو تمام اسلامی عوام کے مدمقابل کر دیا۔ عراقی عوام دوسروں کے مدمقابل ہو گئے۔ اسی طرح تمام عوام ایک دوسرے کے مدمقابل ہو گئے۔ یہی استعمار کا مقصد تھا کہ مسلمان متحد نہ ہو پائیں، وہ ہو گیا۔ میں نے خود عراقی حکومت سے سنا ہے ـــــ ایسی حکومت جو ان لوگوں سے پہلے تھی اور یہ موجودہ لوگ ان پہلے والوں سے بھی بدتر ہیں ـــــ وہ حکومت کہتی تھی ہم بنی امیہ کی بزرگی کو دوبارہ زندہ کریں گے! یہ نظریہ اسلام کے خلاف ہے۔ اسلام تو خدائی بزرگی کے مقابلے

میں تمام بزرگیوں کو ختم کرنے آیا تھا اور یہ بنی امیہ کی بزرگی کا احیاء چاہتے تھے۔ یہ خود ان کا نظریہ نہیں تھا بلکہ ان کے آقاؤں نے ان کو یہ سبق پڑھایا تھا تاکہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو اور دشمنی کی فضاء پیدا ہو، ایران میں کافی دنوں پہلے لوگ قومیت کا ڈھول بجایا کرتے تھے اور بنیادی مسائل سے غافل تھے اگرچہ ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ بعض ان میں بے غرض تھے۔ اس قومیت نے ایران میں اسلام کا جنازہ نکالنا چاہا تھا۔ اسلام تو تمام قوموں کو ایک کرنے آیا تھا اور سب کو کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر کرنے آیا تھا۔ ایک کو دوسرے پر فضیلت کا قائل نہیں تھا، اس کا نعرہ تھا نہ عرب کو عجم پر فضیلت ہے نہ عجم کو عرب پر فضیلت ہے اور نہ ترک کو ان دونوں میں کسی ایک پر، اور نہ کسی قوم کو کسی قوم پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر اور نہ ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے، البتہ صاحبانِ تقویٰ کو فضیلت ہے...... اسلام کا التزام کرنے والوں کو فضیلت ہے، لیکن ایک قوم کو دوسرے پر فضیلت دینے کا نعرہ بڑی طاقتوں کا پروپیگنڈہ تھا اور یہ ان کے اشاروں کی بناء پر تھا تاکہ وہ ہمارے خیرات کو لوٹ سکیں اور افسوس تو اس کا ہے کہ حقیقی مسلمان بھی اس پروپیگنڈے کو قبول کرکے اس سے متاثر ہوگئے چند سال پہلے ——— میرا خیال ہے رضا خان کے زمانے میں ——— کچھ فلمیں بنائی گئی تھیں اور ان میں اشعار پڑھے گئے تھے اور ایسے خطابات دیئے گئے تھے، جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسلام ایران میں غالب آیا اور اس سے عربوں کی شجاعت کا اظہار ہوتا تھا اور ایسے اشعار پڑھے گئے جس میں یہ مضامین تھے اور اس فلم میں یہ دکھایا گیا تھا کہ عرب کیوں کر آئے اور کس طرح (ایوان کسریٰ) پر غالب ہوئے۔ یہ منظر دیکھ کر ان قومی لوگوں نے، ان خبیثوں نے اپنے اپنے رومال نکالے اور اس بات پر کہ "اسلام غالب آگیا اور اس نے فاسدین و سلاطین کو قتل کر دیا"

خوب خوب روئے .... یہ موضوع ہمارے ذہنوں میں اور عوام کے ذہنوں میں ہر ہر جگہ مخصوص طرح سے بٹھایا گیا۔ اور عرب ممالک میں اس کی تائید کی جانے لگی کہ عرب کو ایسا ہونا چاہیئے .... یہ سب غلط ہے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے غیر عرب ملکوں میں لوگوں کو اس کے ذریعہ عربوں کے خلاف ابھارا جاتا ہے یہ اسلامی تعلیم کے مخالف ہے بڑی طاقتوں کا یہی مقصد تھا جس میں وہ کامیاب ہو گئے چنانچہ یہ لوگ (بڑی طاقتیں) دوسری عالمگیر جنگ میں جب عثمانی حکومت پر غالب ہوئے تو حکومت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پندرہ حکومتوں میں تقسیم کر دیا اور ہر حکومت کا بادشاہ اپنا ایک خادم رکھا۔ اور افسوس اسی کا ہے کہ جو لوگ اصل بات سمجھ پائے انہوں نے بھی اس کا کوئی (خاص) نوٹس نہیں لیا اور اب بھی نہیں لے رہے ہیں۔ ہماری آج کی مشکلات ہماری حکومتیں ہیں اور اسلام کی بھی مشکلات یہی اسلامی حکومتیں ہیں اور اس مشکل کا حل نکلنا ہی چاہیئے۔ اگر اسلامی حکومتیں بیدار ہو جائیں اور اسلام سے وابستہ ہو جائیں اپنی عربیت کو چھوڑ کر مسلمان بن جائیں، ترکیت کو ترک کر کے اسلام کے دامن میں پناہ لے لیں تو ساری مشکلات کا حل نکل آئے گا اور اگر ایسا نہ کیا تو یہ مشکل اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب تک تمام اقطار میں وہی نہ ہو جائے جو ایران میں ہوا ہے۔ ایران نے اس مسئلے کا حل نکال لیا۔

اسی طریقہ سے تمام عالم اسلامی میں اس مشکل کا حل نکالا جا سکتا ہے، ہمیں اس کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ حکومتوں کی طرف سے مشکل کا حل ہو گا، یہ حکومتیں اپنے کو فائدہ پہنچانے کی فکر میں ہیں۔

اسلامی حکومتوں کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اگر یہ کبھی اسلام کے بارے میں بات کریں تو صرف عوام کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ صدام کے اسلام اور محمد رضا خان کے

اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے اسی طرح انورالسادات مصری کا اسلام ویسا ہی ہے
جیسا صدام کا ہے۔ یہ سب لفظ اسلام کا استعمال کرتے ہیں، لیکن سب کا نظریہ ایک ہے
ایران کو فنا کرنے پر سب ہی متحد ہیں، ایران کیا ہے؟ ایران ایک اسلامی سرزمین ہے
یہ لوگ مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے کفار کی مدد کر رہے ہیں۔ سادات کے
اسلام کی نوعیت یہ ہے اور اس کا اسلام یہ ہے اور صدام کا اسلام بھی اسی طرح کا
ہے! وہ اسلام کا دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمان ہے ..... اور کبھی کبھی اپنی
تقریروں میں کہتا ہے: میں ایرانی عوام کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن شاید ہی کوئی ایسا دن گزرتا ہو جب
اس ملک اور اس کے عوام پر اس کی توپیں نہ اگلتی ہوں، یہ مخصوص قسم کا اسلام ہے
.... یہ اسلام امریکہ سے یا روس سے لایا گیا ہے لیکن ہم جب تک حقیقی اسلام کی
طرف رجوع نہ کریں گے .... رسول خداؐ کے اسلام کی طرف اس وقت تک
ہمارے مشاکل اپنی حالت پر باقی رہیں گے اور ہم نہ قضیۂ فلسطین حل کرسکیں گے اور نہ افغانستان
کا مسئلہ اور نہ دیگر ممالک کا مسئلہ حل کر پائیں گے۔ اس لئے عوام کا فریضہ ہے کہ
پہلے اسلام کی طرف رجوع کریں اب اگر حکومتیں بھی اسلام کی طرف پلٹ آتی ہیں تو کیا کہنا
اور اگر نہیں پلٹتیں تو عوام کو حکومتوں سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

آپ لوگوں پر عوام کو بیدار کرنا واجب ہے۔ جن لوگوں کو اپنے ملکوں سے
ہمدردی ہے ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ اپنے عوام کو بیدار کریں تاکہ وہاں بھی ویسی ہی
تبدیلی آئے جیسی ایران میں آئی ہے، جہاں بھی یہ تبدیلی آگئی وہاں کا مسئلہ حل ہو جائیگا
لیکن جہاں عوام میں گروہ بندی ہو دو گروہ یا پارٹیاں اور سوسائٹیاں ہوں اور ہر ایک دوسرے
کی ضد ہوں اور حکومتوں کا یہی حال ہو تو ان افکار اور ان حکومتوں کے ہوتے ہوئے انقلاب کا
تصور محال ہے۔ سب سے پہلے اسلامی تعلیمات اپنایئے اور جس طرح اسلام

نے حکم دیا ہے کہ ہر جگہ کے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اور جس طرح حبل اللہ سے تمسّک کا حکم دیا ہے اور جھگڑے سے روکا ہے تو جب تک ان سب باتوں پر عمل پیرا نہ ہو جاؤ گے تب تک فاسد حکومتوں کے فشار بڑی طاقتوں کے دباؤ سے نجات نہ پاؤ گے بشرطیکہ تم اس امر الٰہی اور دعوت الٰہیہ کو صدر اسلام سے قبول کرو ...... اور اگر اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ صرف کسی امر پر جمع ہونے کے لئے پیغامات بھیجتے ہو تو یہ کام نہیں ہو سکتا ہم اپنے مقاصد میں اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب اپنے افکار کو اسلامی افکار سے بدل دیں۔

میں آپ حضرات ـــــ میرے وہ دوست وعزیز جو یوم قدس کے لئے ہر طرف سے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں ـــــ سے امید کرتا ہوں کہ آپ موفق ہوں گے میں تمام مسلمانوں کے لئے توفیق کی امید کرتا ہوں اور اس دن کی امید کرتا ہوں کہ جب اسلامی ممالک سے تمام فساد کے بیج جڑ سے اکھڑ جائیں اور سب میں بھائی چارگی پیدا ہو جائے مسجد اقصیٰ اور ہمارے اسلامی ملک سے اسرائیل کے ہاتھ کوتاہ ہو جائیں، اور سب مل کر قدس چلیں اور وہاں نماز وحدت ادا کریں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

۹/۸/۱۹۸۱ء

حجاج کرام کے نام امام خمینی مدظلہ کا پیغام

..... دنیا کے تمام مسلمانوں کے جمع ہونے کے شروع کے ایام ہیں اور تمام مذاہب اسلامیہ

کا فکری لحاظ سے نزدیک ہونا تاکہ ان کے ممالک بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات حاصل کریں۔

آج خدا پر بھروسہ اور اتحاد کلمہ کے ذریعے ایران ! شرق وغرب کے سرکشوں کا ہاتھ قطع کرنے پر اور پرچم اسلام و توحید کے نیچے جمع ہونے پر قادر ہو سکا ہے۔

شیطان اکبر (امریکہ) نے اپنے چیلے چانٹوں کو بلایا ہے تاکہ ہر ممکن ذریعے مسلمانوں میں فتنہ اور تفرقہ کا بیج بوئے دنیا کے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان تفرقہ اور نفرت ڈالنے والے افراد کو پہچان لیں اور ان کے خبیث اور مذموم حرکات اور اعمال کو ناکام بنا دیں ــــــ ....

ایسے وقت میں جب بڑی طاقتیں اسلامی ممالک پر ....

حملے کر رہی ہیں جیسے افغانستان میں مسلمان افغانی عوام غیر ملکی مداخلت کو اپنے معاملات میں قبول نہ کرنے کی وجہ سے کتنی سخت وحشتناک قربانیاں پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح امریکہ جس کا ہر فتنہ و فساد میں ہاتھ ہوتا ہے فلسطین اور لبنان کے مسلمان بھائیوں پر چاروں طرف سے حملے کر رہا ہے ایسے وقت میں جب اسرائیل چاروں طرف اپنے مجرمانہ جرائم کو وسعت دینے میں لگا ہوا ہے کہ اب اپنی راجدھانی کو قدس میں منتقل کرنا چاہتا ہے اور جرائم میں اضافہ کر رہا ہے اور وحشی بوچڑ خانے بنا رہا ہے لوگوں کو ان کے وطن سے نکال رہا ہے۔

ایسے وقت میں جب مسلمان کسی اور وقت سے زیادہ اتحاد کے محتاج ہیں، خائن سادات ــــــ امریکہ کا مزدور بیگن کا بھائی، شاہ ملعون کا دوست ــــــ اور صدام امریکہ کا غلام دونوں کے دونوں مسلمانوں میں افتراق پیدا کر رہے ہیں اور ان دونوں کا آقا (امریکہ) ان کو جو بھی حکم دیتا ہے یہ بے چون و چرا بجا لاتے ہیں۔

امریکہ کا مسلسل ایران پر حملے کرنا، جاسوسوں کو بھیج کر اسلامی انقلاب کو ختم کرانے کی کوشش کرنا، الوزالساداوات کے ساتھ مل کر اختلافات کو ہوا دینا، (ایران میں) حکومت اسلامیہ کے لیڈروں کے خلاف عراق کے ذریعے سے افترار، جھوٹے، پروپیگنڈے کرانا یہ سب انہی جرائم میں سے ہیں۔

تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان امریکی ایجنٹوں کی جو خیانتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہورہی ہیں، ان سے ہوشیار رہیں۔

ہم ایک ایسے زمانے میں زندگی بسر کر رہے ہیں جس میں عوام کو چاہیئے کہ اپنے مثقف اور مہذب حضرات کے لئے راستہ کو واضح کردیں اور ان کو مشرق و مغرب کی طرف سر تسلیم خم کرنے سے بچائیں آج عوام کی حرکت کا دن ہے......

آج مسلمان و غیر مسلمان جن اہم مسائل سے دو چار ہیں اور استعمار کے سامنے سر جھکائے ہیں ان میں سب سے زیادہ تکلیف دہ مسئلہ امریکہ ہے۔

امریکی حکومت دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور حکومت ہونے کے باوجود جو ممالک اس کے زیر اثر ہیں۔ ان کی دولت کو ہڑپ کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتی، دنیا میں جتنے بھی مستضعف و محروم عوام ہیں ان کا سب سے بڑا دشمن امریکہ ہے وہ اپنے سیاسی و اقتصادی و ثقافتی و عسکری اقتدار کے خاطر کسی بھی قسم کا جرم کرسکتا ہے اور ان ممالک کے ساتھ کرسکتا ہے جو اس کے زیر سایہ ہیں۔

یہ اپنے خائن اور چھپے ہوئے ایجنٹوں کے ذریعے کمزور عوام کا خون چوستا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ صرف اس کو اور اس کے حلیفوں کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے اور بس!

مسلمانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ صرف ایران ایک ایسا ملک ہے جو قانونی طور سے

امریکہ سے برسرجنگ ہے اور ہمارے شہداء وہ بہادر جوان ہیں جو جنگی بھی ہیں اور جنہوں نے اسلام عزیز اور ایران کا دفاع کرتے ہوئے امریکہ سے ٹکر لی ہے۔

ہم نے شرق و غرب کے ساتھ روس و امریکہ سے بھی منہ موڑ لیا ہے تاکہ اپنے ملک کا ادارہ خود کر سکیں، پس کیا یہ جائز ہے کہ ایسی صورت میں شرق و غرب سے ہمارے اوپر حملہ کیا جائے؟ والسلام علیٰ عباد اللہ الصالحین

۲/۱۱/۱۴۰۰ ھ،ق ، ۲۱/۶/۱۳۵۹ ھ،ش ، ۱۲/۹/۱۹۸۱ء

امام خمینی مدظلہ کی وہ اپیل جو ایرانی و عراقی عوام و فوجوں کے لئے ہے

...... میں جو بات عراقی فوج سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے اس مسلمان لشکر پر افسوس ہے اب وہ لوگ جن کو اسرائیل سے لایا گیا ہے ان کے بارے میں مجھے اطلاع نہیں ہے۔ اور مجھے ان سے کوئی سروکار بھی نہیں ہے۔ میرے نزدیک عراقی فوج کی اہمیت ہے کیونکہ اس کے افراد مسلمان ہیں ان کا قبلہ کعبہ ہے۔ ان کی کتاب قرآن ہے۔ نبی اکرمؐ ان کے رسولؐ ہیں۔ آخر یہ کیوں جنگ کر رہے ہیں؟ کس بنیاد پر جنگ قائم کی گئی ہے اور کس سے جنگ کر رہے ہیں۔ ۲۶/۹/۱۹۸۱ء

اسلامی ممالک کے سفیروں کے سامنے امامؒ نے جو تقریر فرمائی اُس کا خلاصہ

آخر اسلامی ممالک اسلام کی طاقت سے کیوں غافل ہیں؟ یہ عرب حکومتیں اتنے سالوں سے کیوں یہ شکست پر شکست اٹھا رہی ہیں؟ کیوں اسلامی حکومتیں اجنبی طاقتوں کے زیر سایہ ہیں؟

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب تک ان میں اختلاف موجود ہے اور یہی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہے۔ صدام کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑے گا اسی طرح کارٹر کو بھی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑیگا، وہ اپنے منافع کے لئے کام کرتا تھا اور یہ ملعون امریکہ کے مفاد کیلئے کام کرتا ہے۔ صدام نے چند کیلومیٹر زمین حاصل کرنے کے لیئے اپنی پوری فوجی طاقت لگادی دونوں طرف سے مسلمانوں کو جنگ میں مبتلا کیا جس کے سبب ہزاروں لوگ مارے گئے اور کھربوں عراقی دینار اور کھربوں ایرانی تومان برباد ہوگئے اور دونوں ملکوں کا اس سے نقصان ہوا۔ بجائے اس کے کہ ہم ان ہتھیاروں کو صیہونیت اور امپریالیت کے مقابلے میں صرف کرتے ہم نے ایک دوسرے کے مقابلے میں صرف کر ڈالے۔ ایرانی سرزمین پر جنگ کا استمرار صدام کے مظالم اور حملہ آور ہونے کی دلیل ہے۔ اگر ہم حملہ آور ہوتے تو یہ جنگ عراق کی زمین پر لڑی جاتی۔

صدام نے بغیر کسی مجوز کے بین الاقوامی قانون شکنی کی ہے اور جنگ میں ہمارے خلاف ہر قسم کے ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ ایک ماہر حربیات کہتا ہے صدام نے ایسے ایسے ہتھیار استعمال کئے ہیں جنکو ابھی تک اسرائیل نے ہاتھ بھی نہیں لگایا ہے۔

۲۸/۷/۵۹ ھ۔ش، ۲۰/۱۰/۱۹۸۱ ع

فضائی فوجوں کے سامنے امام کی تقریر کا خلاصہ

صدام نے ہمارے عوام پر حملہ کیا ہے۔ اور ہمارے بچوں، جوانوں، بوڑھوں، اور عورتوں کا قتل عام کیا۔ اور اس کے باوجود جب طائف کانفرنس میں شریک ہوا تو وہاں اپنی مظلومیت کا ڈھونگ رچایا لیکن اس پوری کانفرنس میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا جو یہ کہتا کہ ظلم تو تم نے کیا ہے، ایران نے تو ابتدا نہیں کی۔

اس کانفرنس میں مختلف ممالک سے لوگ آئے اور ایک ساتھ بیٹھے اور اسلامی مصالح کے خلاف اسلام کے نام سے فیصلہ کیا۔ ان میں سے بہت کو آپ اور ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی صدارت کے زمانے میں اپنے عوام سے کیسا سلوک روا رکھا تھا اور کس قدر اسرائیل کے ہمدم تھے۔ ۱۳۵۹/۱۱/۱۹ ھ،ش ، ۱۹۸۲/۲/۵ء

غیر ملکی سفارت کاروں کے مجمع میں امام خمینی مدّظلہ کی تقریر کا خلاصہ

ہمارے اوپر وحشی درندے مسلط ہو گئے جنہوں نے قید خانے میں شدید اذیّت و ظلم پہنچا کر ہمارے نوجوانوں کو ہلاک کر دیا، طرح طرح کی اذیت دے کر انہیں قتل کیا اور اس کام کے لیے اسرائیلی جلادوں کو مامور کیا گیا تھا کہ وہ طرح طرح کی اذیت کے طریقے ان کو سکھائیں۔

۵۹/۱۱/۲۱ ، ۱۹۸۲/۲/۱۰ء

اسلامی انقلاب کی دوسری سالگرہ کے موقع پر امام خمینی مدّظلہ کی تقریر کا خلاصہ

آج اسرائیل اوراس کا ــــــــ حلیف اور باوفا دوست مصر منطقہ کے اندر ایک ایسے مرکز کوایجاد کرنے کی فکر میں ہے جس سے مسلمانوں کا خاتمہ ہو اور انکے اخلاقی اور فکری اقدار کو ختم کردے۔ ــــــــ اور آخر میں عراق اوراس علاقہ کی بعض حکومتوں کے شیوخ بھی اس میں شریک ہوگئے ہیں۔ میں تقریباً بیس سال سے عالمی صیہونیت کے منڈلاتے ہوئے خطرہ سے آگاہ و متنبہ کرتا رہا ہوں ــــــــ ولکن لا رای لمن لا یطاع ــــــــ اور آج میں عالمی تحریک آزادی کو درپیش خطرات اور ایران میں اصلی اسلامی انقلاب کو درپیش خطرات سے بھی متنبہ کر رہا ہوں۔ اور اس خطرہ کو پہلے خطرہ کے مقابلہ میں کم خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ استعماری حکومتوں نے آج کل اپنی ساری قوتیں مستضعفین جہان کی حرکات و سکنات پر لگا رکھی ہیں۔ ہمارے عوام اور باقی تمام عوام پر لازم ہے کہ ان عظیم سازشوں کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں۔ اور شجاعت سے ان کا مقابلہ کریں۔

میں دوبارہ عالمی آزادی کی تحریکوں کے تعاون کی تائید کرتا ہوں .... اور امید کرتا ہوں کہ یہ لوگ اپنے عوام کو آزادی دلانے میں کامیاب ہونگے۔ جس طرح میں ایران کی اسلامی حکومت سے امید کرتا ہوں کہ وہ ضرورت کے وقت دست تعاون دراز کرے گی۔

انقلاب کی دوسری سالگرہ کے موقع پر امام خمینی مدّظلہٗ کے پیغام کا کچھ حصہ

.... یہ اسلام کے دعویدار کیا یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ بڑی طاقتوں کی بدولت تمام

اسلامی ملکوں میں اسلام کیونکر پامال کیا جارہا ہے؟ کیا ان کو یہ نہیں معلوم کہ جنوب لبنان، فلسطین، عراق اور باقی اسلامی ملکوں میں اس وقت کیا ہورہا ہے؟ .... اور وہاں عوام کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا کتنے بچے یتیم ہوئے اور اپنے گھروں سے آوارہ ہوگئے کیا طائف کانفرنس والے ان چیزوں کو نہیں جانتے؟ ..... حالانکہ یہ تو اسلام کے نام پر جمع ہوئے تھے اور اس کانفرنس میں اسلام کا، نام ونشان تو درکنار اس کی کوئی علامت بھی نہیں تھی۔

.... کیا ان کو حضور نبی کریمؐ کی یہ حدیث نہیں معلوم کہ ــــــ جو شخص اس طرح صبح کرے کہ امور مسلمین میں اہتمام کرنے والا نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے ــــــ

جب یہ لوگ ایک ایسے ملک میں جمع ہوئے جو مہبط وحی اور رسول اللہؐ و نبی الاسلام کا مکان تھا تو کیا وہاں مسلمانوں کے امور سے کوئی دلچسپی لی؟ لبنان و فلسطین پر صیہونی مظالم کا کوئی ذکر کیا؟

خود لوگوں پر واجب ہے کہ اسلام کو اہمیت دیں کیونکہ زعمائے قوم سے ہم مایوس ہوچکے ہیں یہ مدعیان اسلام لبنان و فلسطین پر اسرائیلی مظالم اور تمام وہ جرائم جو اس پر ہوئے دیکھتے ہیں۔ مگر ان کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

۲۹/۱۱/۵۹ ھ،ش ۱۸/۲/۱۹۸۱ء

جنگ تحمیلی کی تحقیق کے لئے بنائی ہوئی کمیٹی کے سامنے امام خمینی کی تقریر کا خلاصہ

... اے حکومتوں کے ذمہ دارو! آپ بھی کوشش کریں اور دوسرے ممالک کے سربراہوں کو بھی آمادہ

کریں کہ وہ ایسے اقدامات کریں جس سے عوام راضی ہوں اور ان کے دل جیت لیئے جائیں جیسا کہ ایران میں ہوا ہے۔ مسلمانوں کی مشکل یہ ہے کہ زیادہ تر حکومتیں جن عوام پر حکومت کرتی ہیں وہ بھی .... دباؤ اور زور سے یہی وجہ ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہیں ....

عوام ایسی حکومتوں اور فوج سے جنگ کر رہے ہیں جن کے ساتھ لوگوں کے دل نہیں ہیں کوئی بھی حکومت اپنے .... عوام سے .... مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مسلمانوں کی تعداد ایک ارب کے قریب ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ قدس صیہونیوں کے ہاتھ میں ہے اور دوسری حکومتیں بھی ان کے اختیار میں ہیں حالانکہ اگر یہ متحد اور ایک ساتھ ہوتے تو ایک بڑی حکومت کی شکل میں ہوتے اس کے بعد ہر ایک اپنے ملک میں حکومت کرتا اور اپنے حسب مرضی حکومت قائم کرتا اور ہم سب اسلام کے جھنڈے تلے برابر کی زندگی بسر کرتے۔

۲۷ ربیع الآخر / ۱۴۰۱ ھ،ق ، ۱۴/ ۱۲/ ۱۳۵۹ ھ،ش ، ۴/ ۲/ ۱۹۸۱ء

ہفتہ جنگ کی مناسبت سے امام کے پیغام کا خلاصہ

اس لادی گئی جنگ پر افسوس کا مقام یہ ہے کہ تمام طاقتیں اور امکانات جو اسرائیل کو ختم کرنے اور بیت المقدس کو آزاد کرانے کے کام آتیں۔ بین الاقوامی شیاطین، صیہونزم جہانی اور عراقی بعث پارٹی کی سازش سے اسرائیل اور امریکہ کے سخت ترین مخالف ایران کے خلاف استعمال ہوئے.............. میں پھر دنیا کے

تمام مستضعفین اور مسلمانوں کو عالمی استکبار اور اسکے چیلے چانٹوں خصوصاً اسرائیل کے مقابلے کی دعوت دیتا ہوں۔
جب تک مسلمان اسلام، عمل بالقرآن کے ساتھ توحید کے جھنڈے کے نیچے متحد ہو کر جمع نہ ہو جائیں گے۔ ان مجرموں کے ہاتھ اسلامی ممالک سے کوتاہ نہیں ہو سکتے اور یہ غدہ سرطانی بیت المقدس اور لبنان سے نکالا نہیں جا سکتا۔ صدام اور سادات جیسے جنایتکار لوگ اپنی جنایات اور بربریت کو باقی رکھیں گے اور مصر اور عراق کو برباد کر دیں گے۔

۱۳۶۰/۲/۲۷ ھ ش ، ۱۹۸۱/۵/۱۷ء

عالمی یوم قدس کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا پیغام

رمضان المبارک کا آخری جمعہ یوم القدس ہے اور احتمال قوی ہے کہ ماہ مبارک کے آخری عشرے میں شب قدر ہے۔ یہ وہ رات ہے، جس کی بیداری سنت الٰہی ہے اور قدر و منزلت میں منافقین کے ہزار مہینوں سے یہ ایک رات بہتر ہے کیونکہ لوگوں کے مقدرات اور ان کے ارزاق اسی رات مقرر کئے جاتے ہیں۔
لہٰذا تمام مسلمانوں پر اس یوم قدس کا احیاء ضروری ہے جو شبہائے قدر سے متصل ہے یہ دن مسلمانوں کی بیداری کے آغاز کا دن ہونا چاہیے اور ان کی طویل غفلت سے ہوشیاری کا دن ہونا چاہیئے۔ خصوصاً آخری سالوں کی غفلت سے، تاکہ یہ مبارک دن ان دسیوں سالوں سے بہتر ہو جس کو بڑی طاقتوں نے گزارا ہے اور جن کے درمیان مسلمانوں نے اپنی ساری دولت برباد کر دی اور بڑی طاقتوں کے حوالے کر دیا۔

شب بیداری کر کے شبہائے قدر میں اپنے خدا کی مناجات اور غیر خدا شیاطین جن اور انس کی اسارت سے آزاد ہو جائیں

ـــــــــــــــــــــــــــــــ اور خداوند تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ ـــــــــــــــــــــــــ میں قدس کے دن جو شہر اللہ الاعظم کے آخری ایام ہیں ،، مسلمانوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ ـــــــــــــــــ بڑے بڑے شیطانوں کی قید اسارت اور بندگی سے ، بڑی طاقتوں کی طوق غلامی سے آزاد ہو کر خدا کی ازلی قدرت سے متعلق ہو کر تاریخ کے جنایتکاروں کے ہاتھوں کو مستضعفین کے ملکوں سے قطع کر دیں گے اور ان کی طمع و خواہش کو ختم کر دیں گے ۔

اے دنیا کے مسلمانو ! اے دنیا کے کمزورو ! اٹھو اور اپنے ہاتھوں اپنی تقدیر بناؤ تم کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور کب تک واشنگٹن و ماسکو کے ہاتھوں میں اپنا مقدر رکھو گے ؟

تمہارا قدس کب تک پست قسم کے امریکیوں کے زیر تسلّط رہے گا ؟ فلسطین اور لبنان کی زمینیں اور ان ممالک میں دیگر مظلوم مسلمانوں کی اراضی تمہاری نظروں کے سامنے (اور بعض خائن حکام کی مدد کی وجہ سے کب تک مجرموں کے) قبضہ میں رہیں گی ؟ کب تک دنیا میں ایک ملیارد مسلمان اور تقریباً دس کروڑ عرب اپنی وسیع زمینوں اور بے پناہ دولت کے ساتھ شرق و غرب کے مکرو مظالم کے شکار ، اور ان کے نصب کردہ پست لوگوں کے ہاتھوں قتل ہوتے رہیں گے ؟ افغانستان و لبنان میں ہمارے بھائیوں پر جو کچھ گزر رہی ہے اس پر تم لوگ کب تک بغیر جواب خاموش تماشائی بنے رہو گے ؟ خدا پر اور اپنے اسلحوں پر بھروسہ کرتے ہوئے بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے دشمنانِ اسلام سے جنگ کب تک نہ کرو گے ؟ اور کب تک غیر انسانی جرائم کرنے والے اسرائیل اور مسلمانوں کے کشتوں کے پشتے لگانے والے اسرائیل کو مہلت دیتے رہو گے ؟ کیا تمہارے سربراہوں کو یہ نہیں معلوم کہ قدس و فلسطین و لبنان کا مسئلہ تاریخ کے مجرموں

سے ملاقات و گفتگو اور سیاسی ہتھکنڈوں سے حل نہیں ہو سکتا۔ ان کے جرائم روز بروز بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

فلسطین کی آزادی بندوق کی نوک پر ایمان و اسلام پر بھروسہ کر کے ہی ممکن ہے۔ اس میں سیاسی سازباز سے، جس سے تسلیم کی بو آتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہم خوف اور ڈر سے بڑی طاقتوں کو راضی رکھنا چاہتے ہیں باز رہنا چاہیئے۔

تمام مسلمانوں پر عموماً اور فلسطینیوں و لبنانیوں پر خصوصاً اس بات کا جان لینا واجب ہے کہ ان لوگوں سے دور ہی دور رہیں جو قضایا کا حل سیاسی گالم گلوچ سے کرنا چاہتے ہیں اور ان چال بازیوں سے دھوکہ نہ کھائیں جن کا نتیجہ صرف مظلوم عوام کو ضرر پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔

آخر کب تک شرق و غرب کے قصہ کہانیوں سے دھوکہ کھاتے رہو گے اور کب تک آواز لگانے والے بھونپو سے ڈرتے رہو گے؟ مسلمان کب تک اسلام کی قدرت سے غافل رہے گا؟

مسلمان نے نصف قرن سے بھی کم مدت میں کیسی کیسی عظیم فتوحات کی ہیں اور تاریخ کا دھارا کس طرح موڑ دیا ہے اور ایک نئی تہذیب سے دنیا کو کس طرح آشنا کرایا ہے یہ سب عقیدۂ توحید کی برکت سے ہوا ہے اور خدا پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے ہوا اور یہ ان دلوں سے ہوا جو ایمان سے آباد تھے، اور ان زبانوں سے ہوا جن پر اللہ اکبر کا نعرہ تھا۔

لیکن مسلمان ان تمام چیزوں سے غافل ہیں حالانکہ تاریخ میں سب موجود ہے۔ اور ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کا راز بھی صدر اول کے مسلمانوں سے مشابہت اور ان کی روشن تعلیمات سے استفادہ کرنے میں پوشیدہ ہے۔

پوری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ایرانی عوام نے کس طرح زمانے کی جابر قوت کو مقہور بنا دیا۔ اور خارجی و داخلی ایجنٹوں کا مقابلہ کیا اور پھر برق رفتاری کے ساتھ اسلامی انقلاب

کو اس کے مقاصد سے ہمکنار کردیا اور اپنے عزیز ملک سے تمام جناتیکاروں کے ہاتھ و تمام امریکی سازشوں کو ناکام بنا کر اور یکے بعد دیگرے دائیں اور بائیں بازو کی سیاست کو شکست دیکر بھرپور ایمان و عقیدہ سے" قطع کردیا۔ یہاں پر اب ملک کا مستقبل اسی کے باشندوں، خواہ مرد ہوں یا عورت، چھوٹے ہوں یا بڑے ــــ کے ہاتھ میں ہے اور امریکی و صیہونی گمراہ کن تبلیغات کے باوجود ہم بڑے اطمینان کے ساتھ آخری کامیابی کی طرف گامزن ہیں۔

دنیا میں تمام مستضعفین اور اسلامی حکومتوں کے لئے یہ بات باعث عبرت ہے کہ وہ عمل کرکے اسلام کی طاقت حاصل کریں اور شرق و غرب کی چیخ و پکار سے اور انکے مددگاروں اور پست لوگوں کے شور و غل سے خوف نہ کھا کر اسلامی طاقت پر بھروسہ کرکے ان جناتیکاروں سے اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور قدس و فلسطین کی آزادی کا مسئلہ سرفہرست ہو اور پورے علاقے میں صیہونیت اور پست فطرت امریکہ کو ذلیل و رسوا کریں۔ اور یوم قدس کو زندہ رکھیں۔ اور مجھے امید ہے کہ اس دن کے احیاء سے مسلمانوں سے غفلت دور ہو جائے گی، کیونکہ عزت دار قوم اپنے قیام و انقلاب کے ذریعے بعض ان لوگوں کو جو خائن ہیں اور زبردستی لوگوں کی گردنوں پر مسلط ہیں نکال باہر کر سکتی ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اسرائیل کے دوست ہیں، امریکہ کے غلام ہیں، مسلمانوں کے مصالح کے خلاف عمل کرکے اپنی ذلیل حکومت کو طول دینے کے حریص ہیں اسی لیئے یہ تاریخ کے مزبلہ پر پھینک دیئے جانے کے قابل ہیں . . . . . ان ظالم حکام کا دور کرنا اور نکال دینا واجب ہے جو اسرائیل و صدام جیسے کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مقابلے میں جنگ کریں۔

مصر، عراق اور تمام وہ حکومتیں جو منافقین کے زیر تسلط ہیں ان کے عوام پر واجب ہے کہ انقلاب برپا کریں اور ان جناتیکاروں کے ڈھنڈھورچیوں سے متاثر نہ ہوں اور نہ ان کی

خالی خولی دعووں سے خوفزدہ ہوں۔۔۔ مسلمانوں نے دیکھا اسی طرح دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا کہ صدام عفلقی امریکہ کے غلام اور اس کے تابعدار نے اس ایران پر "جس کا مقصد صرف اسلام و مسلمین تھے" حملہ کر دیا اور اس کی حالت یہ ہوگئی کہ وہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ اب سقوط حتمی سے کوئی راستہ نکالنا چاہئے تو اس نے عرب کے رؤسا سے بھیک مانگنی شروع کر دی اور اسرائیل کے دامن میں پناہ لے لی تاکہ شاید اپنے حتمی زوال سے بچ جائے اور سب نے دیکھا کہ ایران نے اپنے عوام اور مسلح طاقتوں سے صدام اور اس کے مددگاروں پر ایسا حملہ کیا کہ اب اس کے سقوط اور فرار کے بغیر کوئی چارا نہیں رہا۔ اب وہ اپنے حیلوں سے بچ نہیں سکتا اور نہ ڈھنڈورچی حضرات واقع و حقیقت کو بدل سکتے ہیں۔

ہمارے عوام، ہماری حکومت، ہمارے ممبران پارلیمنٹ، ہماری فوجیں اور باقی مسلح قوتیں اس وقت نہایت الٰہی انسجام کی صورت میں ہیں اور یہ طے کر رکھا ہے کہ کوئی بھی شیطانی طاقت جو حقوق الناس پر ظلم و تعدی کرے گی ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ جس طرح کہ ان سبھوں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ ہم ہمیشہ مظلوم کا دفاع کریں گے اور جب تک قدس و فلسطین دول عربیہ و اسلامیہ کے قبضہ میں نہ آجائے گا۔ فلسطینی و لبنانی عوام کا دفاع کرتے رہیں گے

تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ یوم قدس کو تمام مسلمانوں کا دن خیال کریں بلکہ تمام دنیا کے مستضعفین کا دن شمار کریں اور مستکبرین و مستعمرین سے جنگ کریں اور جب تک ظالموں کے جوئے سے مظلومین آزاد نہ ہو جائیں راحت و آرام کا تصور بھی نہ کریں

دنیا کے مستضعفین جو اکثریت میں ہیں ان کو مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ خدا کا وعدہ قریب ہے اور منحوس مستکبرین کا ستارہ ڈوبنے ہی والا ہے۔

اے ایرانی عوام۔۔۔۔ اے عزیز بھائیو اور بہنو!

سب جانتے ہیں کہ عظیم ایرانی انقلاب اسلامی کا مثل تمام انقلابات میں نہیں ہے، کیونکہ

اس انقلاب کی بنیاد عظیم اقدار پر قائم ہے اور ان میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ یہ اسلامی اور عقائدی انقلاب ہے، اور انبیاء کی یہی تحریک تھی، میں امید کرتا ہوں کہ یہ انقلاب الہی چنگاری اور نور کی کرن بن جائیگا جس سے مستضعفین و مظلومین کے ممالک میں ایسے ہی انقلابات پھوٹ پڑیں اور دنیا میں ایک ایسی تحریک پیدا ہو جائے اور ایسا مستمر انقلاب جنم لے جو حضرت مہدی عج کے صحیح انقلاب سے متصل ہو۔

عزیز ملت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انہوں نے جو عظیم انقلاب برپا کیا ہے وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اس انقلاب کا دفاع کریں اور عدل الہی قائم کرنے کے سلسلے میں اس کے وجود کے محافظ ہوں میرے عزیزو یاد رکھو انقلاب کے مقاصد جتنے زیادہ عظیم ہوں گے اس کے لیئے اتنی ہی مہنگی اور عظیم قربانیاں دینا ہوں گی۔

ہمارا انقلاب الہی مقاصد کی تکمیل کے لیئے اور ان انبیائے کرام کی حکومت کو مضبوط کرنے کے لیئے آیا ہے جنہوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دی ہیں اور حضور اکرمؐ نے اپنی زندگی کی آخری سانس تک اپنی پوری پوری قوت سے اس کے لیئے سعی فرمائی ہے اور جس طرح آئمہ معصومینؑ نے اپنی تمام پونجی اس کے لیئے لٹا دی اور ہم چونکہ ان کے پیروکار ہیں اور اپنے کو محمدؐ کا امتی مانتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی ان کی پیروی کرنی چاہیئے اور مصائب برداشت کرنا چاہیئں اور انقلابی صبر اس وقت تک کرنا چاہیئے جب تک ہماری مشکلات حل نہ ہوں، اسی طرح ہمارا یہ بھی فریضہ ہے کہ جو لوگ جو تخریب کاری کرنا چاہتے ہیں اس کو ہونے نہ دیں، اور احقاق حق و اسلام کے لیئے انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی طرح ہمیں بھی قربانیاں دینی چاہیئں۔ خدا مجاہدین و مظلومین کا مددگار ہے۔

عزیز اسلام زندہ باد ۔۔۔ المجاہد فی طریق الحق زندہ باد ۔۔ راہ خدا میں قربان ہونیوالے زندہ باد ۔۔۔ ایران، افغانستان، فلسطین، لبنان کے شہداء زندہ باد۔ حق کی سرحدوں

پر باطل سے جنگ کرنے والوں پر سلام۔ خدا کے نیک بندوں پر سلام۔

روح اللہ الموسوی الخمینی ۱۰/ ۵/ ۱۳۶۰ ھ ش ۱/ ۸/ ۱۹۸۱ء

پاکستانی اور انڈونیشین طلاب کے سامنے امام خمینیؒ کی گفتگو کا خلاصہ

* اسرائیل کو نیست و نابود ہونا چاہیئے۔
* ہم اسرائیل کو انسان تصور نہیں کرتے چہ برسد کہ ہم ان سے رابطہ رکھیں۔

روحانی لباس میں بعض ایسے افراد بھی موجود ہیں جو اسلامی حکومتوں کے اندر بعض (بڑی) طاقتوں کے جاسوس ہیں جو شاہ کے نظام سے فائدہ اٹھاتے تھے اور جب تک جمہوری اسلامی اپنا راستہ طے کرنے میں لگی تھی یہ خاموش تھے یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنے اعمال اور اپنے بعض مقالات کے ذریعے حقیقی اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ علمائے اہل سنت کے نام پر ہماری اسلامی جمہوریہ کے خلاف بیگن اور صہیونیت و اس کے منافع کے لیے پروپیگنڈے کرتے ہیں حالانکہ اہلسنت کے علمار کو چاہیئے اس قسم کے مزدور مولویوں کو اپنے میں شمار نہ کریں یہ لوگ اس ملک کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں، جس نے کھلم کھلا اسرائیل سے دشمنی کا اعلان کر لیا ہے۔ انقلاب کی کامیابی سے پہلے پہلوی نظام کے زمانے میں ہی ہم نے اس فاسد نظام کی مخالفت کا اعلان کر دیا تھا اور آج یہ لوگ ہمارے اوپر یہ اتہام لگا رہے ہیں کہ ہم اسرائیل سے اسلحہ لے رہے ہیں۔ ہم اسرائیل کو انسان بھی نہیں سمجھتے تو اس سے معاملہ کیا کریں گے؟ ہم نے تو بیس سال پہلے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا تھا اور اس بیان کو تقسیم بھی کرایا تھا اور ہمارے مسائل کے سرفہرست یہ مسئلہ ہے اور ہم نے یہ سب اس وقت کیا تھا جب عرب حکومتوں نے اسرائیل کے خلاف کوئی پروگرام تک نہیں بنایا تھا۔

یہ صدام جس نے ایسے سنگین حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے کہنے پر اسرائیل نے عراقی ایٹمی پلانٹ پر بمباری کی ہے تاکہ وہ اس ننگ و عار سے نجات پائے جس میں ایران اسلامی پر حملہ کرکے وہ گرفتار ہوا ہے۔ اب جبکہ اس کی شکست حتمی ہے، اس نے یہ کھیل کھیلا ہے۔ تاکہ اس کے لئے جواز ہو سکے کہ لوگ کہہ سکیں کہ اسرائیل تو عراق کا دشمن ہے صدام کا دشمن ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے لعض خیالی عذروں کی ایجاد کر سکے۔ مثلاً لوگ کہنے لگیں:

اسرائیل تو صدام کا دشمن ہے وہ لوا یران کا دوست ہے ایسے ہی دوسرے بیگانہ خیالات کی ترویج کر سکے اور ہم کو ایک ایسی اسلامی حکومت مشہور کرے جو اسرائیل کے لئے کام کرتی ہے حالانکہ دنیا جانتی ہے، ہم جس دن سے آئے ہیں سب سے اہم مسئلہ ہماری نظر میں اسرائیل کا زوال رہا ہے۔ مگر یہ لوگ اپنے باطل دعوی کو نہیں ثابت کر سکتے لیکن یہ برادران جو باہر سے تشریف لائے ہیں ان مسائل کی تحقیق کریں اور دیکھیں کہ ہم ایران کے اسلحہ سے جنگ کر رہے ہیں یا اسرائیل کے اسلحے سے؟ ۲/۶/۱۳۶۰ھ۔ش، ۲۳/۹/۱۹۸۱ء

موسم حج کی قربت کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کا پیغام

اسلامی مذاہب کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا ان مجرم طاقتوں کا کام ہے جو مسلمان کے اختلافات سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور ان کے وہ ایجنٹ جو منحرف ہیں، ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ جن میں درباری علماء بھی شامل ہیں۔ خدا ان کا منہ کالا کرے۔ بلکہ سلاطین جور سے ان کی تعداد زیادہ ہے۔ یہی لوگ اختلاف کی آگ مسلسل بھڑکاتے ہیں اور ہر روز گلا پھاڑ پھاڑ کر نئے نئے نعرے ایجاد کرتے ہیں اور ہر موقع پر اختلاف کو ہوا دینے

سے نہیں ہو سکتے۔ ان کا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کو بالکلیہ ختم کر دیا جائے۔

انہیں لوگوں نے آخر میں یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ ایران کے اسرائیل کے ساتھ بڑے اچھے روابط ہیں اور ایران اسرائیل سے اسلحے خریدتا ہے۔ اس سے ان کا مقصد صرف اتنا تھا کہ دول عربیہ کے لوگ ایران کا بائیکاٹ کر دیں اور مسلمانوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں اور بڑی طاقتوں کے سامنے راستہ صاف ہو جائے اور ان کا اقتدار زیادہ سے زیادہ ترقی کر جائے۔

بھلا کیا کوئی حالات کا جاننے والا ایران و اسرائیل کی شدید عداوت و دشمنی سے جاہل ہے؟ کیا دنیا نہیں جانتی کہ شاہ سے ہمارے اختلافات کا سب سے بڑا سبب اس کے اسرائیل سے دوستانہ تعلقات تھے؟ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ہم بیس سال سے زیادہ اپنے خطبوں اور بیانات میں اسرائیل کی مخالفت کرتے رہے ہیں؟ اور کون نہیں جانتا کہ ہم نے ظلم و بربریت میں ہمیشہ اسرائیل کو امریکہ کا شریک قرار دیا ہے؟ اور جنگ و حرب میں اس کی ناجائز اولاد کہا ہے؟ کون نہیں جانتا کہ ایرانی مسلمانوں نے اسلامی انقلاب اور لاکھوں آدمیوں سے بھرے مظاہروں کے درمیان یہ اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی طرح اسرائیل بھی ہمارا دشمن ہے اور ایران نے دونوں کو پٹرول دینا بند کر دیا اور دونوں پر اظہار غیظ و غضب کیا؟

ہمیں کوئی تعجب نہ ہوگا اگر یہ منحوس نعرہ امریکہ کی طرف سے لگایا جائے جو اسرائیل کا محافظ ہے۔ یا صدام کی طرف سے ہو جو بیگن کا چھوٹا بھائی ہے اور اس کے مدعائی ڈھول اور خصوصاً امریکہ کے پروپیگنڈہ کرنے والے ڈھولچی اس کو پیٹ پیٹ کر، گلا پھاڑ پھاڑ کر نشر کریں کیونکہ ان دونوں ـــ امریکہ و صدام ـــ کو حقیقی اسلام کی طرف سے ایسی

ضرب کاری لگائی گئی ہے جو دوسروں کو نہیں لگائی گئی اور مسلمانوں اور عربوں وایرانیوں کا اتحاد جتنا ان دونوں کو کھلا ہے کسی اور کو نہیں کھلا۔

امریکہ کو اس بات کا قلق ہے کہ اس کے تمام منافع اس علاقے میں برباد ہو گئے اور صدام کو اس بات کا غم ہے کہ اس کا تخت اس کے پیروں کے نیچے سے نکلنے والا ہے اور ابدی رسوائی اس کی قسمت میں لکھی جانے والی ہے۔

تمام مسلمانوں پر اور خاص کر عرب بھائیوں کو یہ جان لینا واجب ہے کہ مسئلہ محض ایران واسرائیل کا نہیں ہے بلکہ بنیادی مسئلہ مشرق ومغرب کے لئے اسلام کا ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کو توحید کے عزیز جھنڈے کے نیچے جمع کر سکتا ہے اور عالم اسلامی سے مجرموں کی انگلیوں کو کاٹ سکتا ہے اور مستضعفین عالم پر مجرموں کے تسلط کو ختم کر سکتا ہے اور پوری سرزمین دنیا پر اسلامی عقیدہ پھیلا سکتا ہے۔

عربوں کو یہ بھی جان لینا چاہیئے کہ آج صدام وانورالسادات نے ان کو جو ضرب لگائی ہے وہ اتنی زبردست ہے کہ اس کا توڑ اتحاد کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے سادات نے مصر میں مسلمانوں سے حاصل شدہ وسیع اختیارات کو اسرائیل کی خدمت میں دے کر اور اسرائیل وامریکہ سے اتحاد کر کے تمام عربوں پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا ہے۔ انورالسادات نے اسرائیل سے اتحاد کر کے اس کو ایک اور عظیم جرم کرنے پر آمادہ کر دیا اور وہ یہ ہے کہ اسرائیل مسلمانوں کے قبلۂ اول، مسجد اقصیٰ کی کھدائی کرا رہا ہے۔ یہ مسجد جس کی دیواریں عنقریب منہدم ہو جائیں گی خدا نہ کرے۔ اس کی بنیادیں کمزور ہو جائیں اور اس طرح اسرائیل اپنی لئیم امیدوں میں کامیاب ہو جائے گا

اے دنیا کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے مسلمانو!

اے کمزور وظالمین کی قیدوں میں زندگی بسر کرنے والو، اٹھو، اور متحد ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرو، اسلام اور اپنے مقدرات کا دفاع کرو، شیطانوں کی چیخ و پکار سے مت ڈرو

کیونکہ خدا کے فضل سے یہ صدی مستضعفین کی مستکبرین پر غلبہ کی صدی ہے، حق پر باطل کی فتح کی صدی ہے۔

دنیا جان لے کہ ایران نے اپنے لئے خدا کا راستہ اختیار کرلیا ہے، اور یہ اپنا جہاد جاری رکھے گا، یہاں تک کہ امریکہ یہ کمینہ دشمن جو دنیا کے مستضعفین کا دشمن ہے) کے مصالح کا خاتمہ کردے ایران جن حادثات کا شکار ہورہا ہے یہ اسس کو ایک منٹ کے لئے بھی اس کے ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتے بلکہ اس سے ہمارے عوام کے ارادے مصالح امریکہ کو ختم کرنے کے لئے اور شدید ہوجائیں گے۔

ہم نے امریکہ کے خلاف اپنے جہاد کی ابتدار کردی ہے اور مجھے امید ہے ہماری اولاد ظالموں کے جوے سے اپنی گردن آزاد کراکے دنیا میں توحید کا جھنڈا بلند کریں گی۔
مجھے یقین ہے کہ اگر ہماری اولادیں وقت کے ساتھ مجرم امریکہ کے ساتھ مسلسل جنگ کرتی رہیں تو ایک دن کامیابی کی مٹھاس کا مزہ ضرور چکھیں گی۔

کیا دنیا کے مسلمانوں کے لئے یہ ننگ و عار نہیں ہے کہ ان تمام مادی، انسانی اور معنوی ثروتوں، اسلام جیسے ترقی یافتہ مکتب اور خدائی امداد کے باوجود اسس صدی کے مستکبرین اور دزد دان دریا کے زیر سایہ رہیں ؟

کیا ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے کہ مسلمان خواہشات نفس سے دور ہوکر اخوت و محبت کی زمین پر متحد ہوکر بشریت کے دشمنوں کو میدان سے نکال باہر کریں اور ان کی گنہگارانہ و ظالمانہ زندگی کا خاتمہ کردیں ؟

کیا ابھی ایسا وقت نہیں آیا کہ غیور فلسطینی، اظہار بیزاری کرنے والے، اپنے عزیز وطن کا دفاع کرنے والے نام نہاد اور اسرائیل سے جنگ زرگری کرنے والوں کی غلطیوں سے

قطع نظر کرکے آگ اگلتے ہوئے اسلحوں سے اسلام و مسلمانوں کے دشمن اسرائیل کے سینہ کو نشانہ بنائیں ؟

تمہارا کیا خیال ہے جب خدا نے مسلمانوں کو حبل اللہ سے تمسک کا حکم اور آپسی تفرقہ و نزاع سے روکا ہے اس کا مسلمان کیا جواب دیں گے ؟

کیا مسلمان یہ نہیں سمجھتے کہ ایران کی حکومت اور اس کے عوام کی مدد کرنا اس وقت سے واجب ہے جب سے اس نے جہادِ مقدس کا راستہ اختیار کیا ہے اور کفر کے جھنڈے کو سرنگوں کیا ہے اور اسلام کے پرچم کو اونچا کیا ہے۔

کیا سلاطین کے واعظین ایران کے اسلامی انقلاب سے جنگ کرنے کو بہ نسبت امریکہ اور اسرائیل سے جنگ کرنے کو زیادہ ضروری خیال کرتے ہیں ؟

روح اللہ الموسوی الخمینی

۱۵/۶/۱۳۶۰ ھ ش ، ۶/۹/۱۹۸۱ء

عید قربان کے موقع پر ایرانی اور مصری ملتوں کے لئے

امام خمینی مدظلہ کے پیغام کا خلاصہ

عوام کا بے مثال طریقہ سے جمع ہو جانے نے را چاہنے والوں کو مایوس کر دیا اور طمع کرنیوالوں کی طمع کے بیج کو ابد تک اکھاڑ کے پھینک دیا۔ امریکہ اور اس کے ایجنٹ اپنے پروپیگنڈوں کے زور سے ایرانی عوام اور اس کے مسلمان فوجیوں کو ان کے اہم اسلامی مقصد سے ہٹا دینا چاہتے تھے۔ مغربی ذرائعِ نشر و ابلاغ اور خصوصاً امریکہ و صیہونیت نے دنیا کے چپا وگران

اوران کے ایجنٹوں کے لئے خیالی او وہائیٹ ہاؤس بناتے ہیں تاکہ انتخابات میں ایران کے ہارنے پر وہ ایران کی طرف جو شیر زنان و شیر مردان کا گہوارہ ہے، حملہ کریں، اسلام کو مٹا کر شاہی نظام ڈکٹیٹر شپ کی صورت میں یا عوامی جمہوریہ کی صورت میں دوبارہ لائیں گے اور ملک کو ہمیشہ کے لئے غارتگر طاقتوں خصوصاً امریکہ کے ہاتھوں میں قرار دیں۔

ایرانی عوام کا اعتماد و بھروسہ صرف خدا پر ہے، جبکہ مصر اور عراق کا اعتماد یورپ، روس اور امریکہ پر ہے۔ میں آپ لوگوں کو یاد دلا رہا ہوں اور اس بات پر متنبہ کر رہا ہوں کہ ہمیشہ اللہ پر بھروسہ رکھئے، دنیاوی طاقتوں پر اعتماد چھوڑ دیجئے اور ایران چونکہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے اس لئے نہ روس و امریکہ پر اور نہ اُن سے متعلق حکومتوں پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ یہ حکومتیں نص قرآن کے مخالف ہیں۔

یہ لوگ روزانہ کسی نہ کسی صورت میں سازشیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی یہ اسرائیل سے سازباز کرتے ہیں اور ملک کے کسی حصہ پر بمباری کراتے ہیں اور اس کی ذمہ داری ایران کے سر پر ڈال دیتے ہیں کبھی ایران کو اسرائیل کا ساتھی بتانے لگتے ہیں اور کہتے ہیں دونوں میں معاہدے ہو چکے ہیں جبکہ ایران انقلاب کے پہلے سے اسرائیل کا مخالف تھا اور اب بھی ہے اور متعدد مرتبہ اس کا اعلان بھی کر چکا ہے۔ اسرائیل سے سارے تعلقات توڑ لئے ہیں بلکہ اس کے دوستوں سے روابط ختم کر لئے ہیں ..... البتہ ایران! نہ معلوم اس پست قد آدمی کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے نفس کو اس جال میں ڈال دیا ہے اور اب اس قسم کے جھوٹ اور ایسی سازش پر مجبور ہو گیا ہے ہم نے دیکھا کہ امریکہ نے انورالسادات کے ہٹ جانے کے پہلے ہی سے کسی اور پٹھو کو تلاش کر لیا تھا۔ سادات اپنی زندگی میں حیوانوں کی طرح چلتا تھا اور امریکہ نے پیش گوئی کی ہے کہ اس کی جگہ کس کو ہونا چاہیئے۔ یہ نوکر جس نے اپنی تمام ہستی کھو دی اور جس دن اس کو قتل کیا گیا یہ حالات مصر میں پیدا کئے

چنانچہ جس دن سادات مارا گیا ہے اس دن سے نئی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔

دوسرا ایک طور ئیس جس کا خیال ہے کہ اُس کی طرح مصر پر حکومت کرے اس نے بھی اپنے کو امریکہ کے سپرد کر دیا اور صدارت پر پہنچنے سے پہلے اسرائیل اور امریکہ سے اتحاد کا اعلان کر دیا اسے یہ تک خیال نہ آیا کہ ہمارے سلف (صالح) کو جس طرح ملت نے واصل جہنم کیا ہے وہی حشر ہمارا بھی ہوگا۔

مصری عوام کو یہ جان لینا چاہیئے کہ اگر اس نے ایران کی طرح ان سازشوں کا مقابلہ کر لیا تو کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ مصری عوام پر واجب ہے کہ لشکر سے خوفزدہ نہ ہوں اور نہ اس کی پرواہ کریں جیسا کہ ایران نے کیا۔ عسکری حکومت کو شکست دے دیں اور عوام سڑکوں پر نکل آئیں۔ اور امریکہ کے نوکروں کو باہر پھینکیں۔

مصری عوام نہ بیٹھیں جب تک یہ حکومت پھر اپنی طاقت جمع کرے اور پر و بال نکالے اور اپنے نفوذ اور سطوت کو اپنے عوام پر نافذ کر دے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب مصری عوام کو انقلاب کے لئے آمادہ ہونا چاہیئے کیونکہ ابھی حکومت کمزور ہے اس لحاظ سے عوام کو اپنی طاقت دکھانی چاہیئے۔ عسکری حکومت کی عدول حکمی کریں اور سڑکوں پر مظاہرات شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ حکومت اسلام سے جنگ کرنا چاہتی ہے اور بڑی صراحت کے ساتھ اس نے اعلان کیا ہے کہ ہم ہر اس شخص کو قتل کر دیں گے جو اسلام کا وفادار اور مسلم ہو۔

مصری عوام اور حکومت سے غیر مرتبط علماء کا یہی فریضہ ہے۔ علماء پر واجب ہے کہ وہ قیام کریں اور خدا کی رضامندی کے لیے اسلام کا دفاع کریں۔ آخر مصری علماء کا کیا فریضہ ہے؟ جب حکام نے اسلام کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ جو اسلام سے علاقہ رکھے گا اس کو کچل دیا جائے گا تو ایسے لوگ حکومت کی کرسی پر بیٹھنے نہ پائیں۔ مصر کے علماء خدا کے حضور کیا جواب دیں گے۔ یہ لوگ آرام سے بیٹھے ان واقعات کو دیکھ رہے ہیں۔ کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ حکومت دوبارہ ان پر مسلط ہو جائے۔ آج آپ لوگ کامیاب ہیں!

قدرت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ لشکر حکومت کے ساتھ ہے ....
مصری لشکر پر بھی واجب ہے کہ وہ یہ جان لے کہ اگر اس نے ایسی حکومت کی مدد کی "جس نے امریکہ واسرائیل کی پیروی کا اعلان کیا ہے اور جس نے یہ کہا ہے کہ جو شخص اسلام کا نام لے گا اس کو کچل دیا جائے گا" تو یہ مصری لشکر کے لیئے باعثِ رسوائی ہے انکو اب موقع نہ دو کہ اسرائیل دوبارہ آجائے اور امریکہ واسرائیل تمہاری قسمت کا فیصلہ کریں اور ملک کو تم سے چھین لیں۔

آخر عراق کے لشکر نے یہ کام کر کے کون سا فائدہ حاصل کر لیا، ؟ صدام کی اس غلطی کا نتیجہ کیا ہوا کہ اس نے پورے لشکر کو اسرائیل وامریکہ کی خدمت میں جھونک دیا جبکہ یہ دونوں ایران سے نقصان اٹھا چکے تھے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراقی فوجوں نے ایران پر حملہ کر دیا۔ آخر اس سے سوائے اس کے کہ ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں اور کیا حاصل ہوا ؟ عراقی لشکر جب یہ جانتا ہے کہ عوام حاکم نظام کی مخالف ہے تو خود لشکر عوام کے ساتھ ہو کر اس حکومت کا تختہ پلٹ دے اور اس سے زیادہ موقع نہ دے کہ جوانوں کا اور زیادہ قتل ہو نہ ہم اور نہ ہی ہمارا لشکر کسی بھی طرح ان لوگوں کو قتل کرنے کے لیئے تیار نہیں ہے جو مجبوراً ایران پر صدام کے غلط اور باطل افکار کی وجہ سے حملہ کر رہے ہیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

۱۸ / ۷ / ۱۳۶۰ھ ش ۲۵ / ۱۰ / ۱۹۸۱ء

تہران وقم کے خطباء وواعظین کے سامنے تقریر کا خلاصہ

لبنان وفلسطین کا قضیہ ہمارے ابتدائے قیام سے ہمارے اہم مقاصد میں شامل تھا یہ ایران سے جدا نہیں تھا۔ تمام مسلمانوں پر بطور عموم ضروری ہے کہ وہ کسی خاص گروہ پر نظر نہ رکھیں، سید موسیٰ الصدر میری اولاد میں سے ایک فرد ہے۔ ان کے واقعہ سے میں بہت ہی متاثر ہ

متاسف ہوں ۔ ان کی وجہ سے نجف اشرف اور ایران میں جو اقدامات ضروری تھے میں نے وہ سب بھی کئے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد ان کو دیکھوں ۔

اس وقت پورا علاقہ انقلاب اسلامی کے لیئے آمادہ ہے اور اسی وقت امریکہ اس علاقے میں ایک ایسا پروگرام شروع کرنا چاہتا ہے جس سے اس علاقے کے عوام کے مقاصد پورے نہ ہو سکیں ۔ لیکن مجھے اس کا افسوس ہے کہ بعض حکومتیں اس پروگرام میں امریکہ کی مدد کر رہی ہیں سادات و فہد کا مقصد وہی امریکی منصوبہ کی تکمیل ہے، بس اتنا فرق ہے کہ اسے اسلامی لباس پہنا دیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ اسلامی ہے اور اس میں انسانوں کا فائدہ ہے، لیکن میں کسی بھی وقت یہ ماننے پر تیار نہیں ہوں کہ یہ لوگ ایک قدم بھی ہماری مصلحت کے لیئے اٹھا سکتے ہیں ۔۔۔۔ میں امریکہ و اسرائیل کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں چاہے وہ (لا الہ الا اللہ) بھی کہیں کیونکہ ان کا مقصد اس سے بھی ہم کو دھوکہ ہی دینا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صلح کی باتیں کر رہے ہیں لیکن اس علاقے میں جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں ۔

کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ امریکہ، اسرائیل اور دیگر بڑی طاقتیں جو اس علاقے کو ہڑپ کرنا چاہتی ہیں، ہم ان کے سامنے کوئی ردعمل نہ دکھائیں ؟ جی نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم کسی بڑی طاقت سے مصالحت نہیں کر سکتے ! اور نہ امریکی تسلط اور نہ روسی دباؤ کے سامنے سر جھکا سکتے ہیں ۔ ہم مسلمان ہیں ہم آزادی اور استقلال کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ۔ چاہے ہمیں فقر و فاقہ ہی نصیب ہو ۔ دوسروں سے بھیک مانگ کر ہم تقدم، تمدن، ترقی کی زندگی نہیں بسر کرنا چاہتے ۔ بلکہ ایسا تمدن چاہتے ہیں جو شرف و انسانیت پر مبنی ہو جس کی بنیاد پر صلح کی حفاظت بھی ممکن ہو سکتی ہو ۔

بڑی طاقتیں لوگوں پر اور ان کی انسانیت پر بھی تسلط چاہتی ہیں ۔ ہم اور آپ اور کوئی بھی دنیا کا مسلمان ہو سب اس بات کے مکلف ہیں کہ ان کا مقابلہ کریں ان سے صلح نہ کریں ۔ ان

سے کوئی معاملہ نہ کریں۔ فہد و سادات جیسے لوگوں کے منصوبہ کو قبول نہ کریں، اس کو رد کردیں، ہمارا فریضہ ہے کہ ہم ہر ایسے منصوبہ کو رد کردیں جس کا فائدہ مستضعفین کو نہ پہنچ رہا ہو۔ (مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے) میں آپ کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے قضایا آپ کے قضایا سے جدا نہیں ہیں آپ جانتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے داخلی ایجنٹوں نے ایک منٹ کے لئے بھی ہمیں چین و سکون سے نہیں رہنے دیا۔ اور آپ کے حسب دلخواہ ہماری مدد نہ پہنچ سکنے کی وجہ ہمارا ان مجرمین سے نمٹنا تھا۔ ہم لبنان کو اپنے میں شمار کرتے ہیں۔ ہم ایران و لبنان کے شیعوں اور دنیا کے دوسرے مسلمانوں کو ایک جسم مانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ وحدت محفوظ رہ جائے۔

میں آپ کو صرف اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ اپنے ذہنوں سے یہ نکال دیجئے کہ آپ بڑی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ عزم محکم کیجئے پھر دیکھئے کہ قدرت رکھتے ہیں کہ نہیں! کیونکہ خدا آپ کی مدد کرے گا، آپ کی حمایت کرے گا۔ استعمار کے ایجنٹوں کے ذریعے سے چپکے چپکے جو یہ کہلایا جاتا ہے کہ آپ بڑی طاقتوں کی پناہ حاصل کئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے یہ صد در صد غلط ہے۔

قوت و استحکام کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ کے ساتھ ہو جاؤ ہر شے سے پہلے انسانیت کی ترقی کے لئے کام کرو۔ اس وقت خدا مدد کرے گا اور ہم اپنا استقلال اپنی آزادی اور اپنے اسلام کی حفاظت کر سکیں گے۔ اور ان شاء اللہ اس کی خدا ہمیں توفیق دے گا۔ ۵/۸/۱۳۶۰ ، ۲۶/۱۱/۱۹۸۱ء

زخمیوں اور معذوروں کے سامنے امام خمینی مدظلہ کی تقریر کا خلاصہ

امریکہ، صیہونیت اور اس کے ایجنٹوں کی طرف سے جو منصوبہ پیش کیا گیا ہے وہ علاقہ کو در پیش مسائل میں سب سے اہم ترین مسئلہ ہے اور بعض عرب و اسلامی حکومتیں اس منصوبے کے نفاذ اور سب پر لاگو کرنے کے بارے میں حد سے زیادہ سنجیدہ ہیں۔

یہ منصوبہ (منصوبہ فہد) استعماری منصوبہ ہے اس میں کوئی اثباتی پہلو نہیں ہے جو لوگ اس منصوبہ کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ اس میں ایجابی گوشے ہیں وہ حقیقت امر سے بے خبر ہیں۔ ہمارے ملک اور ہمارے عوام نے ہزاروں شہید و معذور اسلام کے لئے پیش کئے ہیں۔ اسلام صرف ایران میں محدود نہیں ہے وہ جہاں بھی ہوگا اسلام ہوگا چاہے مصر میں ہو، سوڈان میں ہو، عراق میں ہو، حجاز میں ہو، سوریہ میں ہو یا کسی اور مقام پر ہو۔ ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنے کو تمام مسلمانوں سے الگ رکھیں ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم عربوں اور ان کے مسائل کو اپنے سے جدا تصور کریں، تمام ملکوں کے مسائل کو اپنے سے لاتعلق تصور کریں۔

ان ممالک میں اسلام حکمفرما ہے اور سب مسلمانوں پر (ہم بھی ان میں سے ہیں) واجب ہے کہ اسلام جہاں بھی ہو اس کی حفاظت کی جائے۔

میں سب کو اس منصوبہ سے آگاہ کرتا ہوں کہ یہ اسلام کے لئے خطرناک ہے۔ جن لوگوں نے یہ منصوبہ بنایا ہے، یا تو وہ جاہل ہیں۔ اور یا وہ امریکہ و صیہونیت کے تحت تاثیر ہیں، جو حضرات اس منصوبہ میں ایجابی پہلو دیکھ رہے ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر اس منصوبہ میں صرف ایک ہی منفی پہلو ہوتا کہ تمام حکومتیں اسرائیل کو تسلیم کرلیں اور اس کے امن کی ضمانت دیں اور باقی سب اثباتی پہلو ہوتے جب بھی یہ بہت بڑا خطرہ تھا۔ اس کا

مطلب یہ ہوا کہ اسرائیل کو امان دے دی جائے حالانکہ اس نے مدتوں سے مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے ۔ فلسطین ولبنان و دیگر مقامات پر مسلمانوں کی جماعت کی جماعت کو قتل کر ڈالا ہے ، کتنے مسلمانوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ مسلمانوں کی جانوں اور زمینوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے ۔ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو گیا ہے اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کسی بھی مخالف اسرائیل کو وہ قتل کر سکتا ہے ۔ اگر کسی مسلمان نے غاصب و مجرم اسرائیل پر اعتراض کا ارادہ کیا تو اس علاقے کی تمام حکومتیں اسے ماریں گی اور یہ صرف اسرائیل کی حفاظت کی خاطر ہو گا جس نے مسلمانوں کا خون چوسا ہے ۔ اور قدس و فلسطین ولبنان میں جو کیا ہے وہ تو کیا ہی ہے ۔ مسلمانوں کو لوٹا بھی ہے قتل بھی کیا ہے اور اس منصوبہ کے مان لینے کا مطلب یہ بھی ہوا کہ جس نے قدس کی آبرو لوٹی ، فلسطین کو غصب کر لیا ، ہم اس کی شرعیت کا اعتراف کر لیں ۔ اس منصوبہ کے مطابق عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ اس فاسد و فاسق و کافر نظام کو قبول کریں اور اسرائیل کے جرائم کے مقابلہ میں اس کو اجر پیش کریں ، اور اس منصوبہ کا اگر ایک اثباتی پہلو یہ ہے کہ اسرائیل ۱۹۶۷ء کی جنگ سے پہلے والی پوزیشن پر واپس چلا جائے تو اس کا منفی پہلو یہ بھی تو ہے کہ ۱۹۶۷ء سے پہلے جن مقامات پر وہ قابض ہے اس کے قبضہ کو تسلیم کیا جائے ـــــ بطور مثال ـــــ یہ تو ایسے ہے کہ ہم عراق سے صلح کریں کہ خوزستان کا علاقہ ہمیں واپس کر دے باقی پر وہ قابض رہے ۔ جس پہلو کو لوگ مثبت خیال کرتے ہیں ۔ میری نظر میں وہی پہلو منفی ہے ۔

میں مسلمان عوام اور خصوصاً عربوں کو اور اسلامی لشکروں اور عرب لشکروں کو پھر خبردار کرتا ہوں کہ اس منصوبہ کو عوام کی رائے کے بغیر بند کمروں میں تسلیم کر لینا ۔ مسلمانوں کو اسرائیل کا غلام بنا دینا ہے ۔ عربوں اور مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی شرم کی بات نہیں ہے اسرائیل کی آقائیت کو قبول کر لینا ہی عربوں کے لئے باعث ننگ و عار ہے ۔

میں سب کو متوجہ کرتا ہوں کہ اگر اسرائیل اپنے پلان میں کامیاب ہوگیا کہ اس کا منصوبہ مان لیا گیا تو پھر اس کے لئے یہ بھی ممکن ہو جائے گا کہ مکہ و مدینہ کو مسلمانوں سے چھین کر اس پر اپنا قبضہ جمالے۔

عوام کی بیداری اسی طرح ضروری ہے جس طرح حکومتوں کی، اور اس ناپاک منصوبہ کی مخالفت ضروری ہے۔ اس منصوبہ کو منوانے کے لئے امریکہ نے اپنے دانت نکال دیئے ہیں، تاکہ ان کو سر جھکانے پر آمادہ کر سکے کیونکہ اس نے کمانڈوز کے دستوں کو اس علاقے میں اتار دیا ہے اور گالیاں دینا شروع کر دی ہیں تاکہ علاقہ کے عوام ڈر جائیں۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ہم سب مر جائیں مگر یہ گوارا نہیں ہے کہ صہیونیت اور امریکہ کے زیر تسلّط زندہ رہیں۔ مسلمانوں اور عربوں کو ذلیل کرنے کے لئے یہ منصوبہ امریکہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے، عربوں کے لئے باعث شرم ہے کہ تھوڑی سی زمین پر حکومت کے لالچ میں اس ذلت کو قبول کرلیں۔ ہم اگر خاموش رہیں تو ہمارے لئے عار ہے اور اگر حکومتیں خاموش رہیں تو ان کے لئے عار و شرم ہے اور اسلام و مسلمانوں کیساتھ خیانت ہے۔
مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس منصوبہ کی مخالفت کریں اور حکومتوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سروں سے عوام پر حکومت کا خیال نکال دیں ان لوگوں کو یہ خیال دل سے نکالنا چاہیئے کہ پہلے کی طرح وہ اب بھی جو کرنا چاہتے ہوں کرسکتے ہیں یعنی اپنے کو ملتوں کا قیم تصور کرے ایک شیخ، ملک کے سربراہ یا بادشاہ کو کیا حق ہے کہ ایک ملک پر حکومت کرے اور اس کو یہ حق ہو کہ ایک ملک کو اسرائیل کی خوشنودی کے لئے قربان کرے۔ حکومتیں خواب غفلت سے بیدار ہوں! اس منصوبہ کے قبول کرنے کا مطلب اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا ہے۔
آج کے بعد ان حکومتوں کے ذہن سے یہ بات نکلنی چاہیئے کہ ہر مسئلے کا تعلق ہم سے ہے اور ملتوں کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حکومت ملت کے مقابلے میں کوئی قیمت نہیں رکھتی، یہ ملتیں ہیں جو قبول کا حق رکھتی ہیں، البتہ ہم بھی ایسے ہی مسائل میں گرفتار تھے۔ ایرانی عوام نے رضا خان اور اس کے بیٹے کو شکست دے کر ثابت کر دیا کہ ہر چیز عوام کے ہاتھ میں ہے اور حکومتوں کو عوام کے مصالح کے پیش نظر (نہ امریکہ کے مصالح کے پیش نظر) کام کرنا چاہیئے جیسا کہ حکومت ایران کر رہی ہے۔ ہماری حکومت، ہماری مجلس، شہری اور فوجی موسسات یہاں پر سب ہی مسلم عوام کے خادم ہیں نہ کہ کسی اجنبی کے ..... اے حکمرانو اپنے خیالوں سے

فکرِ تسلط نکال دو۔ عوام کی صلاح کے لیئے کام کرو ۔۔۔۔۔ میں عوام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس منصوبہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اس کے خلاف قیام کریں۔ اسے ناکام بنانے کے لیئے اپنی جان تک کی قربانی پیش کردیں ۔ میں یہی بات ہر جگہ کے مدارس اور یونیورسٹیوں سے، رائٹروں، خطیبوں، علماء، فوجیوں، سب سے کہتا ہوں کیونکہ آج ان کا فریضہ یہی ہے کہ اس خبیث منصوبہ کی مخالفت کریں جو دوبارہ عربوں کو اور مسلمانوں کو غلامی کی زنجیروں میں گرفتار کرنا چاہتا ہے اور ان کو اسرائیل کے پیروں تلے کچلنا چاہتا ہے ۔ جو بھی اس منصوبہ کا موافق ہے وہ اسلام کا خائن ہے۔ یہ یاد رکھیئے اگر پبلک نے کسی چیز کی مخالفت کردی تو پھر حکومتیں اسے نافذ نہیں کرسکتیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۲۶/۸/۱۳۶۰ھ ش ۱۷/۱۰/۱۹۸۱ء

فوجی مدرسہ کے فارغ التحصیل و یونیورسٹی و فیضیہ کے شوریٰ اور ادات

کے سامنے امام خمینی مدظلہ کی تقریر کا ایک مختصر سا خلاصہ

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم امریکہ ہی کی سرزنش کریں، اگرچہ وہ ام الفساد (فساد کی جڑ) ہے بلکہ ہمیں اسلامی ملکوں اور اسلامی حکومتوں سے شکوہ کرنا چاہیئے، اور فریاد کرنا چاہیئے ہم ان سے یہ شکایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے کو اسلام کا طرفدار کہتے ہیں اور نص قرآن اور سنت رسول اعظم کے خلاف کام کرتے ہیں اور اپنے ملکوں کے مصالح کے خلاف عمل کرتے ہیں

ہمیں مسلمان لیڈروں سے شکایت ہے ـــــ یعنی موجودہ حکامِ وقت سے ـــــ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہی اسلام کے مدعی حضرات ان مشکلات کے ذمہ دار ہیں جو مسلمانوں کے ممالک میں موجود ہیں اور جس سے مسلمانوں میں اختلاف بڑھ رہا ہے۔

اگر یہ امریکی منصوبہ اور دوسرا امریکی منصوبہ جو فہد کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے نہ ہوتا اور دیگر وہ منصوبے جن کا نفاذ مستقبل میں ہونے والا ہے نہ ہوتے تو اسرائیل کی ہمت نہیں تھی کہ گولان کی پہاڑیوں کو اپنی زمین میں شامل کر لیتا بلکہ وہ اس کا تصور بھی نہ کر پاتا ——— یہی منصوبہ اختلاف کا سبب اور اسرائیل کے لئے راستہ ہموار کرنے کا ذریعہ بنا ہے یہ خیال نہ کیجئے کہ معاملہ صرف گولان کی پہاڑیوں تک محدود ہے! جی نہیں معاملہ اس سے کہیں زیادہ کا ہے اور کوئی یہ بھی گمان نہ کرے کہ حکومتی پیمانہ پر بنائی گئی "تنظیمیں. جیسے اقوام متحدہ کی "الجمعیۃ العامۃ" یا "تنظیم حقوق الانسان" اور اس قسم کی دیگر تنظیمیں ان کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے۔ توبہ کیجئے! اور نہ یہ گمان کیجئے گا کہ جو یہ اظہار بیزاری کا ڈھونگ رچاتی ہیں ان سے اسرائیلی خیانتوں یا جرائم میں کوئی کمی آ جائے گی یا وہ ختم ہو جائیں گی —"کیونکہ یہ بھی غلط ہے" —— ذرا سوچئے تو کہ امریکہ اسرائیل کی مخالفت کر سکتا ہے؟ بھلا کوئی صاحب عقل یہ سوچ سکتا ہے کہ اسرائیل پہلے سے امریکہ سے مشورہ کئے بغیر کوئی اقدام کرے گا؟

درحقیقت ہماری مشکل ان حکومتوں کی لاپروائیوں میں چھپی ہے جنہوں نے ملکی ذخیرے اور ملک کی ساری ثروت پہلے ہی امریکہ کو بطور ہدیہ دے دی ہیں، اور اس کے مقابلے میں اپنے اور اپنے عوام کے لئے ذلت و رسوائی خرید کر چکی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے مشکلات یا تو یہی ہیں یا بعض حکام کی غداری ہے۔ ایسے حالات میں عوام کو اس انتظار میں نہیں بیٹھے رہنا چاہیئے کہ ہماری حکومتیں اسرائیل کو نیست و نابود کر دیں گی اور ان بڑی طاقتوں کے شر سے نجات دلا دیں گی جو اُن کی رسوائی پر تلی بیٹھی ہیں اور ان کے ذخائر و ثروت کو لوٹ رہی ہیں۔ یہ انتظار صحیح نہیں ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ان بڑی طاقتوں نے منصوبے پیش کر کے خود عربوں

میں اختلاف ڈال دیا۔۔۔۔۔ان حکومتوں کا مقصد ـــــ اپنے ذرائع ابلاغ ـــــ سے صرف یہ ہے کہ اسلامی حکومتوں میں ایران کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے اختلاف پیدا کر دیا جائے مثلاً یہ کہ ایران اسرائیل سے اسلحے خریدتا ہے یا مثلاً ایران کا نظام لوٹ مار پر قائم ہے یا ایران بحرین میں تخریبی کارروائی کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ یہ لوگ ـــــ اپنے مقصد برآری کے لیئے ـــــ مسلمانوں کے درمیان موجود اختلافات کو روز بروز خوب ہوا دینے میں لگے ہیں اور حکومتوں کے درمیان روح عداوت کو تقویت پہنچانے میں لگے ہیں۔

غاصب اسرائیل نے ـــــ امریکہ کی مدد سے ـــــ گولان کی پہاڑیوں کو اپنی اراضی میں شامل کر لیا اور اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے کسی بھی قرارداد کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کیا۔ دراصل یہ لوگ جس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں اور جو کرنا چاہتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی حکومتوں سے یہ انتظار نہ کریں کہ وہ حکومتیں صیہونیت کے شر سے اسلام کو بچانے میں کچھ مدد کریں گی۔ اور نہ حکومتی تنظیموں سے اس قسم کی کوئی توقع کریں۔

عوام کو جلدی کرنا چاہیئے اور حکومتوں کو اسرائیل سے جنگ پر آمادہ کرنا چاہیئے صرف نعرہ بازی اور اظہار بیزاری سے کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ ان لوگوں کا اسرائیل سے دوستانہ برتاؤ ہے اور ان کا اظہار بیزاری بظاہر تو واقعی ہے مگر بباطن چاپلوسی ہے اگر مسلمان اس انتظار میں بیٹھے رہے کہ امریکہ اور اس کے ایجنٹ مسلمانوں کے فائدے کے لیئے کچھ کریں گے تو ان کی تحریک نہ صرف یہ کہ سست رفتاری کا شکار ہو سکتی ہے بلکہ ہمیشہ کے لیئے ختم بھی ہو سکتی ہے۔

حکومت کے تنخواہ دار علماء اور حکومت کے مقاصد کی تکمیل کے لیئے دین فروش

بعض اہل علم کہہ دیتے ہیں: رسول خداؐ کی تعظیم حرام ہے، شرک ہے۔ یہ بے چارے شرک کا مطلب بھی نہیں سمجھتے۔ اگر حضور پرنورؐ کا احترام و تعظیم شرک ہے تو خود معاذ اللہ رسول خداؐ بھی مشرک ہیں۔ اور اس کا سبب خود خدا ہے کیونکہ اس نے خود ہی رسول اکرمؐ کو اتنا احترام دیا ہے کہ نماز میں ان کا ذکر واجب قرار دیا ہے۔ پھر تو حضورؐ پر درود بھیجنے والا بھی مشرک ہوگا اس قسم کے زرخرید علماء بعض اسلامی حکومتوں میں مفتی کے عہدے پر فائز کیے گئے ہیں اور ان کا تقرر محض مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

ہم رجال الدین کو حکومتوں کی غلامی پر ملامت کرتے ہیں اور اسی طرح حکومتوں کی ملامت کرتے ہیں کہ اس قسم کے عمامہ پوش لوگوں کو غلاموں کی طرح استخدام کرتے ہیں۔

امریکہ اپنے استعماری مقاصد کے لیے ایسے اعمال اس لیے کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرانا چاہتا ہے، لیکن یہ عمامہ پوش اور یہ حکومتیں آخر اس قسم کے اعمال کیوں کرتی ہیں یہ لوگ جھوٹ بولنے اور تہمت لگانے میں بھی کوئی باک نہیں کرتے بشرطیکہ اس سے اسلام کو ایرانی حکومت کو "جس نے خود اور اس کے عوام نے انقلاب سے پہلے ہی اسرائیل دشمنی کا اعلان کر دیا تھا" نقصان پہنچ سکے بلکہ محمد رضا کے خلاف بغاوت کے اسباب میں ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ وہ اسرائیل کی مدد کرتا تھا۔ اس کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ اور اس کی تابع حکومتوں کے ذرائع ابلاغ چیخ چیخ کر ایران پر تہمت لگا رہے ہیں کہ ایران اسرائیل سے اسلحہ خرید رہا ہے اور اس پروپیگنڈے میں ایران کے بھگوڑے بھی ساتھ دے رہے ہیں۔   ۱۹/۱۲/۱۹۸۱ء، ۲۸/۹/۱۳۶۱ ھ ش

باختران و ایلام کے آئمہ جمعہ کے سامنے امام خمینی کی تقریر کا خلاصہ

جو لوگ اسلامی حکومتوں کو اپنے زیر تسلط رکھنا چاہتے ہیں ان کے خیال میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ان میں آپسی اختلاف پیدا کر دیا جائے ـــــ کیا دنیا کی بڑی تنظیموں نے نہیں دیکھا کہ ایرانیوں نے عظیم شہنشاہیت کو جس کو بڑی حکومتوں کی تائید بھی حاصل تھی کس طرح ۳۵ ملیون لوگوں نے متحد ہو کر خاک میں ملا دیا۔ اسی طرح اگر تمام مسلمان جن کی تعداد ایک ملیارد کے قریب ہے متحد ہو جائیں تو مشرق و مغرب مل کر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

علاقہ کی بعض حکومتوں کا اسرائیل سے منہ موڑ کر ایران پر حملہ کرنے کی پوشیدہ علت کیا ہے یہ بات معلوم نہ ہو سکی جبکہ ایران قرآن و اسلام کا دفاع بھی کر رہا ہے۔ آخر مسلمان بڑی طاقتوں اور مستعمرین کے احکام کے سامنے کیوں سر تسلیم خم کر دیتے ہیں؟ دراصل مسلمانوں کی سیاسی کم شعوری ان رسوا کن حالات کا سبب ہے۔

الحمدللہ آج ایران ایک مستقل حکومت ہے اس کے کسی بھی شعبہ میں کسی بھی بڑی طاقت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ بڑی طاقتوں کو سب سے بڑا غم یہی ہے کہ ان کو ایران کے حالات و معاملات میں ذرہ برابر مداخلت کا حق نہیں ہے۔

۳۰ / ۱۲ / ۱۹۸۱ء ، ۹ / ۱۰ / ۱۳۶۰ھ، ش

اصفہان و چہار محال بختیاری کے آئمہ جمعہ کے سامنے

امام خمینی مدّظلہ کی تقریر کا خلاصہ

اگر مسلمانوں کے درمیان اخوت موجود ہوتی جس کا قرآن نے اشارہ کیا ہے تو افغانستان

روس کے قبضے میں نہ جاتا اور نہ فلسطین غصب کیا جاتا اور نہ کسی اسلامی حکومت پر کسی کا قبضہ ہوتا۔ اگر اسلامی حکومتیں آپس میں متحد ہوتیں تو مسلمان امریکہ و روس سے بھیک مانگنے پر مجبور نہ ہوتے۔

ایران کے اسلامی انقلاب سے لوگ استعمار کے مقابلہ کا سبق کیوں نہیں سیکھتے؟ کہ متحد ہو جاتے اور عوام کی رائے کے مطابق کیوں عمل نہیں کرتے؟ یہ حکومتیں متحد ہو کر اسرائیل سے جنگ کی کوشش کیوں نہیں کرتیں تاکہ فرار کی نوبت نہ آئے؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسرائیل نے کس طرح گولان کی پہاڑیوں پر کسی بھی حکومت کی پرواہ کئے بغیر قبضہ کر لیا ہے اور اسی کے ساتھ اسرائیلی حکومت فخر کرتی ہے کہ کوئی حکومت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ اسکو اس کے ارادہ سے روک سکتی ہے۔ آخر اسرائیل دشمن اسلام، دشمن عرب، دشمن انسانیت کے مقابلہ میں ایک متحدہ محاذ بنانے کے بجائے کون سی چیز ہے جو تم لوگوں کو اختلاف و افتراق کی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

عوام اپنی پراگندگی کی وجہ سے " جو زر خرید حکام کی فعالیت کا نتیجہ ہے " ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہیں۔ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں اور ان سب باتوں سے اسلام کو ضرر پہنچتا ہے، قرآن کی بے احترامی ہوتی ہے، کیونکہ قرآن اتحاد کی دعوت دیتا ہے اور تم تفرقہ کی اور ایک دوسرے سے جنگ کی۔

تم لوگوں پر واجب ہے کہ اپنی عقل پر چلو، اسلام کی پیروی کرو، عقل اسی چیز کا فیصلہ کرتی ہے جس میں مصلحت ہوتی ہے، عقل و اسلام دونوں اتحاد کی دعوت دیتے ہیں اور اگر تم متحد ہو جاؤ گے تو کوئی حکومت تم پر ظلم کی ہمت نہیں کر سکتی اور نہ اسرائیل تمہاری زمین پر رہ سکتا ہے۔

لیکن جب اختلافات میں بسر کر رہے ہو تو اسرائیل کو ظلم کرنے کی دعوت دے

رہے ہو اور اس کو یہ گھمنڈ ہوگیا ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا کیونکہ امریکہ اس کی حمایت کرتا ہے ۔۔۔۔ آخر تم کو کس چیز نے دھوکہ دے رکھا ہے؟ ہمارے عوام کی مدد خدا کررہا ہے ۔۔۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ آپس میں جنگ کرتے ہو۔ اور تم کو معلوم ہے کہ یہ جھگڑا تمہارے لئے مفید نہیں ہے بلکہ نقصان دہ ہے۔ ۱/۱۱/۱۳۶۰ ھ،ش ، ۲۱/۱/۱۹۸۲ء

پاسداروں اور جہاد سازندگی کے ذمہ داروں کے سامنے تقریر کا خلاصہ

تمام لوگوں کی طرح آپ بھی جانتے ہوں گے کہ مسلمانوں کو جتنی بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی بڑی طاقتیں ہیں ۔۔۔۔۔ اور ان تمام مسائل کا حل اتحاد المسلمین میں ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے اور ان کی حکومتوں پر بھی کہ صیہونیوں کو نکالنے کے لئے "جو اسلام کے بہت بڑے دشمن ہیں اور جو یکے بعد دیگرے مسلمان ملکوں پر قابض ہونا چاہتے ہیں" آپس میں متحد ہو جائیں۔ مسلمانوں کا عالم یہ ہے کہ فساد کی جڑ کاٹنے، غدہ سرطانیہ کو جڑ سے اکھاڑنے، دشمنان اسلام سے اپنی زمینوں کو پاک کرنے کے بجائے ایسے سیاسی جلسے کررہے ہیں جس میں ایسے مسائل پر بحث کرتے ہیں یا بات کرتے ہیں جن سے اسرائیل کا نفع وابستہ ہوتا ہے۔

بعض حکومتوں کا مقصد حیات اس ایران سے جنگ کرنا ہوگیا ہے جو اسلام کی تطبیق کے لئے کوشش کررہا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ ہر روز ایک نیا راگ الاپتے ہیں اور ہر روز ایک نیا الزام تراشتے ہیں۔ جس ملک نے اپنے انقلاب کے پہلے دن اعلان کردیا تھا کہ فلسطین و قدس کی آزادی منزری ہے اس پر الزام لگاتے ہیں کہ اس کے روابط اسرائیل کے ساتھ ہیں۔

اس کا کیا سبب ہے کہ تم اسرائیل کے مقابلہ میں ایسی ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ جو تمہاری مسلسل توہین کر رہا ہے، تمہارے شرف کو پامال کر رہا ہے۔ گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کرتا ہے اور کہتا ہے مجھے کسی طاقت کی پرواہ نہیں ہے۔

تمہارا فریضہ تو یہ تھا کہ اس قسم کے جرثومہ فساد (فساد کی جڑ) کو ختم کر دیتے اور اگر تم نے اس غدہ سرطانیہ کو ختم نہ کیا تو یہ اپنی طبیعت کے مطابق دوسری جگہوں پر پھیل جائے گا اور صرف جولان کی پہاڑیاں ہی اس کی جولان گاہ نہیں رہیں گی۔

اسرائیلی اپنے کو دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھتے ہیں اور نیل و فرات کے درمیان کی اراضی کو اپنی ایسی ملکیت خیال کرتے ہیں جس کا ان کی تحویل میں آنا ضروری ہے ——— تم نے ایک طرف تو جزئی امور میں جھگڑا کیا جس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور دوسری طرف اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایران کو بولنے کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ اس ایران کے لئے تم نے یہ بات کہی جس نے اور جس کی عوام نے پہلے ہی دن یہ اعلان کر دیا تھا کہ اس کو کسی دوسری حکومت کی لالچ یا دوسری ملت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ایران تو ان سب کے ساتھ اتحاد چاہتا ہے تاکہ علاقہ سے فساد کو باہر نکال پھینکے اس کے باوجود تم ایران سے دشمنی کا اعلان کرتے ہو، آخر کیوں؟

حکومتوں کے سربراہوں، دانشوروں اور علماء سب پر واجب ہے کہ اپنے دوست و دشمن کو پہچان لیں اور پھر دوستوں سے اتحاد کر کے دشمن کو بھگائیں۔ تمام ان مشکلات سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے جس میں مسلمان مبتلا ہیں اور مسلمان جب تک متحد نہ ہوں گے یہ مسائل بغیر حل کئے پڑے رہیں گے۔

کچھ ایسی مشکلات بھی عام مسلمانوں سے متعلق ہیں جو علاوہ ان مشکلات کے ہیں اور کچھ مشکلات تمام دنیا اور مستضعفین سے متعلق ہیں یہ تمام مشکلات روس اور امریکہ کی وجہ سے ہیں۔ اگر امریکہ کی پشت پناہی حاصل نہ ہوتی تو آج تک اسرائیل کی بقاء ناممکن تھی! اور اگر امریکہ نہ ہوتا اور یہ شیطانی طاقت

نہ ہوتی تو کیا یہ فساد ہوتا ؟ کیا مسلمانوں کے ملکوں میں اس طرح کے فسادات ہوتے ؟

بلاد مسلمین میں جتنے بھی خون بہائے جاتے ہیں وہ سب ایک طرف تو امریکہ اور اس کے طرفداروں کی تحریک پر ہوتے ہیں اور دوسری طرف روس اور اس کے ماننے والوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا اس فساد کے شر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو تمام مستضعفین کو متحد ہو کر بڑی طاقتوں کے نفوذ کے لئے ایک حد معین کرنا ہوگی۔

جب اسرائیل جولان کی پہاڑیوں کو اپنی غصبی ملکیت میں شامل کرتا ہے اسی وقت یہ عالمی تنظیمیں (جو خود بخود نہیں ابھری ہیں اور نہ عوام نے ان کی تشکیل کی ہے بلکہ بعض بڑی طاقتوں نے ان کو بنایا ہے) منطقہ کے اندر نئی سیاسی گالیاں شروع کر دیتی ہیں اور طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسرائیل کے اقدام کی بظاہر مخالفت ہوتی ہے۔

لیکن ساری دنیا جانتی ہے اس مخالفت کا کوئی اثر ہونے والا نہیں ہے۔ یہ تنظیمیں دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے جلسے کرتی ہیں اور جب اکثریت کی رائے اسرائیل کے مخالف ہوتی ہے تو امریکہ ویٹو استعمال کر دیتا ہے۔ یہ تو جنگل کا قانون سے بلکہ اس سے برا ہے کہ جنگل کے قانون پر وحشی حکومت ہوتی ہے اور یہ لوگ بھی بڑی بڑی تنظیمیں بنا کر مثلاً تنظیم حقوق انسان، تنظیم اقوام متحدہ . . . پوری دنیا پر جنگل کا قانون لاگو کرتے ہیں۔ بلکہ روس و امریکہ تو اس سے بھی زیادہ بُرے اقدامات کرتے ہیں۔

۲۵/۱/۱۹۸۲ء ، ۵/۱۱/۱۳۶۰ ھ، ش

غیر ملکی مہمانوں کے سامنے امام کی تقریر کا خلاصہ

اسلامی احکام کے مہم اصول میں سے ایک اہم اور معتبر اصل یہ ہے کہ مسلمان کفار و ظالمین کے

زیر تسلط نہ ہوں۔ خداوندعالم نے کافر کو مسلمان پر سبیل (غلبہ) نہیں دی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو یہ تسلط ترک کردینا چاہیئے اور یہ ایک ایسی سیاسی اصل ہے جس کا قرآن نے حکم دیا ہے۔

ہم اگر اسلامی حکومتوں کی وضع کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی حکومتوں کے رؤسائ آپس ہی میں اختلاف رکھتے ہیں۔ کبھی تو ان کی لڑائی سیاسی ہوتی ہے اور کبھی فقط پروپیگنڈہ پر محدود رہتی ہے یہ لوگ مشترک امور میں بھی اتفاق واتحاد نہیں کر پاتے۔ بلکہ ہم تو ان کے درمیان اتحاد کی کوئی بھی شکل نہیں دیکھتے۔ حد یہ ہے کہ بعض اوقات یہ لوگ دوسرے کے ملک پر غارت گری کر بیٹھتے ہیں یا بعض کے اوپر سیاسی یا اعلانیہ جنگ لاد دیتے ہیں۔ اور ان جھگڑوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ناکامی ان کی قسمت بن جاتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے اگر تم جنگ کرو گے تو ناکام رہوگے اور آپ خود بھی مسلمانوں اور عربوں میں ناکامی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

اسلامی حکومتوں کے پاس جتنی عظیم سیاسی، عسکری، طبعی طاقت ہے اس کے باوجود اسرائیل کے مقابلے میں ان کا شکست کھا جانا کیا اس سے بھی عظیم شکست وناکامی کا تصوّر ہوسکتا ہے؟ آخر ناکامی کا مطلب اس سے زیادہ کسی حکومت یا پبلک کے لیئے کیا ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کرسکے جس سے اس کے مصالح اس کا امن واستقرار محفوظ رہ سکے۔

اسلام سے جنگ کرنیوالے اور اسلامی ممالک کو غارت کرنے والے اور اپنے وسعت پسندی کے مقصد پر اصرار کرنے والے اور موجودہ حدود دولت پر قناعت نہ کرنے والے دشمن کے مقابلے میں مسلمان شکست کھا چکا ہے اور اپنی ہار مان چکا ہے۔

شہدائے اسلام کے بچے جو لبنان اور جنوب لبنان سے ہمارے پاس آرہے ہیں ان کے لیئے ہمارے پاس کیا جواب ہے؟ ..... اب تو خواب غفلت سے چونکو! اور زندہ ضمیر رکھنے والے مسلمانوں کی طرح سوچو کہ یہ آنے والے بچے جن کے دل چھوٹے ہیں اور جو اسلام کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ اسلام کے دفاع کے لیئے تیار ہیں وہ بچے جو اسرائیل کے ظلم وتعدی

کا نشانہ بنے ہیں، ان کے لئے تمہارے پاس کیا جواب ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے: اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کو مدد کے لئے پکارے اور کوئی جواب نہ دے تو یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ میں ان بچوں کے ساتھ یہاں سے فریاد کر رہا ہوں اے مسلمانو.. .... اے اسلام کا دعویٰ کرنیوالی حکومتو! اے دنیا کی مسلم جماعتو اسلام کی مدد کرو ان مظلومین کی مدد کرو جو بڑی طاقتوں کے ظلم کے نیچے دبے جا رہے ہیں۔ ان چھوٹے اور یتیم بچوں کی مدد کرو، ان حکومتوں کی مدد کرو جو بڑی طاقتوں کے ظلم کا شکار ہیں۔ اپنی طرف اور اپنے عوام کی طرف توجہ دو ...... آخر مسلمانوں اور ان کے رؤسا کو اپنی کرامت و شرف کو امریکہ پر نثار کرکے کیا مل جائے گا؟ مسلمان مستضعفین کی دولتوں کو عوام کے خزانوں کو امریکہ کے لئے بطور خالص تحفہ پیش کرکے تم کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ اسے یہ امریکہ وہی تو ہے جو اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے اور واضح لفظوں میں اعلان کر چکا ہے کہ وہ مسلمانوں کی خاطر اسرائیل سے قطع روابط نہیں کر سکتا۔ مسلمان اپنی موجودہ حالت سے کب پلٹیں گے؟

حکومتوں کے حاشیہ بردار علماء کو ایران پر کفر کا فتویٰ لگانے سے کیا حاصل ہو جائے گا؟ حالانکہ قرآن کہتا ہے: اگر کوئی اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو قبول کرو اس کو رد نہ کرو۔ آخر یہ لوگ اسلام کو کیا سمجھتے ہیں؟

ہم باصرار کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اس ملک میں قرآنی احکام اور رسولؐ کے احکام کی تطبیق کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بیس سال سے نہ معلوم کتنی مرتبہ امریکہ و اسرائیل سے اپنی دشمنی کا اعلان کر چکے ہیں .... لیکن اس کے باوجود رسالوں، اخبارات کے ایڈیٹر حضرات، استکباری اور ایجنٹی ذرائعِ ابلاغ کے مدیروں نے ہم پر یہ الزام لگایا کہ ہم اسرائیل کے دوست ہیں۔ ..... (انصاف سے بتاؤ) اسرائیل کا دوست کون ہے؟ ہم یا وہ لوگ جو اس کے ظاہری جرائم پر بھی خاموش رہتے ہیں۔

اسرائیل نے لبنان میں کیا کیا ؟ شام کے ساتھ کیا کیا کہ اسرائیل نے جولان کی پہاڑیوں کو اپنی ملکیت میں شامل کر لیا ۔ اور دیگر جرائم تو خیر جو کئے وہ کئے ہی ! لیکن ان سب باتوں کے باوجود آپ لوگ (عرب) اسرائیل کو قانونی طور پر ماننے کے لئے تیار ہیں (پھر بھی اسرائیل کے دوست ہم ہیں؟) اب فیصلہ کرو کہ تم اسرائیل کے دوست ہو یا ہم ؟ !

ہم نے تو بیس سال سے مسلسل کہا ہے کہ مسلمانو متحد ہو کر اسرائیل کو فنا کر دو، اسرائیل کے ظلم وتسلط سے قدس کو آزاد کراؤ ۔ اسلامی حکومتوں کو اس غدہ سرطانیہ سے نجات دلاؤ ۔

یہ تم ہو کہ دھوکہ بازی سے اسرائیل کا اعتراف کرنے پر تیار ہو ۔ اسلام اور اس کے مددگاروں کے مقابلے میں اور اسرائیل کے ان تمام واضح جرائم کے ساتھ جو اس نے اسلامی دنیا کے ساتھ کئے ہیں، تم ہو کہ اس کو مستقل حکومت ماننے پر تیار ہو ۔ یہ جراءت تمہاری ہے کہ حکم خدا کے برخلاف دشمن خدا اور دشمن اسلام کو حکومت قائم کرنے کی اجازت دیتے ہو اور اس کے لئے راحت و اطمینان کا عقیدہ رکھتے ہو ۔ یہ تم ہو کہ اسرائیل کو ماننے پر تیار ہو جو تم کو نہیں مانتا یہ تم ہو کہ خاموش بیٹھے رہے تاکہ اسرائیل تم پر حکومت کر سکے ۔ لیکن خدا نے چاہا تو وہ ایسا ہرگز نہ کر سکے گا ۔

اے امت اسلامیہ ! اے اسلامی حکومتوں میں مظلوم عوام ! اے ان حکام کے مظلوم عوام جن کے حاکموں نے ملکی دولت مفت میں امریکہ کے حوالے کر دی ..... اے تلخ زندگی بسر کرنے والو .... تم سب اپنی اپنی جگہوں سے اٹھو، اے دنیا کے عوام اٹھو اور بڑی طاقتوں کا مقابلہ کرو ۔ اگر تم اٹھ کھڑے ہوئے تو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے !

تم نے دیکھا جب ایرانی عوام متحد ہو گئے تو محمد رضا کی عظیم شیطانی طاقت کو خالی ہاتھوں پاش پاش کر دیا ۔ حالانکہ اس کی حکومت کو تمام بڑی طاقتوں کی تائید حاصل تھی ۔ ایرانی عوام نے صرف ایمان اور اللہ اکبر کے سہارے انقلاب برپا کیا اور اسی کے سہارے اس کے تخت کو سرنگوں

اور فاسد حکومت کو ختم کیا ہے۔

اسلام کے بعض احکام کو ماننا اور بعض کو چھوڑ دینا ممکن نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر میدان میں احکام اسلام کی تطبیق ضروری ہے اور اسلام کا سیاسی حکم یہ ہے کہ اسلام و مسلمین کے دشمنوں کا مقابلہ کرو۔ یہ اسرائیل آج مسلمانوں سے برسر جنگ ہے اور امریکہ بھی یہی کچھ کر رہا ہے اور صدام امریکہ کا مزدور مسلمانوں سے لڑ رہا ہے۔

ہاں خدا نے مسلمانوں سے یا ان کے ایک گروہ سے محاربہ کرنے والے سے قتال کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

اے میرے بزرگو! جو دور دور کے ملکوں سے آئے ہو اور تم ہمارے ہمیں شرف بخشا ہے، آپ نے اس ملت کی مظلومیت کے بارے میں سنا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے عوام کی مظلومیت کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں گے اور آپ حضرات اپنے عوام کو یہ بتائیں گے کہ یہ ملک ویسا نہیں ہے جس طرح امریکہ اور صیہونی لوگ اسے پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو ایک وحشی ملک ہے۔

۱۳/۲/۱۹۸۲ء ، ۲۴/۱۱/۱۳۶۰ھ ش

فضائی فوج کے سامنے امام کی تقریر کا خلاصہ

ہم قبول کرتے ہیں بلکہ اپنے اور عراق کے درمیان قرآن مجید کی آیت کو حکم بنانے کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے عقلاء اور صلح کی کوشش کرنے والوں کو اسی آیت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں جو سورۂ حجرات میں ہے۔

صدام جو اسلام کا دعویدار ہے اور ہم اسلام کو صدام سے بہت دور خیال کرتے ہیں

اس لئے اس کے ساتھ قرآن مجید کے مطابق معاملہ کیا جانا واجب ہے۔ قرآن کا کہنا ہے۔ اگر مومنین کے دو گروہوں میں جنگ ہو جائے تو صلح کے لئے کوشش کرو اور اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو تمہاری شرعی تکلیف یہ ہے کہ باغی گروہ سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک عدالتِ خدا کی طرف نہ پلٹے۔

عراقی لشکر آج بھی ہماری زمین پر موجود ہے اور از روئے قرآن وہ باغی و معتدی ہے اور باغی سے جنگ واجب ہے، چلیے ہم آپ سے یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ اس سے جنگ کیجیے کیونکہ ہمیں آپ سے اس کی امید نہیں ہے لیکن کم از کم اس سے اظہار بیزاری تو کیجیے کیونکہ آپ جب قرآن پر عمل نہیں کر سکتے تو اتنا تو کر ہی سکتے ہیں۔ اور جب آپ اس سے اظہار بیزاری نہیں کر سکتے تو کم از کم خاموش رہیئے اور اپنی لاتعلقی کا اظہار کیجیے ——— یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو صدام کافر سے مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں ———

ان لوگوں کا قرآن سے بے توجہی برتنے کا کیا سبب ہے؟ آخر یہ حکم عقل سے لاپرواہی کیوں برتتے ہیں؟ بین الاقوامی قراردادوں سے مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ کیوں ہر روز ایک نئی افواہ پھیلاتے ہیں کبھی کہتے ہیں ایران۔ بحرین پر نظر رکھتا ہے کبھی کہتے ہیں ایک جہاز اسلحے لدا ہوا جا رہا تھا وہ گر پڑا ...... جھوٹ تو گڑھتے ہیں مثلاً کہتے ہیں اسرائیل ایران کی مدد کر رہا ہے اور ان کے پاس اس کی مضبوط اسناد بھی ہیں...... آخر یہ اسناد کیا ہیں؟

جس حکومت نے بیس سال سے مسلسل اسرائیل کی مخالفت کی ہو...... جس نے اسرائیل کا مکمل بائیکاٹ کیا ہو، تیل بند کر دیا ہو ...... جو حکومت اسرائیل کو غاصب سمجھتی ہو اور اسے بھگانے کے لئے تمام مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیتی ہو...... ایسی حکومت پر اسرائیل سے معاملہ کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے...... اور ایسے وقت میں جب اسرائیل مکاری سے کام لے رہا ہو۔ اور امریکہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہا ہو...... یہ مسلمان ——— جو ابھی تک اسرائیل کے مصائب

سے نجات نہیں حاصل کر سکے ـــــــ اسرائیل سے صلح کرنے اور قانوناً اسے تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں ..... اور بعض ـــــ امریکی پروگرام کی تکمیل کے لیے ـــــ ایران سے جنگ کرنے کے لیے لشکر کشی کر رہے ہیں ...... مگر ان تمام باتوں کے باوجود کوئی مسلمان یہ پوچھنے والا نہیں ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے ؟

کیا تم لوگ اس حد تک امریکہ سے ڈرتے ہو؟ اور اس کے لئے غلاموں کی طرح کام کرتے ہو! امریکہ کو اپنے تمام ملکی ذخائر پیش کر رہے ہو اور اس سے دوستی کے روابط قائم کر رہے ہو اور ان سب چیزوں کے بعد اس سے معذرت بھی کرتے ہو ...... امریکہ کے لیے اپنی بہترین خدمات پیش کرتے ہو، اس کی خوشی کے لئے رقص کرتے ہو ـــــ

ہم اب تک اپنی تمام مشاکل کے باوجود جس نے ہم پر تعدی کی بحمد اللہ اس کے مقابلے میں کامیاب رہے اور تمام بڑی طاقتوں اور دشمنانِ اسلام اور اپنے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ بہت سی اسلامی حکومتوں نے اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے بجائے اور اسرائیل کو دفن کرنے کے لیے ایران سے اتحاد کے بجائے قانوناً اس کو تسلیم کر لیا ہے ۔ اسرائیل جو نیل سے لے کر فرات تک اپنی حکومت کی توسیع چاہتا ہے جو مکہ اور مدینہ کو اپنی اراضی کا جزو سمجھتا ہے ۔ ان اسلامی حکومتوں نے اپنی امکانیات اور اپنے افکار کا مرکز اسلام اور ایران سے جنگ کو قرار دے رکھا ہے ۔

میں جمہوری اسلامی ایران کے تمام دشمنوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور ان سے کہتا ہوں : تم نے خود اور اپنی تمام ان قوتوں کے ساتھ جن کو ہمارے خلاف اکٹھا کر رکھا ہے یہ محسوس کر لیا ہے کہ اسلام کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہو، لہٰذا مخالفت سے ہاتھ اٹھا لو اس پہ زیادہ اصرار نہ کرو، جاؤ اور کوئی دوسرا کام تلاش کرو ...... اور صدام کو بتا دو کہ اب اس کے لیے خودکشی کے علاوہ کوئی راستہ نجات نہیں ہے ۔ ۱۵ / ۳ / ۱۹۸۲ء ، ۲۵ / ۱۲ / ۱۳۶۰ھ ش

اسلامی جمہوریہ کے ریفرنڈم کی یادگاری مناسبت سے امام کے پیغام کا خلاصہ

میں اسلامی حکومتوں کی مصلحت ـ خصوصاً وہ حکومتیں جو اس منطقہ کے آس پاس ہیں ـ یہ سمجھتا ہوں کہ وہ صدام کی بلند پروازیوں اور ہماجراجوئی اور بڑی طاقتوں کی منفعت طلبی اور کشور کشائی کی خاطر اپنے کو دینوی واخروی عذاب میں مبتلا نہ کریں ـ اس ملک کے ساتھ جو مسلمانان جہان سے برادری کا ہاتھ بڑھانا چاہتا ہے اور وہ برادری جس کو خداوند تعالیٰ نے عطا کیا ہے ، اس کو لاگو کرے اور اسے عملی جامہ پہنائے اس ملک کے ساتھ برادرانہ سلوک کریں ـــــــ ان کو صدام کی جنون آمیز حرکت ـــــــ اور اس کے نتیجے سے سبق لینا چاہیئے ـــــــ اور یہ جان لو کہ اگر صدام ـــــ خدا اس کو کبھی معاف نہ کرے ـــــ کو طاقت اور قدرت حاصل ہوجائے تو اس کا شر اسرائیل کے شر سے کم نہ ہوگا ـ اور اس سے لوگوں کو ندامت ہوگی کہ وہ دوسری اسرائیلی حکومت یا اس سے بدتر حکومت کے ہتھے چڑھ گئے ، لہٰذا ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ دوستی کی نصیحت کو قبول کریں اور آگ سے نہ کھیلیں اور فلسطینی مظلوم عوام کے ساتھ مل کر (جو اسرائیلی مظالم کا شکار ہیں) ان کے ساتھ مظاہرات میں اور اسرائیلی مظالم کے خلاف ہر طرح ان کی مدد کریں تاکہ انجام میں اس شیطان پر جو انسانی گوشت کھاتا ہے غاصب و ملحد ہے یعنی اسرائیل پر غلبہ حاصل کریں، جس طرح ایران نے اپنے عوامی مظاہرات اور اسلامی انقلاب کے ذریعے شاہی نظام کے تار و پود بکھیر دیئے ـ

جس طرح ہم غصب شدہ زمین پر بسنے والوں سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے مظاہرات اور صیہونیت کے خلاف تحریک کو جاری رکھیں گے یہاں تک کہ خدا ان کو کامیابی دے ـ

۱۲/۱/۶۱ ۱۳ ھ ش

۱/۴/۱۹۸۲ ء

خرم شہر کے واپس لے لینے پر امام خمینی مدظلہ کے پیغام کا خلاصہ

آپ لوگوں کے اسلام پر عمل کرنے سے مطمئن ہونے کے باوجود میں اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوں کہ مومنین کے لئے نفع بخش چیزوں کے تذکر سے غفلت نہ برتوں اس کے علاوہ میرا دل چاہتا ہے کہ پڑوسی کی حکومتوں سے کہوں کہ وہ لوگ جانتے ہیں کہ مظلوم خرم شہر کو واپس لے لینے کے بعد ہمارے عوام ہماری حکومت پورے اعتماد سے کہہ رہی ہے اور میں اپنے عوام اور حکومت کی طرف سے آپکو اطمینان دلاتا ہوں کہ آپ ہم سے خیر ہی خیر دیکھیں گے اور اگر آپ امریکہ اور اس کے بچوں کی اطاعت چھوڑ کر قرآن و اسلام کے مطابق ہم سے معاملہ کریں تو ہم آپ کی حمایت بھی کریں گے جان لو کہ بڑی طاقتوں نے اپنے مطیع و ذلیل بندے صدام کی پشت پناہی کی لیکن آپ کی حکومتیں کمزور ہیں۔ مجرم صدام اور اس سے پہلے اس کے دوست شاہ ایران سے عبرت حاصل کرو اور یہ یاد رکھو کہ بڑی طاقتیں تمہاری اس وقت تک کوئی پشت پناہی نہیں کریں گی جب تک تم سے پہلے کوئی استفادہ نہ کرلیں اور تم کو اپنی مصلحت گاہ پر پہلے قربان نہ کردیں اور یہ یقین کر لیجئے کہ حسنی مبارک، حسین اردنی جیسے لوگ اور دیگر مجرمین آپ کے لئے فائدہ مند نہیں ہیں۔ یہ لوگ تو آپ کی دنیا اور دین دونوں برباد کر دیں گے اور اگر آپ لوگ مردہ کیمپ ڈیوڈ یا فہد منصوبہ کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش نہیں رہوں گا کیونکہ اس سے اسلامی حکومتوں کو شدید خطرہ ہے، خصوصاً حرمین شریفین کو نصیحت کر کے عنداللہ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوگیا۔

۴/۳/۱۳۶۱ ھ،ش

۲۵/۵/۱۹۸۲ء

امام حسینؑ کی ولادت اور یوم پاسداران اسلام کے موقع پر امام کا پیغام

صدام خائن کو گذشتہ دنوں کی بہ نسبت اب یہ احساس ہوگیا ہے کہ جو جال اس کے لئے بچھایا گیا ہے اب اس کے اور عراقی حزب بعث کے لیئے کوئی چارہ اس کے علاوہ نہیں ہے کہ اس میں گرے اور ہلاک ہو جائے۔ اسی لیئے اب وہ تمام ان واہیات دعوؤں کو چھوڑ کر جو قادسیہ کی بہادری سے متعلق تھے اور اپنے تمام فخر و مباہات اور اسرائیل سے بناوٹی دشمنی کو چھوڑ کر ——— وہ اسرائیل جس کے لیئے صدام کہا کرتا تھا اس سے مصالحت کا سوال ہی نہیں ہے ——— امریکہ کی غلام حکومت میں پناہ لینے پر آمادہ ہوگیا ہے .... اور اس حکومت کی پناہ حاصل کرنے پر آمادہ ہے جو اسرائیل کے دوش بدوش ہے۔ صدام نے ذلت و گدائی کا ہاتھ عرب و اسلام دشمنوں کے سامنے اس امید کے ساتھ پھیلا دیا ہے کہ شاید اس ہلاکت سے ——— جس میں اس نے اپنے کو پھنسا دیا ہے ——— نجات دلا دیں اور اسی وجہ سے ذہنوں کو اسلام کے سب سے بڑے دشمن ..... مسلمانوں کی اراضی کے غاصب ..... کی طرف موڑ دیں اور کیمپ ڈیوڈ قرارداد کا اعتراف کر کے حسنی مبارک کے ذریعے پورے نظام کو عرب معاشرہ میں داخل کر دے یا فہد منصوبہ کو قبول کرے جو عربوں کو ذلیل کرنے والا ہے ——— بلکہ اسلام کو ذلیل کرنے والا ہے۔

میں علاقہ کی تمام حکومتوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ایسے منصوبوں کو قبول نہ کریں اور امریکہ کے سامنے سر نہ جھکائیں، بلکہ اس سے زیادہ رسوا کن اسرائیل کے سامنے سر جھکانا ہے، آگاہ ہو جاؤ ایسا کرنے سے ایران کے عوام اور حکومت سے دشمنی مول لینی ہے۔

اور اگر تم آج اسلام کی پناہ میں نہ آئے . . . . . تو کل وقت گزر چکا ہو گا لہٰذا امریکہ کے بڑھ کانے سے دھوکہ مت کھاؤ اور حسنی، حسن، حسین، قابوس کے ڈینگوں میں مت آؤ ابھی یہ لوگ خود ایک نگران و سرپرست کے محتاج ہیں۔ ان کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ جوانوں سے لشکر تیار کریں۔ اسلحہ اکٹھا کریں، لشکر مہیا کریں تاکہ اپنے کو اسرائیل سے نجات دلا سکیں، نہ یہ کہ اس اسلامی حکومت سے جنگ کرنے لگیں جو ابھی شاہ کو جہنم پہنچا چکی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کتنی بڑی شیطانی طاقت تھی، اور چھوٹے بڑے سارے شیطان اس کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ اسی طرح صدام بھی جو جرائم میں شاہ سے بڑھ گیا ہے جہنم رسید ہو گا۔

اگر مصر و اردن واقعاً انسانی و عربی شرف کے بارے میں فکر کرتے تو غاصب صیہونی کے تسلط سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے غور و فکر کرتے نہ یہ کہ اسرائیل کا قانونی اعتراف کرتے . . . . . . کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کو قبول کر کے انہوں نے اپنی ذلت میں اضافہ کر لیا۔ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو اسلامی جمہوریہ کے بارے میں سوچ رہے ہیں کہ مصر کی طرح وہ بھی عربوں کے ساتھ ہو جائے۔ انکو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود ڈالی ہے۔

آخری کامیابی" جس سے ہم بحمد للہ بہت قریب ہو چکے ہیں" کے بعد جب وہ اپنے غیر اسلامی اور غیر عربی اعمال پر نادم ہوں گے اور توبہ کریں اور ہمارے ذمہ دار اس کو قبول بھی کر لیں تب بھی معلوم نہیں کہ ہمارے مظلوم اور اعزہ کی قربانی دینے والے عوام اس کو قبول کر لیں۔ اور اگر ہمارے عوام نے انکی توبہ قبول نہیں کی، اور معلوم نہیں ہے کہ وہ لوگ قبول کر لیں گے ——— تو پھر کسی بھی ذمہ دار کو اس سلسلہ میں کوئی حق نہ ہو گا۔ کیونکہ ایران میں تمام مسائل کے اندر آخری فیصلہ کا حق صرف عوام کو ہے۔

اس لئے . . . . . جب تک فرصت باقی ہے اور وقت میں گنجائش ہے ان لوگوں کو اسلام کی پناہ میں آ جانا چاہیئے اور مسلمان عوام کی پناہ میں آ جانا چاہیئے اور قوی ایران کے خلاف دسیسہ کاری اور سازشس سے باز آ جانا چاہیئے، اور ان لوگوں پر واجب ہے کہ ایرانی حکومت و عوام

کے ساتھ متحد ہو کر اسرائیل اور دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ بشریت کے خلاف کام کریں۔ میرا خیال ہے کہ ان کا دینی و دنیاوی فائدہ اسی میں ہے اور رحمت و مغفرت کے دروازے ان کے لئے کھلے ہیں اور خدا کی رحمت محسنین سے قریب ہے۔

اسلامی مجلس شوریٰ کے ممبروں کے سامنے امام خمینی "مدظلہ" کی تقریر کا خلاصہ

جو لوگ جمع ہو رہے ہیں اور جلسوں کا انعقاد کر رہے ہیں اور بغداد میں ناوابستہ ممالک کی کانفرنس کرنا چاہتے ہیں، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بات یقینی طور سے معلوم نہیں ہے کہ زیادہ حکومتیں اس کی موافقت کریں گی ..... جو حکومتیں اپنا احترام کرتی ہیں اور امریکہ یا دیگر بڑی طاقتوں سے خوف نہیں کھاتیں۔ یعنی جن حکومتوں کو اپنی کرامت و اپنا شرف عزیز ہے اور جو حکومتیں اسلام کے لئے کام کرتی ہیں اور اس پر حریص ہیں وہ کانفرنس تو درکنار اس کانفرنس کے صدر کو قبول نہیں کرتیں۔

یہ جان لو کہ تم لوگ اپنے اس عمل سے اپنے دامن پر ذلت و رسوائی کا ایسا دھبہ لگا لو گے جس کو سمندروں کا پانی بھی نہیں دھو سکے گا۔ اس کے علاوہ تم ایسے شخص کے لئے پھر کرامت و بزرگی کو واپس نہ لا سکو گے جس کے پاس نہ کبھی بزرگی تھی نہ شرف اور اگر رہا بھی ہو تو ہوا میں اڑ گیا۔ ایسا نہ کرو کہ مشہور مثل (اقتلونی و مالکا) تم پر صادق آنے لگے۔

آپ اس پر غور کریں کہ کیا صدام کے بدبودار جثہ کی یہ قدر و قیمت ہے کہ آپ اپنا عزت و شرف اس کی نذر کر دیں؟

اور امریکہ جو یہ کہتا ہے کہ میں اسرائیل کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہیں کروں گا، آپ لوگوں سے یہ ذخائر لیتا ہے۔

اور کہتا ہے کہ میں اسرائیل کو تمہیں نہیں بیچ سکتا۔ امریکہ ہی تمہارے ملکوں کے ذخیروں اور ثروتوں کا چور ہے۔ اپنے عوام اور دنیا کے عوام اور بعد میں آنے والی نسلوں کے سامنے تم امریکہ کی مصلحت کے لیے اپنی کرامت کیوں بیچتے ہو ؟

اپنی کرامتوں کی حفاظت کرو ! ایک ایسے شخص کے لیے جس کے پاس نہ کرامت ہو، نہ کیان ہو، اپنی کرامت و بزرگی مت برباد کرو ہم (ایران) تمہیں نیک نیتی سے نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنے ذہنوں سے روس و امریکہ کو نکال ڈالو تاکہ ان سے آزاد ہو جاؤ، اور یہ سوچو کہ اگر ہم بغداد میں داخل ہونا چاہیں تو یہ ہمارے لیے کیونکر ممکن ہوگا ؟

میں تمہیں صدام سے خبردار کر رہا ہوں کہ جو جانکنی کے عالم میں ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری ایک جماعت کو قتل کر کے اس کی ساری ذمہ داری ایران کے سر ڈال دے۔ میں تمہیں اس بارے میں بہت زیادہ غور کرنے کی دعوت دے رہا ہوں یہ خیال نہ کرنا کہ اس مجرم سے تمہارے خلاف کوئی عدوانی فعل سرزد نہ ہوگا ! بہت سے جرائم و جنایات جنکو اس مجرم نے انجام دیا ہے، اور تمہارے بعض منطقوں پر اس نے گولہ باری کر کے ایران کو متہم کیا ہے اس کا یہ اقدام اس بات کی دلیل ہے کہ میں جس بات سے ڈرا رہا ہوں اس مجرم سے اس کا امکان ہے۔

صدام خود تو اسرائیل کا رفیق و صدیق ہے لیکن کہتا ہے کہ ایران اسرائیل سے اسلحہ لے رہا ہے تاکہ تمام لوگ اس کی تصدیق کریں حالانکہ یہ سب اسرائیل سمیت اس بات کو جانتے ہیں کہ اگر اسرائیل اپنی انگلی سمندر میں ڈال دے تو پورا سمندر نجس ہو جائے گا۔ ان سب چیزوں کو تسلیم کرنے کے بعد جان بوجھ کر ایسے دعوے کئے جاتے ہیں تاکہ ایران کی بدنامی ہو۔

اور اسرائیل جس کے نزدیک اس چیز کی اہمیت ہے اور اس کے خطرے کو جانتا ہے وہ بھی جان بوجھ کر ان لوگوں کے دعوؤں کی تائید کر دیتا ہے کہ وہ ایران کی مدد کرتا ہے تاکہ ایران کی بدنامی ہو۔

۲/۵/۱۹۸۲ء ، ۱۲/۳/۱۳۶۱ ھ.ش

۱۵ رخرداد ۱۳۶۱ ش کی یادگار کی مناسبت سے امام کا پیغام

انقلاب کی کامیابی سے پہلے کچھ ایسی باتیں دیکھنے میں آتی تھیں جن سے تعجب ہوتا تھا اور یقین نہیں ہوتا تھا، مثلاً محمد رضا شاہ مجالس امام حسینؑ میں شریک ہوتا تھا ان میں شمعیں جلایا کرتا تھا، قرآن چھپایا تھا۔ اور آج بھی ہم اسی قسم کے امور کا مشاہدہ کر رہے ہیں جیسے حج میں صدام کا احرام باندھنا، زاہد، عابد بننا کارٹر صاحب کا اسلام میں تخصص مثلاً انہوں نے مسلمانوں کو فتویٰ دیا ہے کہ ایران سے جہاد کرنا واجب ہے۔ اسی طرح بیگن نے ذرائع ابلاغ کی وساطت سے تہدید فرمائی ہے اور ہو سکتا ہے اگر حالات ایسے ہی رہیں تو کبھی نماز جماعت میں دکھائی دیں کبھی محراب عبادت میں!

اور جس وقت جمہوری اسلامی ایران مسلمانوں کو اسلامی زمینوں کی حفاظت، حرمین شریفین کی نگہبانی کے لئے اتحاد کی دعوت اور مدد کے لئے آواز دیتا ہے اسی وقت بعض لوگ اس دعوت کے خلاف مرکز وحی (مکہ مکرمہ) سے گلا پھاڑ پھاڑ کر مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے لگتے ہیں۔ اور یہ سب صرف امریکہ کی مصلحت کے لئے ہوتا ہے جو اسلام کا دشمن ہے، اور اسرائیل کی مصلحت کے لئے کیا جاتا ہے جس کی ساری کوشش یہ ہے کہ نیل سے لے کر فرات تک ساری زمینوں کو اپنے قبضے میں لے اور عین اسی وقت حرمین شریفین پر تسلط کی سعی کرتا ہے، دو سال کا عرصہ گزر گیا کہ صدام نے جمہوری اسلامی ایران پر حملہ کیا ہے۔ اور ایران میں بسنے والے عربوں کے شہروں پر بمباری کر رہا ہے۔ بچوں، بوڑھوں پر بھی بموں، میزائیلوں اور دوسرے ہلاک کرنے والے اسلحوں سے آگ برسا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر استعماری حکومتیں چپ سادھے بیٹھی ہیں۔ بلکہ یہ حکومتیں اور ان کی ایجنٹ حکومتیں صدام سے اظہار بیزاری بھی نہیں کر رہی ہیں اور حقوق انسانی اور اس قسم کی دوسری تنظیمیں نہ معلوم کہاں غائب ہو گئی ہیں۔

آج جبکہ صدام اور اس کی کافر بعث پارٹی زندگی کی آخری سانس لے رہے ہیں۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ عالمی ذرائع ابلاغ حرکت میں آچکے ہیں اور صلح کے لئے بڑی دوڑ دھوپ ہو رہی ہے اور اسی کے ساتھ ہمیں اردن، مصر، اسرائیل کے ایران کے خلاف جنگ میں شریک ہو جانے کی دھمکی لگا دی جا رہی ہے اور کبھی کبھی امریکہ کی بھی دھمکی دی جاتی ہے۔ یہ لوگ ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ ایران نے جوان لوگوں کے ہاتھ کاٹنے کے لئے انقلاب برپا کیا ہے۔ اس کا اعتماد و بھروسہ شہادت پر ہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہمارے نزدیک جان و مال پر مقدم ہے۔ ہم ان کی کسی دھمکی کی پرواہ نہیں کرتے۔

دنیا کے سو کروڑ مسلمان اگر خدا پر بھروسہ کر کے قیام کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کرلیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں دھمکی دینے کی ہمت نہیں کر سکتی۔ ایران کے ذمہ داروں نے مسلمانوں کو ہمیشہ اتحاد و بھائی چارگی کی دعوت دی ہے سامید ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیں اور شیطانی قوتوں کے مقابلے میں اپنی انسانیت اور اسلامی شرف کی قربانی نہ دیں۔ اور اگر یہ جمہوری اسلامی ایران کے ساتھ اخوت کا برتاؤ نہ کر سکیں جو انکی حفاظت اور اسلامی حکومتوں کی حفاظت کی خاطر تیار ہے تو کم از کم اسکی مخالفت پر میدان میں نہ آئیں اور اپنے کو صدام عفلقی اور اسکے اربابوں پر فدا نہ کریں ورنہ ایران کے بہادر عوام اور مسلح فوجی خدا اور اسلامی عوام کے سامنے اپنے کو ہونے والے حادثات کا مسئول نہیں سمجھیں گے اور ایرانی عوام کے لئے یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ عالم اسلام میں جو حادثات ہوں خصوصاً مرکز وحی ——— حرمین شریفین ——— کے سلسلے میں جو دھمکیاں دی جائیں اس سلسلے میں وہ خاموش تماشائی بنے رہیں۔ ایرانی عوام دنیا کے تمام مسلمانوں کی طرح اسلام کے خلاف جو خطرات یا مشکلات پیش آئیں گے اپنے کو ان کا مسئول سمجھیں گے۔ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ یا فہد منصوبہ یہ خطرناک ترین سازش ہے جس سے اسرائیل کے جرائم میں اور اضافہ ہوگا۔ ہم سب اور خصوصاً جزیرۃ العرب کی حکومتیں قرآن، اسلام، آنے والی نسلوں کے سامنے جوابدہ ہیں۔ میں اس دن سے ڈرتا ہوں کہ خدانخواستہ اسلامی

حکومتیں اس وقت بیدار ہو جائیں ــــــــــ جب مجرم امریکہ کی مدد سے اسرائیل اپنے مطلب میں کامیاب ہو گیا ہو ــــــــ اور اسلامی حکومتیں ــــــــ کسی عمل پر قادر نہ ہوں ــــــ میں اسرائیل کے استقلال اور اس کے تسلیم کئے جانے کو مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت سمجھتا ہوں اور اسلامی حکومتوں کے لئے خودکشی خیال کرتا ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ اس کی مخالفت بہت بڑا اسلامی فریضہ ہے۔ میں خداوند عالم کی بارگاہ میں اس قسم کے منصوبوں سے اظہار برائت کرتا ہوں جیسے مدعیان اسلام اسلام کے خلاف وضع کیا کرتے ہیں۔

۵/۶/۱۹۸۲ء ، ۱۵/ ۳/ ۱۳۶۱ ھ ش

حزب جمہوری اسلامی کے ممبران اور ذمہ داران اور تہران کے بینکوں کی انجمن اسلامی کے سامنے امام خمینی مدظلہ کی تقریر کا خلاصہ

جس دن سے ہم نے عالمی سیاست کے مسائل میں دخل دینا شروع کیا ہے اسی دن سے ہم اسرائیل کے وجود کے مخالف ہیں اور بیس سال سے زیادہ ہم اپنی تقریروں میں مستقل اسرائیل کی حکومت کی تشکیل کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ جس طرح کہ ہم نے اس کے وجود کو ختم کر دینے کا مسلسل مطالبہ کیا ہے کیونکہ اس کا وجود مستقل خطرہ ہے۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ حکومتیں جو اسلام کی ٹھیکیدار ہیں ہمیں اسرائیل کی صف میں شمار کرتی ہیں.... آخر یہ حکومتیں اس وقت کہاں تھیں جب ہم امریکہ ــــــ اسرائیل کا آقا ــــــ کو ظالم و جابر کہتے تھے، یہ لوگ اس وقت کہاں تھے جب ہم نے امریکی دشمنی کا اعلان کیا

اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمارا ملک امریکہ کے ایجنٹوں کے واسطے سے امریکہ کے قبضے میں تھا۔ اس زمانے میں ہمارے عوام نے مظاہرات کئے اور ان کا نعرہ تھا: امریکہ مردہ باد پھر انقلاب کی کامیابی کے بعد جاسوسی کے اڈوں سے امریکہ کے ایجنٹوں کو گرفتار کیا گیا، میں نہیں جانتا کہ آج ہمیں امریکہ کا ساتھی کیسے کہا جاتا ہے؟ یا ہم اور امریکہ ایک محاذ پر ہیں۔ یہ سب باتیں جھوٹے پروپیگنڈے اور افتراءات، کج خلقی کا پتہ دیتے ہیں جو ان حکومتوں کے رونما میں ہے۔

۵/۶/۱۹۸۲ء ، ۱۵/۳/۱۳۶۲ھ ش

پاسداران اسلام کے قائدینؒ سے امام خمینی کا خطاب

ہمیں امید ہے کہ اسلام کامیاب ہو جائیگا اور وہ لوگ بھی اپنی زندگی کو اسلام کے موافق بنائیں اور مسلمان اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی احکام کی تطبیق کریں گے۔ ہم نے ہمیشہ اپنے کو ان کے ساتھ ایک صف میں شمار کیا اپنے دشمنوں اسرائیل اور امریکہ جیسے لوگوں کے مقابلہ میں کہ جو ہماری کرامت اور ہمارے معاشرے کو برباد کرنا چاہتے تھے اور دوبارہ ہمیں اپنے ظلم وسیطرہ کے تحت لانا چاہتے تھے لہٰذا تم لوگ بھی ہمارے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اپنے ملکوں سے نکال دو اور ہم میں سے ہر شخص اپنے ملک میں حکومت کرے، بغیر اس کے کہ کوئی ایک دوسرے پر مسلط ہو۔

۵/۶/۱۹۸۲ء ، ۱۵/۳/۱۳۶۱ھ ش

ع ۱: یہاں امام خمینیؒ کی مراد اسلامی ممالک کے سربراہ ہیں۔

جنوب لبنان پر اسرائیل کے وحشیانہ حملہ پر امام کے پیغام کا خلاصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں اس جملہ ـــــ انا للہ الخ ـــــ کو ان اسرائیلی مظالم کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ہوں جنکی وجہ سے ہمارے بہت سے عزیز جنوب لبنان میں شہید ہو گئے اور بہت سے مظلوم مسلمانوں کو اس سے ضرر پہنچا اگر چہ ان مظالم پر انا للہ کہنا چاہیئے۔ اسی طرح میں اس جملے کو اس بربادی کی وجہ سے بھی نہیں کہہ رہا ہوں جو اس اسلامی ملک کے شہروں اور دیہاتوں میں واقع ہوئی اور وہ اسلامی ملک مجرم و کافر دشمن اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا اگر چہ اس بربادی کی وجہ سے بھی انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیئے تھا اور نہ میں اس علاقے سے ہزاروں بھائی بہنوں کے ملک بدر کیئے جانے پر اور نہ ہی ان حالات کی وجہ سے جن میں اسرائیلی تسلط کے سائے میں مظلوم فلسطینی زندگی بسر کر رہے ہیں اور نہ ان چالیس سے زیادہ عورتوں، مردوں بچوں کی وجہ جنہیں شہر ایلام میں صدامی بمباری کی بنا پر شہید کیا گیا ہے اور ایسے وقت میں شہید کیا گیا جب وہ امریکہ اور خون چوسنے والے اسرائیل کے خلاف نعرے لگا رہے تھے اور دو سو سے زیادہ بے گناہ مسلمان قبائلی کو زخمی کر دیا گیا، مسجد کو منہدم کیا گیا، ہسپتالوں کو زمین دوز کر دیا گیا، مظلوموں کے گھروں کو گرا دیا گیا اگر چہ ان میں سے ہر سبب انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا مستحق ہے مگر میں ان میں سے کسی پر انا للہ الخ نہیں کہہ رہا ہوں، میں تو اسلامی حکومتوں کی لاپرواہی پر انا للہ کہہ رہا ہوں۔ میں تو ان حالات پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ رہا ہوں جن حالات میں یہ حکومتیں زندگی بسر کر رہی ہیں اور مسئلہ صرف لاپرواہی میں منحصر نہیں ہے، میں اس بات پر انا للہ کہہ رہا ہوں کہ کتنی حکومتیں اسرائیل و صدام کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور یہ دونوں ـــــ اسرائیل و صدام ـــــ امریکہ کی ناجائز اولاد ہیں، میرے اوپر اور دنیا کے تمام مسلمانوں

پر واجب ہے کہ وہ اسلامی حکومتوں کی طرف سے مجرم امریکہ واسرائیل ، اور حزب بعث عفلقی عراقی
"جو امریکہ اور صیہونیت کے ایجنٹ ہیں"، کو جو مادی و معنوی امداد مل رہی ہے اس پر انا للہ وانا الیہ
راجعون کہیں ہر غیرت مند مسلمان پر فرض ہے کہ انا للہ الخ کہے کیونکہ ان لوگوں نے جھوٹے اتہامات
لگا کر ـــــ مثلاً" ایران اسرائیل سے اسلحہ خریدتا ہے ـــــ اسرائیل کی مخالف حکومت
کے خلاف حکم جہاد دے دیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ خود کوشش کر رہے ہیں کہ رسمی و قانونی
طور سے اسرائیل کو قبول کرلیا جائے۔ اس اسرائیل کو قبول کر رہے ہیں جس نے اسلامی ملک
لبنان پر تعدی کی ہے اور ہزاروں بے گناہوں کو قتل کیا ہے۔

کیا ایسے حالات میں مجرم و ظالم اسرائیل کی پشت پناہی اور امریکہ کی پشت پناہی جو تمام
ظلم کرنیوالوں کا لیڈر ہے، ان تمام ذخائر و ثروات سے جو مظلوم اور بیچارے اسلامی ملکوں کے قبضے میں ہے
جائز ہے؟ اور ان حالات میں ذرائع ابلاغ کی پردہ پوشی اور سیاسی و معنوی پشت پناہی جائز
ہے؟ جبکہ فلسطین و سوریہ کو اکیلا چھوڑ دیا گیا ہو؟

کیا وہ صدام جو صد در صد اسلام کا دشمن ہے اور جس نے عرب مسلمانوں کے علاقے میں
نسل و فصل کو برباد کر دیا ہو اس کی ذرائع ابلاغ، مادی و عسکری ذرائع سے مدد کرنا جائز ہے؟ اور کیا
مسلمان ملک ایران جس نے اسلام اور قرآن کریم کے احیاء کے لئے
انقلاب کیا ہے اکیلا ہو۔

یہ مسائل اور اس کے علاوہ وہ تمام مصائب جو مسلمانوں پر ٹوٹے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ مجموعی
طور سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جائے۔ میں جنوب لبنان کے مظلوم باشندوں کو تعزیت
پیش کرتا ہوں جن کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اسی طرح ایلام کے مظلوم باشندوں اور جنگ تحمیلی سے
نقصان اٹھانے والے ایران کے تمام باشندوں کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اور اس دفاعی
جنگ میں دونوں مسلمان ممالک (ایران و لبنان) کے شہداء کے لئے دعاگو ہوں اور خداوند عالم سے ان کے

پسماندگان کے لئے صبر و استقامت کی دعا کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ان حکومتوں کو جو عوام کے مصالح سے اور احکام قرآن سے غافل ہیں بیدار کرے۔ اور یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ روح اللہ الموسوی الخمینی

۱۳۶۱/۳/۱۷ھ،ش ، ۷ حزیران ۱۹۸۲ء

زنجان کے ائمۂ جمعہ کے سامنے تقریر کا خلاصہ

حکومت مصر بڑی وضاحت کے ساتھ کہتی ہے: اس اسلامی جمہوریہ ایران کا ختم کرنا ضروری ہے اور اسلام کو تباہ کرنے کے لئے مصری حکومت اسرائیل سے اتحاد کرنا چاہتی ہے، مصر اور اسرائیل دونوں مل کر کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے خلاف عراق کی مدد کے لئے کوئی باہمی قرارداد طے کر لی جائے۔

نہ معلوم اسرائیل کے آخری حملہ کے خلاف جو اس نے لبنان پر کیا ہے تمام اسلامی حکومتیں، کیوں لاپرواہی کا مؤقف اختیار کیئے ہوئے ہیں؟ ہمارے اوپر جو چیز واجب ہے وہ مسلسل کوشش کرنا ہے تاکہ ہم ہر معتدی کے خلاف ثبات قدم کے ساتھ مقاومت کر سکیں۔

۱۳۶۱/۳/۱۷ھ،ش ، ۱۹۸۲/۶/۱۷ء

فوجی افسروں کے سامنے امام کی تقریر کا خلاصہ

... آپ حضرات جو دعوی کرتے ہیں کہ ہم طالب صلح ہیں . . . میں آپ کی اس دعوت کو بالکل اسرائیل کی دعوت صلح کی طرح تصور کرتا ہوں . . . اسرائیل بھی کہتا ہے کہ آئیں صلح کریں' اس کا مطلب کیا ہے ؟ یعنی لبنان میں داخل ہو گیا ہے اور اس کے شہروں پر قبضہ کیا ہے ۔ اور اب کہتا ہے کہ آئیے جنگ بندی کریں ۔ یاد رکھئے اسرائیل' جو مصالحت کا خواہشمند ہے اور جنگ بندی کا آرزومند ہے تو یہ جنگ بندی اسی دن ہوگی جس دن اسرائیل کو عرب کی زمین سے نکال دیا جائے گا ۔ اور اگر کسی کو لوگوں میں صلح کرانے کا جذبہ ہو تو وہ پہلے مجرم کو معین کر کے اعلان کرے . . . . . . ورنہ اسرائیل کا حال ہوگا کہ پہلے تو اس نے زبردستی اراضی پر قبضہ کر لیا اور بے گناہوں کا قتل عام کیا اس کے بعد کہتا ہے میں تو کچھ بھی نہیں چاہتا ۔ صرف صلح چاہتا ہوں ـــــ البتہ جن زمینوں پر میرا قبضہ ہو چکا ہے وہ میری زمینیں ہیں اور میرا حق ہے . . . . کیا جنگ بندی کا مطلب یہی ہوتا ہے ؟

صدام کی جنگ بندی کا مطالبہ اسی طرح ہے جس طرح اسرائیل جنگ بندی چاہتا ہے ۔ یعنی اس جنگ میں ہمارا جو بھی نقصان ہوا ہے ۔ اس کو تو ہم فراموش کر دیں اور پھر خدا کے نام پر گلے مل جائیں اور ایک دوسرے کے چہروں کے بوسے لیں اور جتنی چیزیں ہم سے لی گئی ہیں ان پر صبر کر لیں ۔ اس کے علاوہ اس وقت ان کا جنگ بندی کا مطالبہ ایسا ہی ہے جیسے پہلے انہوں نے یہی مطالبہ کیا تھا کہ اعلان صلح کے تین گھنٹے کے بعد آبادان پر بمباری کر کے تباہ کر دیا تھا اور اس کے باشندوں کو قتل کر دیا تھا ۔ حالانکہ آبادان نہ تو میدان جنگ تھا اور نہ جنگی علاقہ تھا کیونکہ وہاں کے باشندے ہر روز مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے تھے ۔

اگر تم اسرائیل سے دشمنی کے دعوی میں سچے ہو اور ہم سے جو مطالبہ کر رہے ہو اس میں سچے ہو تو آؤ ہم اس پر تیار ہیں کہ تمہارے دشمنوں سے تمہارے ساتھ مل کر جنگ کریں . . . . . کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ چالبازیاں ایران اور اس کے ذمہ داروں کو دھوکہ دے سکتی ہیں ؟ اور ان میں ان چیزوں کے سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے . . . . اگر تم سردست ہمارے خلاف

سازشوں کا جال نہیں بن رہے ہو یا ہمیں دھوکہ دینے کی تیاری نہیں کر رہے ہو تو ہمیں اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے راستہ دے دو۔ یا تو ہمارے شروط کے مطابق کیونکہ ہم آج بھی اپنی شرائط پر باقی ہیں۔ ہم اس وقت تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہماری زمینوں سے نکل جاؤ، بسم اللہ نکلو! لیکن تمہارا نکلنا ہی سب کچھ نہیں ہے اور نہ ہی اس پر ہر شئے کا خاتمہ ہے۔ اگر چہ ہمارے مطالبات میں ایک مطالبہ یہ بھی ہے ...... بلکہ ہم دو اور چیزیں بھی چاہتے ہیں، جن کی مادی حیثیت مقصود نہیں ہے، بلکہ معنوی اور سیاسی حیثیت درکار ہے تاکہ آپ لوگ کہیں کہ چشم پوشی کیجئے آپکے ہم ذمہ دار ہیں لیکن ہم سے نہ لیں کیونکہ ہمارا اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرنا مجرم کو جرائم پر شجاع بنا دیتا ہے بلکہ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جنایتکار کو تمام دنیا میں رسوا کریں۔ مگر کیا ہم چشم پوشی کر سکتے ہیں اور اس نے جو جرم کیا ہے اس سے اس کا بدلہ لیا جائے تاکہ اس قسم کے تجاوزات محدود ہو جائیں اگر معدوم نہ ہوں اصلاً محدود ہو جائیں۔

ہم یہاں اس جیسی پارٹی میں مبتلا ہیں اور وہاں اسرائیل اور اس کے فاسد نظام میں پھنسے ہیں اس لئے ہم دونوں محاذ کے لئے تیار ہیں۔ جیسے ہم یہاں کی جنگ کو اپنی جنگ خیال کرتے ہیں اسی طرح وہاں کی جنگ کو بھی اپنی جنگ سمجھتے ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے میں شریک ہونے کی پوری استعداد رکھتے ہیں ..... لیکن اس کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہونی چاہئیے لیکن اگر آپ یہ شرط لگائیں کہ مجرم کو چھوڑ کر اس سے صلح کی جائے اس دلیل کی بناء پر کہ مصلحت کا تقاضا یہی ہے۔ ہم صدام کے بارے میں نہ تو سکوت اختیار کر سکتے ہیں اور نہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے سکتے ہیں کیونکہ یہ غیر عقلائی فعل ہے جو کبھی نہیں ہو سکتا۔

راستہ دینے کا ایک یہ مطلب ہے کہ اس پر آپ حضرات کو التماس کرنا چاہیئے تاکہ ہم آپ سے وفاع کے لئے محاذ پر جائیں۔ ہم رضا کار ہیں اس لئے آپ حضرات کو التماس کرنا چاہیئے کہ جناب آیئے اور ہماری مدد کیجئے تاکہ ہم جاکر اس مجرم (اسرائیل) کا راستہ بند کر دیں۔

اگر آپ سچ کہتے ہیں کہ آپ اسرائیل کے دشمن ہیں اور اگر مسئلہ یہ نہیں ہے اور آپ اسرائیل کے مخالف نہیں ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم وہاں نہ جائیں۔ اسی لئے اس قسم کی شرط لگاتے ہیں اور ہم سے چاہتے ہیں کہ بغیر کسی شرط کے صدام کے ساتھ صلح کریں۔

۲۳ / ۳ / ۱۳۶۱ ھ ش ، ۱۳ / ۶ / ۱۹۸۲ء

دنیا کی تحریکہائے آزادی کے نمائندوں کے سامنے امام کی تقریر کا خلاصہ

میں سب سے پہلے حاضرین بزم "بحری لشکر کے افراد اور وزارت ارشاد" کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح باہر سے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔ عالمی تحریکہائے آزادی کے نمائندو! میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ ان کمزور و ناتواں ملتوں کے عوام کی مدد ظالمین کے ہاتھوں کو قطع کرکے کرے گا۔ ان شاء اللہ۔ آج اسلام جس مصیبت میں گرفتار ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قضایا و مشکلات کو توجہ کے ساتھ سننے والے کان بہرے ہو گئے مسلمانوں کے مصالح کا دفاع کرنیوالی زبانیں گونگی ہو گئیں، مسلمانوں پر پڑنے والے مصائب کو دیکھنے والی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ میں اُن گونگوں، بہروں اور اندھوں سے کیا کہوں؟ آخر علاقے کی حکومتیں لبنان کے واقعہ کو ایک فاجعہ کیوں نہیں خیال کرتے؟ اس کو اسلام کے لئے مصیبت کیوں نہیں تصور کرتیں؟ دنیا کے مسلمانوں کے لیے فاجعہ کیوں نہیں سمجھتیں؟

کیا اسرائیلی حملے اور جماعت در جماعت لوگوں کا قتل ہو جانا اسلام و مسلمانوں کے لئے فاجعہ نہیں ہے؟ کیا ان کے کان بہرے ہو گئے ہیں جو ان تصریحات کو بھی نہیں سنتے کہ حملہ امریکی اڈے سے ہوا ہے؟

اگر یہ بہرے نہیں ہیں تو ہمارے لبنانی اعزہ کی آہیں اور چیخیں کیوں نہیں سنتے ؟ اور اگر یہ اندھے نہیں ہیں تو ان کی نظریں ایران و لبنان کے روزانہ قتل ہونے والی لاشوں پر کیوں نہیں پڑتیں ؟ ان کی نظریں ان جوانوں پر کیوں نہیں پڑتیں جو سرحدوں پر قتل ہو رہے ہیں ان عورتوں اور بچوں بوڑھوں پر کیوں نہیں پڑتیں جو سرحدوں کے پیچھے اور شہروں میں قتل ہو رہے ہیں ؟ اور اگر دیکھ رہے ہیں اور پہچان رہے ہیں کہ یہ فاجعہ ہے تو اس کے بارے میں بیان کیوں نہیں دیتے ؟

یہ دوبارہ "کیمپ ڈیوڈ معاہدہ" کی تائید کرنا چاہتے ہیں ۔ فہد منصوبہ کی تائید کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ دوبارہ پھر اسرائیل کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں ـــــ ہم اس فاجعہ کو کس کے سامنے رکھیں ؟ کیا ان حکومتوں کے سامنے جنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں ، اپنے کان بند کر رکھے ہیں امریکہ کے سامنے سربسجود ہیں ؟ فطری بات ہے ہم اس کو فقط عوام کے سامنے رکھ سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبان قول و قرار ہیں !

جیسے کہ ایران میں عوام ہی نے اس مصیبت کا احساس کیا ہے جو امریکہ اور اس کے ایجنٹوں یعنی منحوس پہلوی نظام کے ذریعے اسلام پر وارد ہوتی تھی ، سب سے آگے یہی ایرانی جوان تھے ۔ یہی ملت ایران تھی یہی فوج تھی یہی بری بحری اور فضائی فوج تھی اور یہی سپاہ پاسداران ایران اور رضا کار دستے اور عشائر ایران تھے یہ سب متحد ہو کر وقت کی اہم ذمہ داری کو سمجھ گئے یہ بیدار ہو گئے اور ایک ساتھ انہوں نے مٹھیاں بلند کیں اور اپنے ہاتھوں سے ٹینکوں کو میدان سے پچھاڑ دیا ۔ اگر ملتیں اس طرح ـــ ایران کی طرح ـــــ کی بیداری نہیں آئی اور اس طرح کا اتحاد نہیں ہوا تو پھر عوام کو جاننا چاہیئے کہ وہ فاسد حکومتوں کے ظلم تلے پریشان رہیں گے ۔ مجرم امریکہ اور دیگر بڑی طاقتوں کے سامنے سرنگوں رہیں گے ـــــ عوام کے لئے ضروری ہے کہ ویسا ہی اقدام کریں ـــــ جس طرح مسلم ایرانی عوام نے کیا کہ شاہی نظام کی دھجیاں بکھیر دیں ۔ اتنی ثروتوں اور اتنے امکانات کے ہوتے ہوئے ، مثلاً "صرف ایک ہفتہ کے لئے ان مجرمین پر پٹرول کی پابندیاں لگا دیں ـــــ مشکلات کے حل پر اور معتدین کو شکست دینے پر قادر ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود کہتے ہیں کہ ہم

کچھ نہیں کر سکتے!

ہم ان حکومتوں کی شکایت خداوند عالم کے علاوہ کس سے کریں؟ ہم ان لوگوں کی شکایت کیونکر نہ کریں جو ایران کے خلاف تو (جہاد مقدس) کا اعلان کر سکتے ہیں جو اسلام کے تحفظ کے تحت تمام شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے تیار ہے لیکن یہ اسرائیل کے خلاف جہاد کا اعلان نہیں کر سکتے وہاں خاموش رہتے ہیں حالانکہ اسرائیل اسلام سے جنگ کرتا ہے۔ وہ علی الاعلان کہتا ہے نیل سے فرات تک کی زمین ہماری ہے۔ حرمین شریفین پر دانت لگائے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس تمام امکانات موجود ہیں، صرف ایمان نہیں ہے۔ اور ایران کے پاس ایمان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور اسی ایمان نے اس کی ہر طاقت کے مقابلے میں مدد کی ہے۔ اسلامی حکومتوں کے پاس بھی ایمان کے سوا سب کچھ ہے۔ ہمارے ملک و عوام کی جس چیز نے مدد و نصرت کی ہے وہ ایمان باللہ اور شہادت کی محبت ہے۔

شہادت کی محبت قرآن کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ ہمارے عزیز مہمانان گرام جو یہاں آئے ہوئے ہیں وہ ایران کا پیغام دنیا کے عوام تک پہنچا دیں کہ ذلت نہ اختیار کرو، بیکار مت بیٹھو تاکہ امریکہ کے ایجنٹوں کو موقع ملے ان کو صرف اپنی شہوات کی فکر ہے۔ امت مسلمہ جس حساس مرحلہ سے گزر رہی ہے اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کو اس کی خبر نہیں ہے۔ وہاں تو عجائب گھر کے لئے ۱۴ اونٹ خریدے جا رہے ہیں۔ آخر اس مصیبت سے کہاں مفر ہے؟

علاقہ کے ایک بادشاہ (خالد) نے غیر ملک سے اپنے عجائب گھر (ذو) کے لئے ۱۴ اونٹ خریدے اور ہوائی جہاز سے ان کو منتقل کیا گیا۔ بڑی طاقتیں ہماری ہر چیز لوٹ رہی ہیں اور یہ لوگ اونٹ خریدتے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم یہ کان کب سننے کے قابل ہوں گے؟ کیا جس دن صور پھونکا جائے گا؟ یہ آنکھیں کب دیکھیں گی یہ زبانیں کب بولیں گی؟ (گونگے، بہرے اور اندھے یہ تو عقل ہی نہیں رکھتے)۔

ہمارے تمام بہادر چاہے وہ بری فوج ہو یا بحری ہو یا فضائی ہو یا پاسداران انقلاب اسلامی
ہوں سب میدان پیکار میں ہیں اور ہر آنے والی مصیبت کے لیئے تیار ہیں۔

ہمارے ملک نے اپنی عظیم ثروتوں کو اپنے نوجوانوں کو راہ اسلام میں جہاد کرنے کے لیئے
اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لیئے اخلاص کے طبق میں رکھا ہے۔ سب سے زیادہ مضحک بات
یہ ہے کہ ہماری حکومت پیشکش کرتی ہے اور کہتی ہے: ہمارے لیئے راستہ کھول دو تاکہ ہم تمہارے
دشمنوں سے جاکر جنگ کریں اور وہ لوگ کہتے ہیں پہلے ان تمام باتوں سے چشم پوشی کرو جو ہماری طرف
سے تم کو نقصانات پہنچے ہیں اور لوگ مارے گئے ہیں، تب ہم راستہ دیں گے کیا یہ اسلام کے
لیئے مصیبت نہیں ہے؟ غیور مسلمان عوام عرب! اسلام اور حرمین شریفین کے دشمن سے
پورے علاقے کے دشمن سے لڑنے کے لیئے تیار ہے۔ لیکن آپ بے فکر بیٹھے ہیں بلکہ آپ
دشمنوں کے ہمنوا ہیں اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ ہم آپ کے دشمن سے اس وقت جنگ
کر سکتے ہیں جب آپ کو رشوت دیں (سبحان اللہ)

ان کی مثال تو اس ڈوبنے والے کی ہے کہ جب اس کا نجات دہندہ پہنچے تو کہے پہلے یہ بتاؤ
مجھے کیا دوگے تاکہ میں تمہیں اجازت دے دوں کہ مجھے ڈوبنے سے بچالو! عراق نے اسرائیل
کے مسئلہ کو نعمتِ الٰہی اور قبضۂ عدالت سے فرار کا ذریعہ قرار دیا ہے وہ کہتا ہے: اگر آپ
لوگ ادھر سے گزرنا چاہتے ہیں تاکہ ڈوبنے والے کو بچا سکیں تو سب سے پہلے میرے ان جرائم
سے چشم پوشی کیجئے جو ہم نے آپ کے ساتھ کیئے ہیں۔ ۔ ۔ اور دونوں حکومتوں (عراق و ایران)
میں صلح ہو جائے تاکہ آپ اپنا لشکر لے کر آئیں اور ہمیں ڈوبنے سے بچائیں۔ اس کا صریحی مطلب
ہے (صم بکم عمی فہم لا یعقلون)

جس جنگ بندی کا صدام خواہشمند ہے وہ یہ ہے کہ آگ کے بعد آگ نہ برسائی
جائے۔ صدام ہمارے لیئے جس راستہ کو کھولنا چاہتا ہے وہ خود اس کے نجات کا راستہ ہے

اسرائیل سے جنگ مقصود نہیں ہے۔

اس نے معاملہ کو دونوں طرف سے دیکھا ہے۔ اگر وہ ہماری موافقت کرتا ہے تو صلح ہوگی اور صدام اور اس کے ایوان و انصار خلاصی کا راستہ پالیں گے اور اگر ہم اس کی موافقت نہیں کرتے تو وہ دنیا کے سامنے یہ اعلان کرے گا کہ: ہم نہ جہاد چاہتے ہیں اور نہ اسرائیل سے جنگ چاہتے ہیں ہم ان سے اتنا کہتے ہیں کہ ہم ان کے نکلنے کی اس شرط سے موافقت کرتے ہیں، اہل خبرہ اگر اس ملک میں کیا نقصان ہوا ہے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور جن جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہے، ان کا اچھی طرح مطالعہ کر لیں۔

ایران تو عرب کو اسرائیل کے چنگل سے نجات دلانا چاہتا ہے۔ حرمین شریفین کو بچانا چاہتا ہے اسلامی حکومتوں کو اسرائیل کی دھمکیوں سے نجات دلانا چاہتا ہے۔ ایران کا ارادہ اس غدہ سرطانیہ کو جڑ سے اکھاڑ دینا ہے، لیکن اسلامی حکومتیں اس کام کے لئے ایران سے رشوت کی طلبگار ہیں۔ یہ وہ امور ہیں جن کو تاریخ محفوظ کر رہی ہے اور ان اشخاص کی پیشانی پر کلنگ کا ٹیکہ ہے۔ اگر اسلامی عوام نے ایرانی انقلاب کو اپنے لئے نمونہ نہ بنایا اور سڑکوں پر نکل کر مظاہرات نہ کئے اور اپنی حکومتوں سے اسرائیل سے مقابلہ کا مطالبہ نہ کیا تو یاد رکھئے یہ اپنے گونگے، بہرے، اندھے پن سے ہدایت کی طرف نہیں آئیں گے۔

ایران تمام حکومتوں کے لئے حجت ہے اور خدا نے اس کو آخرت میں ان لوگوں کے لئے حجت قرار دیا ہے جو ظلم برداشت کرتے ہیں اور ظالم کے سامنے سکوت اختیار کرتے ہیں اور انقلاب نہیں برپا کرتے ۔ اور یہ لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں تو خدا کے سامنے جواب کے لئے آمادہ رہنا چاہیے۔ امریکہ و اسرائیل یوم الحساب میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا پائیں گے اور اگر یہ لوگ ان چیزوں پر عقیدہ نہیں رکھتے تو دنیا کے مظلوم عوام کے سامنے جواب دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے آنے والی نسل کے لئے جواب مہیا کرنا چاہیئے جو اس جال میں پھنس جائے گی، ان کو ایسا جواب

دینا چاہیے جو ان کی بالقوہ فوجی قوت اور ان کی وطنیت و قومیت کے شایان شان ہو۔ اگر یہ ایمانی اقدار کے قائل نہیں ہیں تو کم از کم ان کا جواب انسانی اقدار کے مناسب ہو اور چار دن کی زندگی کے لیئے ذلت و رسوائی کو برداشت نہ کریں۔

اسرائیل کے قدموں میں یہ ذلت و رسوائی کیوں؟ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے پاؤں پر اٹھ کھڑے ہوں خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے: میں تم کو صرف ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ خدا کے لیئے ایک ایک کر کے یا دو دو کر کے کھڑے ہو جاؤ۔

ہم پر اس حالت کا بدلنا واجب ہے چاہے ہم اکیلے ہوں یا جماعت کے ساتھ، ہمارے اوپر خدا کے لیئے اور اسلامی حکومتوں کی حفاظت کے لیئے موجودہ حالت کا بدلنا واجب ہے۔

ہمارے اوپر واجب ہے کہ دونوں سرطانی پھوڑوں کا مقابلہ کریں، ایک تو وہ پھوڑا جو عراق میں کافر حزب بعث کی صورت میں ہے اور دوسرا وہ پھوڑا جو اسرائیل کی صورت میں ہے اور یہ دونوں ہی امریکہ کے دوست ہیں۔

خدا کے نزدیک نہ ہمارے پاس کوئی عذر ہے نہ تمہارے پاس ہمارا یہ عذر قابل قبول نہیں ہے، کہ ہم کسی چیز کے مالک نہیں تھے، بلکہ تم تمام چیزوں کے مالک تھے اور نہ یہ عذر قابل قبول ہوگا کہ ہم میں قدرت نہیں تھی اور وہ قادر تھے۔ کیونکہ اگر ہم لوگ اکھٹے ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تو عالمی عظیم طاقت بن سکتے تھے۔ یہ عذر بھی بے کار ہے کہ ہمارے پاس ہتھیار نہیں تھے کیونکہ ہمارے پاس تو ایسے اسلحے ہیں۔ جو پوری دنیا کے پاس نہیں ہیں۔ اور وہ پٹرول کے ہتھیار ہیں کہ جس کی ضرورت پوری دنیا کو ہے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ان حکومتوں کو بیداری عطا کرے اور ان لوگوں کو شعور بخشے جو تمام چیزوں کے مالک ہیں حالانکہ وہ اس وقت ہر قسم کے مظالم برداشت کر رہے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ایران جس حال پر اب ہے اسی پر باقی رہے اور ظالمین و مجرمین کے

طاقتوں کو قطع کر دے۔ ایران ایک دن آزاد تہذیب کا مالک ہوگا اور یہ آزادی و استقلال اور یہ اجتماعی حضور آخر تک باقی رہے گا۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ان حکومتوں کے عوام ان حالات کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ اور وقت کو ضائع نہ کرینگے۔ اگر آج سب مل کر قیام کریں اور انقلاب کی کوشش کریں۔ تو اسرائیل کا زوال ہو جائے۔

مجھے ابھی یہ امید ہے کہ یہ حکومتیں خواب غفلت سے بیدار ہوں گی اور اسرائیل کا علاج کریں گی جس نے پورے علاقے کے ساتھ ساتھ اسلام کو بھی دھمکی دی ہے اور اسرائیل نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ پورے علاقے پر قابض ہوگا اور پورے علاقے کو اپنا ملک خیال کرتا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک ایک قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ ان حکومتوں کو چاہیئے کہ معاملہ کو گفتگو اور مذاق میں نہ ٹال دیں۔

میں اپنے خدا سے اسلام کے لئے کام کرنے والی طاقتوں کے واسطے دعا کرتا ہوں، اور اے وہ نوجوانو! جو میدان میں موجود ہو اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اب تک اللہ اور رسولؐ کے لئے اور اس کے بعد بھی کام کرتے رہو گے خدا سے تمہاری تائید کے لئے دعا کرتا ہوں۔

میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ سارے جہاں کے مسلمانوں کی تائید کرے گا اور ان کو بڑی طاقتوں کے ظلم سے روندے جانے سے بچائے گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

۱۴/۶/۱۹۸۲ء ۲۴/۳/۱۳۶۱ھ ش

لبنان پر اسرائیلی حملے کے بعد علمائے تہران کے سامنے امام خمینی کی تقریر کا خلاصہ

امریکہ جانتا ہے کہ ہم اور ہماری ملت لبنانی عوام کی پشت پناہی کرتی ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس کے تربیت کردہ حیوان اسرائیل سے دشمنی رکھتے ہیں اور اسی امریکہ نے اپنے غلام اسرائیل کو لبنان پر حملہ کرنے کے لیے آمادہ کیا ہے اگر لاکھوں انسانوں کا خون بہائے جائے اور امریکہ کا معمولی فائدہ ہو تب بھی یہ کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں لگا رہے گا۔ ہم بڑی طاقتوں کی بربریت کو جانتے ہیں۔ ان کو لبنان کے بچوں اور عورتوں کی کوئی فکر ہے اور نہ مستضعفین وہ مساکین پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، اس کی کوئی فکر ہے وہ اپنے مصالح کی خاطر اس وقت صرف صدام کی حفاظت کے لئے کام کر رہا ہے۔

امریکی منصوبہ یہ ہے کہ بگین کو لبنان پر حملہ کرنے کے لیے اکسائے اور چونکہ ایران لبنان سے عطوفت و محبت رکھتا ہے اس لئے وہ اسرائیل سے جنگ کرنے کے لیے اپنے لشکر تیار کریگا اور اس طرح عراق کی لادی ہوئی جنگ سے غافل ہو جائے گا اور پھر عراق اپنے سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کام کرے گا کیونکہ ایرانی لشکر دوسری طرف متوجہ ہو گا۔

آپ اس بات سے مطمئن رہیئے کہ اگر عراق ہار رہے اور پر غالب بھی آ گیا اور لبنان کے لئے کچھ کرنا ممکن نہ ہو سکا تب بھی ہمارا فریضہ ہے کہ ہم ایسے اقدامات کریں جس سے امریکہ کا جدید منصوبہ ناکام ہو جائے۔

ہم قدس کو آزاد کرانا چاہتے ہیں لیکن جب تک اس منحوس حزب بعث کو عراق کی حکومت سے ہٹا نہ دیں، اس وقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو پائیں گے ہم برادرانِ لبنان کا قضیہ اپنا قضیہ سمجھتے ہیں، لیکن ہماری نظر میں عراق کو پہلے پاک کرنا لبنان کی نجات کا مقدمہ ہے۔

..... آج ہم جنگ بندی کا مطالبہ کرنے والوں کو دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف سے روزانہ آبادان پر بمباری کر رہے ہیں جس سے ہر روز بیس سے لے کر تیس افراد تک شہید یا زخمی ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف سے جنگ بندی کا مطالبہ !

ان کی جنگ بندی کی قرارداد ایسے ہی ہے جیسے بگین کی کہ وہ ایک طرف تو جنگ بندی کا مطالبہ کرتا ہے اور دوسری طرف جرائم وجنایات کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

دنیا اس قسم کے بدبودار فاسد دماغوں سے پر ہے جو ایک دن کی حکومت کے لئے ہر چیز قربان کر دیتے ہیں۔۔۔۔ آپ کا کیا خیال ہے؟۔۔۔۔ آخر کب وہ وقت آئے گا جب دنیا اس قسم کی مشکلات سے راحت پا سکے! یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب امریکہ کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے۔

میں اس مناسبت سے تمام بزرگوں سے خواہش کرتا ہوں کہ ماہ مبارک رمضان میں دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر ایران، لبنان، فلسطین اور دنیا کے تمام محروم و مستضعف لوگوں کے لئے دعا کریں۔

۱/۴/۱۳۶۱ ھ،ش ۲۲/حزیران/۱۹۸۲ء

حزب جمہوری کی عمارت اڑا دینے سے شہید ہونیوالوں کے

یوم غم منانے کے موقع پر امام خمینی مدظلہ کے خطاب کا خلاصہ

آخری سازش کے ناکام ہونے کے بعد جس کا مقصد صدام اور حزب عفلقی کی حفاظت کرنا تھی۔

مجھے امید ہے کہ ہماری بہادر فوجیں عراق کو شکست دے کر راستہ کھول لیں گی تاکہ مؤمنین بیت المقدس کی طرف پیشقدمی کر سکیں۔

جس طرح کہ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ علاقہ کی حکومتوں کی لاپرواہی کا موقف جو انہوں نے آخری اسرائیلی حملے کے مقابلے میں جو لبنان پر ہوا ہے، اختیار کیا تھا اس کے ہم دوبارہ شاہد نہ ہوں

تمام اسلامی ملتوں کو اچھی طرح معلوم ہو جانا چاہیئے کہ علاقہ کی حکومتوں کا سکوت، امریکہ و اسرائیل کے سامنے بغیر کسی قید و شرط کے جھکنا، لبنان کو امریکہ اور اس کے پروردہ اسرائیل کا لقمہ بنا دیگا۔ لبنان کے بعد کوئی دوسری عزیز حکومت چلی جائے گی۔ اگر منطقہ کی حکومتیں اپنے پٹرول اور دیگر ہتھیاروں کے ساتھ ان جنایتکاروں کا مقابلہ کرتیں تو اب تک اسرائیل کے وجود کا مسئلہ حل ہو چکا ہوتا اور اس کے بعد امریکہ کے وجود کا یا کسی دوسری ظالم حکومت کے وجود کا مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔

میں بڑی شدت کے ساتھ بعض اسلامی حکومتوں کی سیاست پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ یہ (اصلی مجرم) امریکہ سے گدائی کرتی ہیں جو سازشوں کا بادشاہ ہے، تاکہ بھیڑیا (روس) سے نجات حاصل کرسکیں۔ ہم اس فعل کے خلاف اپنے قلق کا اعلان کرتے ہیں اور اس سے اظہار بیزاری کرتے ہیں۔

اگر ہمارے عوام اور ہماری انقلابی حکومت جو عراق سے جنگ میں مشغول ہے اور عراق ہمیں شکست دینا چاہتا ہے اور ہمارے سامنے جو مشکلات ہیں ان پر جنگ میں مصروفیت کی وجہ سے ہم اچھی طرح توجہ نہیں کر سکتے ـــــ اگر یہ جنگ نہ ہوتی ـــــ تو ہم ایک دوسرا اقدام کرتے۔ ہم نے متعدد مرتبہ اسلامی حکومتوں کو اور خاص کر علاقائی حکومتوں کو متنبہ کیا اور آج پھر اسی بات کو دہراتے ہیں اور ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ کی جان و مال و آبرو اور شرف کو بچانے کے لیئے آپ لوگ اٹھ کھڑے ہوں، فلسطین اور شام اور ہمارے ساتھ متحد ہو کر اسلام و عرب کی عزت و شرف کا دفاع کیجئے۔ اور مجرمین کا اپنی اراضی سے دست کوتاہ کر دینے کے لیئے کام کیجئے۔ فرصت کو ضائع نہ کیجئے، آج کا کام کل پر مت چھوڑیئے ورنہ فرصت چھوٹ جائے گی اور ندامت کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا

۲۸ / حزیران / ۱۹۸۲ء

۷ / ۴ / ۱۳۶۱ ھ، ش

قدس کے عالمی دن کی مناسبت سے امام خمینی مدظلہ کے پیغام کا خلاصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ سنہ ۱۴۰۲ھ کا یوم قدس رنج وغم اور حزن والم کے ایام میں واقع ہوا ہے ہم آج کل افسوسناک اور عظیم مصیبت کے دن گزار رہے ہیں ۔ یہ رنج وغم صرف نہتے بے گناہ مظلوم لبنان کے شہیدوں پر ہی نہیں ہے ، اور نہ صرف اسرائیل کے کیمیائی اور خوشہ دار بموں پر ہے جو بیروت میں رہنے والے عرب مسلمانوں پر مارے گئے ہیں جن سے ہزاروں ہزار بوڑھے، جوان ، عورتیں ، مرد ، بچے ، نہتے اور بے گناہ شہید ہو گئے اور نہ مجرم امریکہ کے ان منحوس منصوبوں پر ہے جو ایران اور دیگر ممالک میں اسلام کی مضبوط عمارت کو گرانے کے لئے بنائے گئے ہیں ۔ اور نہ ان مادی ومعنوی امداد پر ہے جس کو مصر و اردن " اور ان کے مثل شیطان صفت انسان دودھے لگام انسانوں کو کرتے ہیں صدام ونگین جن کی زندگی کا دار و مدار ظلم وستم پر ہے ، جن کا مقصد حیات عوام کے حقوق کی پامالی ، اور مستضعفین کے حقوق کی بربادی ہے جو ظلم وستم کرنا ، مظلوم عوام پر مظالم کے پہاڑ ڈھانے کو اپنے لئے باعث فخر وعزت خیال کرتے ہیں ۔" اور نہ ہی یہ افسوس صرف صدام وحشی عفلقی اور حزب بعث کے ان مظالم پر ہے جو وہ اسلامی ملک ایران پر کرتے ہیں اور اس کے ہزاروں بچے ، بوڑھے ، بوڑھیوں کو قتل کرتے ہیں اور آبادیوں سے بھرے بڑے شہروں کو ——— جن میں مکانات بھی ہوتے ہیں زراعتیں بھی ہوتی ہیں عرب اور ایرانی دونوں وہاں رہتے بھی ہیں ——— ویران و کوڑا گھر بنا دیتے ہیں ، بلکہ یہ مشرک حزب اسلام کے وجود کو برداشت نہیں کرسکتا ، اس لئے اس کا منصوبہ یہ ہے کہ اسلام اور اس کے مؤیدین کو ختم کر دے (صرف ان سب چیزوں پر ہی مجھے افسوس نہیں ہے) ——— بلکہ افسوس ، رنج وغم ومصیبت یہ ہے کہ مسلمان ان حکومتوں میں مبتلا ہیں جو امریکہ کو پسند کرتی ہیں اور اس کی ایجنٹ ہیں اور یہ حکومتیں دشمنان اسلام کی آنکھ

بند کر کے اطاعت کرتی ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کی مخالفت، اور صدام جو اسلام کا دشمن ہے اس کی مادی، معنوی، فوجی، ہتھیاروں سے امداد کی خاطر یہ لوگ نئے نئے عذر ایجاد کیا کرتے ہیں۔ مبادی اسلام اور قرآن مجید کے برخلاف فارس و عرب کا مسئلہ پیش کرتے ہیں اور اپنے ذرائع ابلاغ اور اخبارات و مجلات جو بڑی طاقتوں کے غلام ہیں ان کے ذریعے جھوٹے پروپیگنڈے کرتے ہیں۔ مثلاً۔ اسرائیل ایران کی پشت پناہی کر رہا ہے۔

اب جبکہ اسرائیل نے ایک عربی اسلامی ملک پر حملہ کیا ہے اور مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے تو پھر ان لوگوں پر موت کا سایہ اور خطرناک خاموشی چھائی ہوئی ہے اس کے لیے ان کے پاس کیا عذر ہے؟ اسلامی اقوام اور خدائے قہار کے سامنے اسرائیل کی مدد کرنے پر یہ لوگ کیا جواب دیں گے؟ مجرم اسرائیل کے آقاؤں کی مدد کر کے خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ذلت و رسوائی کا طومار کیمپ ڈیوڈ معاہدہ اور فہد منصوبہ کی تائید کر کے یہ کیا عذر پیش کریں گے؟ ان مجرمین اور فطری جنایتکاروں اور پیشہ ور خون بہانے والوں کے ساتھ معاملہ کر کے پیش پروردگار یہ کیا جواز پیش کریں گے اور کیا عذر خواہی کریں گے؟ کیا امریکہ اُس امریکے ساتھ فرق کرتا ہے جس کے ساتھ ہمیں متہم کرتے ہیں کہ ہم اس سے صلح کر رہے ہیں؟ یا اسرائیل اس اسرائیل سے مختلف ہے جس کے بارے میں باطل طریقہ سے ہمیں متہم کیا جاتا ہے کہ ہم اس سے اسلحہ خریدتے ہیں؟ اس غلط طریقۂ کار سے یہ صدام کی مدد کرتے ہیں اور حزب بعث عفلقی کو نجات دینے کے لیے ہمارے دشمن کے بازو مضبوط کرتے ہیں!

پروردگارا! منطقہ کے مسلمان ایسے حکام کے چنگل میں پھنس گئے ہیں جس طرح ان کے امام حضرت علیؑ ابن ابی طالب منافقین کے نرغہ میں تھے۔ یہ منافقین اظہار صلاح و تقویٰ کرتے تھے ایسے ہی دنوں میں انہیں منافقین کے ہاتھوں حضرت علیؑ کی شہادت واقع ہوئی۔ اے خدا حضرت علیؑ تیری ملاقات کے لیے بے چین تھے، مشکلات سے نجات پا گئے۔

خداوندا! اسلام کو آج کے منافقین سے جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ نہروان والوں سے زیادہ ہے۔ یہ لوگ اسلام کو اسلام کے نام پر نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دشمنان اسلام سے اسلام کے نام پر معاملت کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مظلوم و محروم عوام کے اموال کو لوٹ رہے ہیں اور ملت کے آزاد مردان کو غلامی کا طوق پہنانے کے لئے صلح کر رہے ہیں۔

خدایا — یہ جاہل حکام ملت اسلامیہ پر چند دنوں حکومت کی خاطر اسرائیل کے ساتھ صلح کی ذلت کو برداشت کر رہے ہیں — معبودا! یہ جاہل حکومتیں بڑی طاقتوں پر غلبہ کے تمام امکانات کے باوجود امریکہ و اسرائیل کے جرائم کی تائید کرتے ہیں۔ کفر کے قواعد واساس کی مضبوطی میں ان کو دن ورات کی تمیز باقی نہیں رہی ہے — پالنے والے! میں تیری بارگاہ میں بڑی عاجزی سے سوال کرتا ہوں کہ اس مظلوم امت اسلامیہ کو ان حکام کے چنگل سے نجات دلا دے۔

لیکن اس وقت چارہ کیا ہے؟ کیا مظاہرات، نعرے، اسلام و مستضعفین کے دشمنوں کے خلاف اظہار رائے کافی ہے؟ یا یہ چیزیں صرف وسیلہ ہیں منزل نہیں ہے؟ اگرچہ علاقے کی حکومتیں اور مستکبرین و ظالمین کے ایجنٹ اس قسم کے نعروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے بلکہ یہ لوگ محرومین و مظلومین کے داد و فریاد کو ان کے سینوں میں ہی حبس کر دیں گے۔ انہی لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو ان مظلوموں کے نعروں کو برداشت نہیں کر پاتے جو سال میں صرف ایک مرتبہ کعبہ کے اطراف میں بلند کرتے ہیں — کعبہ جو امیدوں کا مرکز ہے — فریاد کرنے والے گریہ کرتے ہیں، اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ مذہبی اجتماع جن کی بنیادیں حسن امور کے لئے رکھی گئی ہے۔ یہ لوگ اس کی مخالفت کے لیئے وہاں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ حکام مسلمانوں کی ان فریادوں اور نعروں کو جو قدس کی آزادی کے لئے ہے کسی نہ کسی بہانے روک دیں گے۔ اسلام عزیز کے رسول عظیم اور شہید محراب جنہیں شب قدر میں شہید کیا گیا اور ملت اسلامیہ ان کے فیض سے محروم ہو گئی یہ سب کس سے شکایت کریں گے؟ ممالک اسلامیہ

پر حکومت کرنے والوں کی شکایت کس سے کریں گے؟ جو یہ کہتے ہیں ، حاکموں کو برداشت کرو، چیخو چلاؤ نہیں ! خبیث امریکہ واسرائیل کے عذاب کا تحمل کرو !

آلام و مصائب تو بہت ہیں لیکن کیا کیا جائے ؟ ایرانی عوام نے قرآن و اسلام کی ہدایت پر عمل کو کے راستہ پا لیا اور مسلسل مظاہرات ، بائیکاٹ کے ذریعے شاہی امریکی نظام کو تہ و بالا کر دیا اور بند مٹھیوں سے ٹینکوں اور توپوں کا مقابلہ کیا جس طرح مغرور صدام کی ناک رگڑ دی جس کو جنگ قادسیہ کا خواب کیچڑ میں اور ذلت کی طرف دھکیل رہا ہے ایرانی عوام نے خدائی ہدایت کے سہارے تمام سازشوں کو دفن کر دیا ، گہوارے ہی میں ان کا گلا گھونٹ دیا اور اس کو ابھی تک قرار نہیں آیا ہے اور نہ آئے گا جب تک کہ ابتدائے جنگ سے کئے جانے والے مطالبہ ـــــ یعنی تاوان جنگ اور مجرم کی تادیب ـــــ کو پورا نہ کر دیا جائے ۔ اقوام متحدہ اور مختلف حکومتوں کی تنظیموں کی قراردادیں صرف کاغذ کی روشنائی ہیں ۔ یہ صرف ویٹو کا حق رکھنے والے ممالک کے لئے مفید ہیں ہم اس کی کبھی پابندی نہیں کریں گے ۔

یہ لوگ اپنی من گھڑت قصے کہانیاں ، شور و غل ، جھوٹے پروپگنڈوں کے ساتھ صیہونیت کے سامنے سر جھکانے پر تیار ہیں اور اپنی حکومتوں اور دوستوں کی حکومتوں کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیئے ـــــ جیسے صدام جو رسوا کن سقوط کے کنارے کھڑا ہے ـــــ جلسہ تشکیل دیتے ہیں اور قرارداد پاس کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ حکومت جو قدرت لایزل خداوند متعال اور عظیم ملت پر بھروسہ کئے ہوئے ہے ۔ ان باتوں سے ان کے قدم ڈگمگا ئیں گے ۔

ایرانی عوام جو اس وقت شہادت کا مزہ اور اس کی مٹھاس چکھ چکے ہیں اور جو رسول اکرمؐ اور اپنے امام امیر المؤمنینؑ اور ان کی ان بے مثال اولاد ـــــ جو شہادت کو عظیم کامیابی سمجھتی ہے اور جو محرابِ عبادت و میدان قتال میں برابر کہتے رہتے ہیں : رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ـــــ کی پیروی کرتے ہیں وہ ان تنظیموں سے نہیں ڈرتے جو بڑی طاقتوں کی خدمت میں لگی رہتی ہیں ۔

ایرانی عوام اور ایرانی حکومت ۔ ۔ ۔ ۔ جیسا کہ میں نے پہلے کئی مرتبہ اعلان کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ اپنے مطالبات اور شرعی حقوق کو صدام اور حزب عفلقی سے چھین کر رہیں گے اور اس سلسلے میں جو اقدام بھی ضروری ہوا چاہے وہ جیسا بھی ہو) اس کو کر کے اپنے مطلب کو حاصل کریں گے ۔

اب رہی ملتوں کی ذمہ داری اور یوم قدس کے واجبات، اور تاریخ بشریت میں عظیم الشان ولی اللہ کی شہادت قوان کا فریضہ یہ ہے کہ ـــــ اور انہی مظاہرات وجلوسوں کے درمیان ـــــ اپنی حکومتوں سے سنجیدگی کے ساتھ امریکہ واسرائیل کے مقابلے کے لئے لشکر کشی اور پٹرول بندی کا مطالبہ کریں ۔ اور اس کے باوجود اگر حکومتیں توجہ نہ دیں اور اس اسرائیل کی تائید کرتی ہی رہیں جس نے پورے علاقے کو چیلنج کیا ہے یہاں تک کہ حرمین شریفین کو بھی اور اب اس کے مقاصد کی گہرائی واضح ہو چکی ہے تو پھر ایسی صورت میں عوام کا فریضہ ہے کہ حکومتوں پر دباؤ ڈال کر، چیلنج کر کے، بائیکاٹ کر کے ہر طرح سے ان کی ناک رگڑ دیں ۔

اس وقت جبکہ اسلام کے مقدس ترین مقامات تہدید، ظلم، انتہاک کی رد میں ہیں کونسا مسلمان ہے جو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر لاپرواہی کے ساتھ اس کے مقابلے میں ساکت ہو گا ؟ اس وقت ـــــ جبکہ اسرائیل نے ظلم کی انتہا کر دی ہے اور وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے شہروں پر حملہ کر کے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے ـــــ کیا حکومتوں کی طرف سے صرف زبانی جمع خرچ سے کام چل جائے گا ؟

سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ یہ حکومتیں اسرائیل کے ڈر سے اپنی تمام شکایتیں مجرم امریکہ کے سامنے پیش کرتی ہیں ـــــ یہ تو ایسا ہی ہے کہ سانپ کے ڈر سے انسان اپنے کو مگرمچھ کے منہ میں ڈال دے ـــــ مقابلے کے تمام وسائل کے باوجود اسرائیل کو نہ ایک سخت کلمہ کہنے کے لئے تیار ہیں ۔ اور نہ ایک دفعہ تہدید کرنے پر آمادہ ہیں ۔ ایسی صورت میں تمام حکومتوں کو فنا اور نابودی کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ اور پوری زندگی ذلت و رسوائی میں بسر کرنے کے لئے آمادہ رہیں ۔

ایران نے ——— پہلے ہی سے اعلان کر دیا ہے ——— ابتدا ہی میں کہہ دیا تھا کہ کوئی مؤثر اقدام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عراق کی بعث حکومت کو ہٹا کر عراق کا راستہ صاف نہ کر دیا جائے۔ اگر ایران کے شرعی حقوق مل گئے تو وہ خود بخود شریک ہوگا ——— اور ضرورت سے زیادہ وقت دے گا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا اور خاص کر اسرائیل کے خلاف اسلامی حکومتوں اور عربوں کے ساتھ مل کر کوشش کریگا اور ایک اسلامی بڑی طاقت کے اعتبار سے دوسری طاقتوں کے ساتھ شریک ہو کر اسرائیل سے شدید ترین جنگ کرے گا۔

لیکن اگر ممالک اسلامیہ و عربیہ کے حالات ایسے ہی رہے اور علاقے کی حکومتیں اسی حالت پر باقی رہیں۔ ——— فقط جبری صلح ہی نہیں بلکہ حاکم دشمن کی تائید کرتی رہیں اور جو ایجنٹ دشمنوں کے دوست ہیں انکو مادی و معنوی امداد بھی دیتی رہیں ——— تو مجاہد ایران کے لئے پیش پروردگار عذر ہوگا۔

ایرانی حکومت اسلامی اقوام کو قسم کھا کر یقین دلاتی ہے ——— حکومتوں کو نہیں ——— کہ اگر عوام نے اس کی بات قبول کر لی تو وہ اس سے بھی زیادہ موثر قدم اٹھائے گی۔

میں فلسطینی لیڈروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سیاسی آمدورفت اور جلسوں اور سفر سے اجتناب کریں اور اپنے عوام میں خدا پر بھروسہ کرنے کی اسپرٹ پیدا کریں اور اسرائیل سے زندگی بھر جنگ کے لئے ہتھیاروں کو تیار کریں کیونکہ سیاسی سازباز اور متکبرین کے پاس آمدورفت آپ کے اعتبار کو کم اور ملت اسلامیہ کو مایوس کریگی . . . یہ یقین رکھیئے کہ مشرق و مغرب آپ کو فائدہ نہیں پہنچا پائیں گے۔ خدا پر ایمان اور ہتھیاروں پر بھروسہ کر کے اسرائیل سے جنگ کرو۔ ایرانی عوام اور اس کے فوجی دستوں کی طرح ہو جائیے یہ کبھی ہتھیار نہیں اتارتے اور نہ ان کے اٹھانے سے تھکان محسوس کرتے ہیں جب تک کہ اپنے شرعی مقاصد حاصل نہ کر لیں۔ ان کے سامنے خدا پر ایمان اور اس کی ازلی لامتناہی قدرت رہتی ہے۔ یہ دیگر قوتوں اور بڑی طاقتوں پر بھروسہ نہیں کرتے۔

پالنے والے ہم تجھ سے اس سستی و لا پرواہی کی شکایت کرتے ہیں اور حب جاہ و غرور جس

نے عالم کو لپیٹ رکھا ہے اس کی شکایت کرتے ہیں۔

خدایا ہم تجھ سے دنیا میں اسلام و مسلمانوں کی نصرت کا سوال کرتے ہیں اور مستضعفین کو مستکبرین کے چنگل سے نجات دینے کی دعا کرتے ہیں اور تجھ سے اسلامی جمہوریہ کے فوجوں کی مدد کے لئے استغاثہ کرتے ہیں کہ ان کو بعثیوں اور صدامیوں پر غلبہ عطا فرما۔ ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو۔

۲۴ رمضان المبارک / ۱۴۰۲ ھ۔ق

۲۵/ ۴/ ۱۳۶۱ ھ ش ، ۱۶/ ۷/ ۱۹۸۲ء

۱۱ ذی قعدہ سنہ ۱۴۰۲ھ کو ممبران شورائے اسلامی اور پاسداران انقلاب اسلامی کے افسروں کے سامنے امام خمینی مدظلہ کی تقریر سے اقتباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ آج اس دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور اسلامی ممالک میں کیا ہو رہا ہے اور مظلوم حکومتوں پر کیسے کیسے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، ان تمام چیزوں کی بنیاد حب سلطنت اور حکومت ہے۔ یہی تسلط کی محبت ہے جو امریکہ کو ایسے جرائم کرنے پر آمادہ کرتی ہے جس کا مثل تاریخ میں نہیں ہے۔ یہی ریاست و سلطنت کی محبت ہے جو روس کو دنیا کے مظلوموں کے ساتھ کیا کچھ نہ کرنے پر اکساتی ہے، اور یہی حب النفس ہے جو اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کو ان بڑی طاقتوں اور انکے پٹھوؤں کے جرائم پر خاموش اور بے تفاوت رہنے دیتا ہے اگر حکومت اور سلطنت کی تمنا ان پر غالب نہ ہوتی تو یہ لوگ ایران پر کئے گئے مظالم و جرائم پر کسی طرح خاموش نہ رہتے اور اس سے بھی زیادہ لبنان پر ہونے والے مظالم پر

ہرگز سکوت اختیار نہ کرتے ۔

ان کو سارا خوف اور ان کا سکوت صرف اس وجہ سے ہے کہ کہیں یہ اپنی اس وہمی حکومت کو نہ کھو بیٹھیں جس کی کوئی قیمت نہیں ہے ۔ اسی لئے یہ امریکہ کے سامنے رکوع وسجود کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ یہ اسرائیل کے سامنے سر جھکاتے ہیں ۔ آج کل اکثر اسلامی حکومتوں میں جو دوڑ دھوپ ہو رہی ہے وہ اسرائیل کے تسلیم کر لینے اور کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کی تقویت و پشت پناہی کی وجہ سے ہے اگر ان چند روزہ حکومت اور سلطنت کی بات نہ ہو تو ہر انسان اس بات کا ادراک کرے گا کہ اسرائیل جیسا منحوس وجود مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ نہیں کرسکتا ۔ اور نہ اس بے شرمی سے ان کو ذلیل کرسکتا ہے ۔ اسلامی حکومتوں نے اس رسوائی سے اپنے دامن کو داغدار بنا لیا اور جب تک بیدار نہ ہوں گے اس کو دھو نہیں سکتے ! . . . مگر یہ کہ بدل جائیں اور مثبت پہلو اختیار کریں ـــــ کیا ان حکومتوں کے لئے یہ بات باعثِ ننگ نہیں ہے کہ وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ خلاف قرتکب ہو رہے ہیں صدام کی مدد کر رہے ہیں ـــ اس کی پشت پناہی صرف اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ وہ اسلام جو ایران میں نشوونما پا رہا تھا ۔ یہ آدمی اس کو ختم کردے اور سب کی کوشش یہی ہے بلکہ بعض اس کی تصریح کرتے ہیں اور بعض اس کے خلاف کہتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اگر حب جاہ وسلطنت نہ ہوتی جو شیطان کی میراث ہے اور اسی خصلت کی وجہ سے شیطان نکالا گیا کیونکہ وہ خود کو آدم سے برتر سمجھتا تھا ۔ اسلام کو نقصان پہنچانا ان کا پہلا مقصد ہے ۔

آپکو معلوم ہے کہ صدام نے ایران پر جو جنگ مسلط کی ہے اسکا مقصد قادسیہ کا ہیرو بننا تھا اور اسرائیل جو علانیہ مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کے سامنے لبنان پر حملے کر رہا تھا ۔ اس کا مقصد محض سطوت وغلبہ تھا ، وہ حب جاہ وظہور کا خواہشمند تھا ، یہی حال امریکہ کا ہے اور تمام بڑی طاقتوں کا ہے ۔

شیطان کو صرف امریکہ ، روس اور صدام کی ہی تلاش نہیں ہے بلکہ اُسے جگہ کی تلاش ہے شیطان کا مظہر نفسِ امارہ ہے ۔ پس شیطان سب کے قریب ہے ، بڑی طاقتوں کے قریب ہے ، وہی ان طاقتوں میں متعدی مرض پیدا کرتا ہے ۔ یہی شیطان ہے جو بہت سے لوگوں کو ان بڑی طاقتوں

کے سامنے جھکا دیتا ہے حالانکہ وہ لوگ ان بڑی طاقتوں کو چیلنج اور ان کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔۔۔۔ بہت سی حکومتیں جو اسلام کی دعویدار ہیں وہ اس قسم کے مرض میں مبتلا ہیں اگر ان لوگوں نے جب ریاست چھوڑ دیا ہوتا یا اس کا خاتمہ کر دیا ہوتا تو اس ذلت کے ساتھ کبھی بھی تغار کو فضیلت نہ دیتے ۔

اسرائیل آج تمام اسلامی ممالک پر قبضہ کرنے کے لئے آمادہ ہے ۔ اگر یہ لوگ اسی طرح بے پرواہ رہے اور اسی طرح اسرائیل کو اپنی تغار کے لئے تسلیم کرتے رہے تو کل اسرائیل ان سب پر غالب آجائے گا ۔ جس طرح آج ان کو حقیر و ذلیل کر رکھا ہے ان کے مقابلے میں اسرائیل کا نفوذ بڑھتا جا رہا ہے ، امریکہ کی سازشس سے اس کی قدرت میں وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے اور اس کی جڑیں ہر جگہ پھیلتی جا رہی ہیں ۔ اسرائیل ایک جگہ پر قناعت کرنے والا نہیں ہے وہ قدم قدم آگے بڑھ رہا ہے ۔ آج لبنان پر قبضہ کر رہا ہے کل شام پر کرے گا پرسوں عراق پر ہلہ بول دے گا ۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ حکومتیں بجائے اس کے کہ مقابلے میں اٹھ کھڑی ہوں اور سب متحد ہو جائیں ایک بات تک نہیں کی ۔ آج کل بھی جو آمد و رفت کرتے ہیں وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے کرتے ہیں ۔ یہ ایسی شرم و حیا کی بات ہے جو تمام اسلامی حکومتوں کے چہروں پر ہے ۔ یہ دھبہ جہاں ایجنٹ قسم کے لیڈروں پر لگتا ہے وہاں ان حکومتوں کے عوام پر بھی لگتا ہے کیونکہ یہ عوام ہی ہیں جنہوں نے ان حکمرانوں کو آزاد چھوڑا ہے اور جو ان کے دل میں آئے کر گزرتے ہیں ۔ اور اسلام اور مسلمین کے لئے جو ذلت و رسوائی بھی چاہیں مول لیتے ہیں ۔ ہم اس مصیبت کا شکوہ کس سے کریں ؟ انہوں نے ہمارے اوپر جنگ لا دی اور ہماری شکست کے لئے سازش کرنے لگے جبکہ ہم اس بات کی کوشش کر رہے تھے کہ حکومتیں اسرائیل کے مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراق نئے سرے سے تیار ہو کر اسرائیل کے ساتھ مل کر ہمارے ہی اوپر حملہ آور ہو گیا ۔ ہمیں اس سازش کا پتہ لگ گیا اور ایران کے ذمہ دار اصل مطلب کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمارا راستہ یہ ہے اور پہلے ادھر ہی کی طرف جانا چاہیئے اگر ہم اس راستے پر چلے ہوتے تو آج عراق کی حالت ہمارے ساتھ دوسری ہوتی اسی طرح اسرائیل کا حال بھی دوسرا ہوتا ۔

لہٰذا اس سے ہوشیار ہو گئے اور مستکبرین جو چاہتے تھے معاملہ اس کے برعکس ہو گیا، اسی لئے عراق کے حالات پہلے کی نسبت دوسری طرح کے ہو گئے اور اسرائیل کا بھی یہی حشر ہوا۔

ایرانی عوام نے بڑی کوشش کی اور واضح سیاسی کامیابی حاصل کی یہ بات بذاتِ خود نظروں کو متوجہ کرنے والی ہے۔ صدام نے اپنی پوری کوشش صرف کر دی کہ تمام ناوابستہ ممالک کے صدر و روسائے جمہوریت کو بغداد میں اکٹھا کر دے لیکن اسلام کی قدرت کی وجہ سے ناکام ہو گیا، اور آج وہ نہایت بے شرمی سے کہتا ہے کہ میں اسلامی وحدت کی خاطر ناوابستہ ممالک کی چوٹی کانفرنس کی میزبانی کے فرائض سے اپنے کو الگ کرتا ہوں۔ چلئے اگر یہی درست ہے تو ذرا وزرائے خارجہ کو ہی جمع کر کے دکھا دے۔ اور اس نے یہ بھی چاہا اور ادھر ادھر وفود بھی بھیجے لیکن پھر ناکام ہو گیا تو کہنے لگا: میں اتحاد المسلمین کی خاطر اس سے دست بردار ہوتا ہوں اور میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اتحاد المسلمین کی خاطر وہ جہنم میں بھی چلا جائے۔

انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے نفس کی مراقبت کرے۔ اگر وہ پاسدار ہے تو اس بات کا لحاظ رکھے کہ کہیں حکومت کا جذبہ تو اس کے دل میں چھپا ہوا نہیں ہے؟ اے سفرائے کرام اور اے اپنے ملک سے باہر کام کرنے والے حضرات! اور اے پاسدارانِ انقلاب! اور تمام عسکری و مسلح قوتو! اے ممبرانِ پارلیمنٹ!، اے قاضیو اپنے نفوس کی مراقبت کرو اور یہ جان لو کہ بڑی طاقتوں نے تم میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص حساب رکھا ہے اور یہ بڑی طاقتیں جو روزانہ سازشوں کے جال بنا کرتی ہیں یہ تمہاری قوت و عظمت کی دلیل ہے اگر بڑی طاقتیں تم سے نہ ڈرتی ہوتیں تو تمہارے مقابلہ کی فکر نہ کرتیں، یاد رکھو یہ طاقت تمہارے اور ہمارے کلائیوں اور بازوؤں کی طاقت نہیں ہے، یہ الٰہی قدرت ہے، اسلامی طاقت ہے، ایمانی طاقت ہے۔ یہ اسلام ہے جو آپ کو اسلام کے لئے قربانی اور فدیہ پر آمادہ کرتا ہے اور یہ ایمان ہے جو ان اعزہ کو قتال پر آمادہ کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ شہادت کے درجہ پر فائز ہو جائیں اور جب تک رہیں یہ ایمان رہے گا اور تم اسلام کے پابند رہو گے

ہم پر واجب ہے کہ مسلمانوں کا دفاع کریں اس اسلامی ملک کا دفاع کریں اور ہمارا دفاع دائمی اور مستمر ہوگا اور یہ اللہ کے لشکر کے بہادر جوانوں کی ہمت کا مرہون ہے کہ وہ جاکر انشاء اللہ جلد از جلد معاملہ کو ختم کریں اس کے بعد ہم بڑے اور اخبث دشمن کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اگر صدام سے بڑا کوئی خبیث ہے تو وہ بگین ہے اور اس جیسے دوسرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خوزستان کی انقلابی کمیٹیوں اور پاسداران انقلاب کے شہدائے کے

خانوادوں سے ملاقات کے موقع پر امام خمینی مدظلہ کی تقریر کا خلاصہ

کتنے افسوس کی بات ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومتوں کی موجودگی میں اسرائیل عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے خلاف لبنان میں وحشیانہ اقدام کرے وہاں کے کثیر باشندوں کو قتل کر دے یا وطن چھوڑنے پر مجبور کر دے اور اب تک وہ یہ کھیل کھیل رہا ہے۔

کس قدر افسوس ہے کہ ان حکومتوں کی موجودگی میں یہ ہو اور یہ حکومتیں امریکی سازشوں کی تکمیل میں لگی ہوں۔ امریکہ کے تمام منصوبے عوام اور اسلام کے خلاف ہیں۔ یہ اس فکر میں ہیں کہ وہ تجاویز جو انہوں نے پہلے پیش کی ہیں مثلاً کیمپ ڈیوڈ کا معاہدہ اور بعد میں اسی قسم کے اور نقشے تیار کریں گے۔ اور یہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ اسرائیل جو اس قدر مجرم اور جنایتکار ہے اس کو مسلمان ایک مستقل اور متعہد حکومت کے عنوان سے تسلیم کر لیں یہ انسان کے لئے کتنا دردناک ہے کہ اگر خلیج اور اس کے اطراف میں واقع حکومتیں اس بات کو یا اس کے مثل کسی اور بات

کو تسلیم کر لیتی ہیں تو سوچیئے اس سے لوگوں کو کتنی تکلیف ہوگی اگر امریکہ کا کیمپ ڈیوڈ معاہدہ یا اس کے بعد کی تجویز جو انہوں نے تیار کی ہے تسلیم کی جائے اور اسرائیل کو تسلیم کیا جائے تو خدا، اسلام، ایرانی عوام، ایرانی فوج، ایرانی پاسداران انقلاب اس قسم کے نہایت ناپسندیدہ جرم کو کسی بھی قیمت پر معاف نہیں کریں گے۔ اس دن سے خوف کھائیں جس دن ہمارے عوام، ہماری فوج اور پاسداران انقلاب کو اس کا احساس ہو جائے کہ ان پر شرعی ذمہ داری ہے کہ جن لوگوں نے کیمپ ڈیوڈ معاہدہ یا اس کے مانند دوسرا معاہدہ اس لئے قبول کرایا ہے تاکہ اسرائیل تسلیم کرائیں۔ ان لوگوں کو شرعی لحاظ سے واجب ہو جائے کہ ان لوگوں کی تادیب لازمی ہے۔ لبنان میں بھی یہی مسئلہ تھا۔ ان کا ایک منصوبہ تھا جس کو وہ وہاں عملی طور پر نافذ کرنا چاہتے تھے، انہوں نے اسرائیل کو آمادہ کیا کہ وہ اس طرح وحشیانہ جرائم بجا لائے تاکہ وہ منصوبہ جو امریکہ کے لئے مفید ہے اور سب ملکوں کو امریکہ کا اسیر و دست نگر بنا دیتا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ نافذ کیا جائے۔

امت اسلامیہ اور نام نہاد حکومتیں کب تک یہ ذلت برداشت کرتی رہیں گی اور کب تک ایسی اہانتیں قبول کرتی رہیں گی؟

ان لوگوں کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیئے اور ان مسائل کے بارے میں غور کرنا چاہیئے اور اگر کیمپ ڈیوڈ معاہدہ یا اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے یہ اپنی رائے دیں۔ ان میں سے جس نے بھی ووٹ دیا تو ایک وقت ہمارے لئے شرعی لحاظ سے واجب ہو جائیگا کہ ان کے ساتھ دوسرا برتاؤ کریں۔ ہم کسی سے جنگ کرنا نہیں چاہتے اور آپ جانتے ہیں کہ ہم نے عراق سے جنگ میں ابتدا نہیں کی۔

اگر ان لوگوں (امریکہ، اسرائیل وصدام) کو اسی طرح مہلت دے دی گئی تو مسلمان برباد ہو جائیں گے کیونکہ امریکہ کی طمع ایک یا دو حکومت پر ختم ہونے والی نہیں ہے بلکہ وہ تو پوری دنیا کو اپنے زیر تسلط دیکھنا چاہتا ہے ہمارا آج بھی یہی عقیدہ ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ متحد ہو کر امریکہ کا مقابلہ کریں اور یہ جان لیں کہ وہ اس پر قادر ہیں کیونکہ وہ اس امر پر قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے پاس اس کے

سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل